نور علیٰ نور یهدی الله لنوره من یشاء
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

نور علیٰ نور یهدی الله لنوره من یشاء
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور
منشی
مطبع نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب ہے بیان جنازون کے **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے
کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھ کر
لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنے جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین **۲ ح**

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہے بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِي مُوْسىٰ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہی
ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر او مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑا دو قیدی کو یعنے
دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایۃ کے ہین پس اگر ایک بجالاوے ساقط ہوتا ہی گناہ اورون کے
ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار رہین گے لذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہی
کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنے ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنے مثلاً ایک
شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنے مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور اور مفلس ہون
اور بیمار پرسے بھی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اسکا نہو **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ
الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین
جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا
لیکن سنت افضل فرض سے ہی اسلیے کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی ادا ے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل
بدعت مستثنیٰ ہین اسمین یعنے روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ اُنکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنے اگر کوئی بلاوے

مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے
کہا کہ جو کہانا از راہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنے صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا
چھینک والے کا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہی شرح السنۃ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین
انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنے گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور معانقہ کے نہ فاجر علی الاعلان
گناہ کرنے والا اور مبتدع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ
فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق
مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر
اور جسوقت بلاوے تجکو یعنے مدد کرنیکے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجہسے پس خیر خواہی کر واسطے
اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنے یرحمک اللہ کہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مر جاوے
ساتھ جا اسکے یعنے نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات
مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کے
مسلمان پر چھ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان
فرمائے ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنے ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنے پہلے پانچ نازل ہوے ہون پھر چھ
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ
وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ
شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزونکا
کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو سات عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے
سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کہانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے
اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباج کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے
باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پئیگا اسمین دنیا مین نہ پئیگا اسمین بیچ
آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کہانے والے کے یعنے اگر کوئی شخص قسم کہاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر
پوری کرنے قسم اسکی کے اور اسمین گناہ نہو مثلا اگر قسم کہاوے کہ مین تجہسے جدا نہین ہونیکا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے
کرنے پر پس کر تاکہ اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اسکو
کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور
کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی اسمین اور اسکو

زمین پر ڈال کر بیٹھتے ہیں اسکو نمد زین کہتے ہیں عادات عجم سے ہے کہ وہ ازراہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہیں پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہے
اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہے اور نہیں تو نہیں اور قسی نام ایک کپڑے کا ہے کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ
ایک قریہ ہے مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونیکے باسن کا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اسکا استعمال کرنا
اور یہ چیزین جو مذکور ہوئین مردون کو منع ہین سواے باسن چاندی کے کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال انکا درست نہین اور
نہ پیویگا اسمین آخرۃ مین ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ پینے کا نہین آخرت مین مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت
مین ایک مدت تک نہین پیے کا پھر پیویگا اور ایسی ہی مراد نہ پہننے ریشم سے ہے اس حدیث مین من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرۃ اور ایسی ہے
نہ پینے شراب سے اس حدیث مین من شربها فی الدنیا لم یشربها فی الآخرۃ + ع + ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہے بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے بیچ میوہ خوری بہشت کے
یہان تک کہ پھرے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیار کے لائق جنت اور میوہ خوری اسکے کے ہوتا ہے + ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ
فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ
لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے
بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پوچھتا مین تجھکو اور تو پالنے والا ہے عالمون کا یعنے اور پاک ہے بیماری
سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تونے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ
پاتا مجھکو نزدیک اسکے یعنے رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھسے پس نہ کھلایا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا مین تجھکو
اور تو ہے پالنے والا عالمون کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تونے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے
فلانے نے پس نہ کھلایا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی
مانگا مین نے تجھسے پس نہ پلایا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا مین تجھکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہے یعنے تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہیں
نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا
تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے ف عیادت مریض کی کرنے مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجھکو
نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانیکے حق مین فرمایا تا ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے اور
پلانے سے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ

یعودہ فقال لا باس طھور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طھور ان شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ
القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذن رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو فرماتے نہین کچھ
ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنے گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی کے
نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر ملا دیگی
یہ تپ اسکو قبرون سے یعنے مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے
ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر لیے سے
کیا کرین اور ہان اسطرح سے ہوگا یعنے غصہ ہوئے حضرت اسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے
تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہین ہے جزاء کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سے
اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمانے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے
بیتاب ہو کر اسطرح کہہ بیٹھا ۔ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان
مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا
یغادر سقما متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے
کوئی آدمی پھیرتے اسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین
شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنھا قالت کان اذا اشتکی الانسان
الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا
لیشفی سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ اور روایت ہے انھین عائشہ سے کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی
یعنے کسی عضو کی اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتھ انگلی
اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب یعنے ہمارے کے کہتے ہین ہم یہ تاکہ
شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم لعاب مبارک انگلی پر لگاتے اور رکھتے اسکو خاک پر پھر رکھتے انگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اسکو
اس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سر ہے اسرار الہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو حضرت ہی جانتے
ہون گے ہماری عقلین قاصر ہین اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم
ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکمانے کہ مسافر کو
چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر
مزاج سے پس اسلیے حضرت یہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہے
جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ اسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر

اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اُسکے معلوم نہون پڑھنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کے ہون مگر ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجہ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اُسکا درست ہی اگرچہ معنی اسکے معلوم نہین ہین ع ح ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہی انھین عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہان تک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوے اُس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اسمین تھی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اسطرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرت کے ہاتھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ اُنکے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہ رض نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون میں سے دم کرتے اسپر معوذات ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نے کہا قل یا بھی اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پھیرتے ہونگے حضرت لیکن ذکر اسلیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتے ہون اسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولے یہی ہی کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑھکر دم کرنا سنت ہی ع ۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ اُنھون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اُس جگہ پر کہ دکھتی ہی بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کے برائی اُس چیز کی سے یعنے درد کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنے زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمان رض نے پس کیا مین نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل ع نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھ پر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تم پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ

وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِھِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَۃِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پورے ہین برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فرماتے حضرتؐ کہ تحقیق باپ تمہارے یعنے حضرت ابراہیمؑ پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمعیلؑ و اسحقؑ کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف مراد کلمات اللہ تعالی کے سے یا معلومات اسکے ہین یا نام پاک اسکے یا کتابین اسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانے والی کی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اسکو سامہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلمون کے کہ جسمین داخل ہوا ہے لیکن یہ تکلف ہے اسلیے کہا ہے طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کی ہے بیچ بیچ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اسکے بھلائی کا ہوجاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ چھڑتے ہین اس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے بیچ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہان تک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر مٹا دیتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم وغم مین یہ ہے کہ ہم امر آئندہ مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اسکے کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث چھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے بیچ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَکُ فَمَسِسْتُہٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ فَقَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ لِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُہٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ حضرتؐ بخار مین تھے پس لگایا مین نے انکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت بہت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اسکے مگر

دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اُسکے گناہ اُسکے جیسے کہ جھاڑتا ہی درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشة** رضی اللہ عنہا **قالت ما رأیت أحدا الوجع علیہ أشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا مین نے کسیکو کہ بیماری اُسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنها قالت مات النبي صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاري** اور روایت ہی انھین عائشہؓ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کے واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنے وفات ہوئی حضرتؐ کی اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت انکی کی پس نہین مکروہ جانتی مین الخ یعنے مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرتؐ کی وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی واسطے حضرتؐ کو بطریق اولے ہوتی ہی **وعن کعب بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها أخری حتی یأتیه أجله ومثل المنافق کمثل الأرزة المجذیة التي لا یصیبها شيء حتی یکون انجعافها مرة واحدة متفق علیه** اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پتھے تر و تازہ کھیتی کے ہی جھکاتی ہین اُسکو باوین گرا دیتے ہین اُسکو کبھی اور سیدھا کر دیتے ہین کبھی یہان تک کہ آتی ہی اُسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہونچتی اُسکو کوئی چیز یعنی بسبب باو و اُنکے نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی اُکھڑنا اُسکا ایک دفع یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو اُنکو کفارہ اور نہ ثواب ۱۲ع ۱۲ **وعن أبي هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المؤمن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتی تستحصد متفق علیه** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہی ہمیشہ رہتی ہین باوین جھکاتی اُسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہونچتی ہی اُسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ نہین ہلتا یہان تک کہ اُکھاڑا جاتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسی طرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ۱۲ع ۱۲ **وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی أم السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمی لا بارك اللہ فیها فقال لا تسبي الحمی فإنها تذهب خطایا بني آدم کما یذهب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے تیرے کانپتی ہی کہا اس نے تپ ہی نہ برکت دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرتؐ نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سے تمام خطائین اوسکی بسبب تپ یک شب کی اور ابو داؤد سے آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہی گناہ ایک برس کے **وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری** اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنے اور فوت ہوتے ہین اوس سے بسبب اوسکے نوافل اور اوراد لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہ بخاری نے **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم متفق علیہ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بھاگتا نہین اور اوسمین جاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہی بسبب اوسکے ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہین کہ زخم پڑ جاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے اور گرد اوسکے سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سے تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈوبنے والا سے مراد یہ ہی کہ وجہ شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو یہ ہی کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید آخیر کا ہی اور اور حکمی ہین یعنے انکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جننے یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا دودھ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور تپ والا اور غربت مین اور جسکو کھا جاوے درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلومی یعنی حق کے اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مر جاوے اور رغبت کرنے والا شہادت مین کہ مر جاوے بچھونے پر اور حضرت علی رض سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مر جاوے قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مر جاوے اوسی مارنے مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت ہی اور عبیدۃ بن الجراح سے روایت ہی کہ کہا انھون نے کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہووے طرف امام ظالم کے پس امر کرے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امام اوسکو والی [illegible] سے ہی کہ جسکو عاشق ہووے [illegible] پاک دامن رہے [illegible] جو کوئی عاشق [illegible] اور [illegible] چھپایا محبت کو پھر مر گیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی [illegible] تھے اور سے اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سے ہی بطریق مرفوع کے اللہ تعالی [illegible] [illegible]

جسنے صبر کیا اُن عورتون مین سے یعنی سَوکن کے ہونے پر ہوگا اُسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسنے
کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیتا ہی اُسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی
ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جسنے نماز پڑھی ضحے کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر
مین لکھا جاتا ہی اُسکو ثواب شہید کا اور شہید یہ ہین چنگل مارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم مین
اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہے
اس حالت مین کہ مدارات کرنے والا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہی اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور
اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لئے پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اُٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جنیے اگر
مار ڈالین اُسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنے جس کے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مرگیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے
مرض مین پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرے اپنے اُسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا
اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اُسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے
اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن لله اذان دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور جب مرتا ہی
تو نہین کیڑے پڑتے اُسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر دس بار اور جو
کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھوں
اُسکے کے برأۃ یعنے خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اُسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے اور آیا ہی کہ جو
کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آتین اخیر سورہ حشر کے تعین کرتا ہی اللہ تعالے
ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اُسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہی اُس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی شام کو
یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نے ایکشخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مرے گا تو
شہید مرے گا اور جو کوئی مرتا ہی مرگی سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسے ہی
رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ مین شہید ہی یا مرے ویلاہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے
وہ صبر کرنے والا صبر اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اُسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی
پڑھے صبح شام شہید ہی یا مرے نوّے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماباپ اُسکے اس سے راضی ہون اور بیوی نیک بخت کہ
مرجاوے اور خاوند اُس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ
کے یا چلنے کیواسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵ ع ۵ و طوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ**
صلے اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من
احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سو پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب ہی
بھیجتا ہی اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اُسپر نہین کوئی کہ ہو

طاعون یعنے اُسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا یعنے ثواب ہی کے لیے ٹھہرا رہا نہ اور غرض کے لیے اور جانتا ہے یہ کہ نہین پہونچے گی اُسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اُسکے مگر کہ ہوتا ہے واسطے اُسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلے بات کہے یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اُسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اُسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اُنھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا عليهم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُون پر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اُنمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے اُنکی تفسیرون مین بیان اُسکا مفصل لکھا ہے اور جانا وہان اسلیے منع ہے کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہے اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہے پس ضابطہ وبا مین یہی ہے کہ جہان ہووے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہے وہ اور سوائے وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہے بھاگنا وہان سے ۱۲ **وعن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ پاک ہے وہ اور بلند ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اُسکے کے پھر صبر کرتا ہے دیتا ہون مین اُسکو عوض اُن دونو کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جسکو اندھا کرتا ہون اُسکو اُسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنے داخل کرون گا بہشت مین ساتھ نجات پانے ہونگے یا منازل مخصوصہ دونگا اُسمین پس جو مبتلا ہووے اسمین اُسکو چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اُسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الٰہی کے نہین ہے بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بدنظر سے ہے ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہے ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا رحمت بھیجتے ہین اُسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اُسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اُسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھوں میری میں نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دکھنے میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بیماریاں ہیں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب انکا
رمد والا یعنے جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں
تعارض ہوا تطبیق انمیں یوں دیجاسے کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کیے واسطے اسکے جاوے اور گران ہوا سپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا
طرف کھولنے آنکھ کے رمد میں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنیکے ڈاڑھ کے درد میں اور اس سے بہت ضرر ہوگا اسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے
اچھی ہیات پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہو اسکو پس نہیں مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت متن کی محمول ہے
صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر ۱۵ مولانا عبد العزیز رح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے
بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ
وضو کرنا عیادت کے لئے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور اس
حال میں دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ
اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان
کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجھکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے
وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا اجل اسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یُعَلِّمُہُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّہَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ
شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَہُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ
اور روایت ہے انھیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردوں کے یہ کہ کہیں یعنی بیمار
ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کے سے نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث میں **ف** رگ جوش
مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ میں پناہ چاہے اس سے اسلئے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور اور امراض پیدا
ہوتے ہیں اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی بیہقی
دعوات میں ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا
اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَّہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ
رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ عَلٰی ہٰذَا
الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی

اسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہی ایسا اللہ کہ آسمان مین ہی یعنے رحمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہی
کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنے سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان مین
اور زمین مین جیسی کہ رحمت تیری آسمان مین ہی پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہی پروردگار
پاکیزون کا یعنے محب اور کارساز انکا نازل کر رحمت یعنے رحمت عظیم اپنی رحمت مین سے یعنے جو کہ پھیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سے
اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** جیسی کہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنے سب جگہ اور سب وہان کے
رہنے والون پر ہی بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنے مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر
اگرچہ رحمت عام سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالے کے رحمتی وسعت کل شی اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو بچتے ہین برے
افعال و اقوال سے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا
فلیقل اللہم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے
اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے
یعنے نماز کے لیے نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** علی بن زید عن امیۃ انہا سألت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سألنی عنہا احد منذ سألت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید
قمیصہ فیفقدہا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی
بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ اس نے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہی یا
چھپاؤ اسکو حساب کرے گا تمسے ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالے کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا
ساتھ اسکے یعنے دنیا مین یا عقبے مین پس کہا حضرت عائشہ نے نہین پوچھا مجھسے اس مسئلہ کو کسی نے جبسے کہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندے پر ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہی
اسکو تپ سے اور رنج سے یہان تک کہ کوئی چیز مال مین سے رکھتا ہی اسکو جیب آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہی بسبب نہ پانے
اسکے دور کیے جاتے ہین اس سے گناہ اسکے ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہی یہان تک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہی بھٹی سے
سونا اور چاندی سرخ یعنے بسبب پڑنے کے آگ مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی
کہ بندے حساب کیے جاتے ہین دلون کے خطرون اور برے اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا
ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کرین اسلیے کہ ممکن نہین ہی پرہیز کرنا اس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا
انھون نے جواب دیا حاصل اسکا یہ ہی کہ معنی آیتون کے یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دل کی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام
گناہون انکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ و جزا سے مراد یہ ہی کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہی کہ رنج اور تپ مین
گرفتار کرتا ہی تاکہ پاک ہوجاوے گناہون سے اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہوجاوے

اس سے اور دل میں اسکی محبت ہو ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا
نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَہَا اَوْ دُوْنَہَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ
عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندے کو
تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اُنسے یعنے بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا
اور آخرت مین زیادہ ہین اُن گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اُنپر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس
بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنے ذاتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سے یعنے بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون کو
نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنے مرض او سختی وغیرہ ما بسبب اعمال بد تمھارے کے ہی یہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر
گنہگارون کو پہونچتی ہی مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اُنکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کے جانتے ہین نقل ہی کہ ایک
بزرگ کے تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اسکی یہ پائی مین نے ع ح وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ
مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا
اس عبادت پر کہا جاتا ہی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہی ساتھ اسکے یعنے نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اسکے
مانند عمل اسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہان تک کہ تندرست کرون اسکو یا ملاؤن اسکو اپنی طرف یعنے مرے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ
فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَہَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ رَوَاہُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اسکے
اچھا عمل اسکا جو کہ تھا کرتا یعنے پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اسکو اللہ نے دھوتا ہی اسکو اور پاک کرتا ہی اسکو یعنے گناہون سے اور
اگر مارتا ہی اسکو بخشتا ہی واسطے اسکے اور رحم کرتا ہی اسکو نقل کین یہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّہَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْمَطْعُوْنُ شَہِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ
شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَہِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَہِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْہَدْمِ شَہِیْدٌ
وَالْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوائے مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب
والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنے استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے
دبکر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے
ف شہادتین یعنے حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو کے
نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اسکی یہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ و کھانسی رہتی ہی ع ح وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ
فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا پوچھے گئے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہے ازروی بلا کے یعنے سخت مصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے
پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہے بلا اسکی اور اگر
پڑتی ہے اسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہے اسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہے یعنے سخت دین والا اسی طرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہے
اسکی بسبب اسکے یہان تک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف انبیا بہت مبتلاے بلا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسکہ اور لوگ لذت
پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ انکے یعنے اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین لیکن ان سے کم تاکہ ثواب بہت
پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اونسے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین
والا ہوتا ہے پس صبر کرتا ہے اسپر اور جانتا ہے کہ مین لایق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہے ایمان اسکا اور قوی ہوتی ہے
محبت اسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہے تاکہ وہ بے صبری کر کے
اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے ؏ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ
بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے
عائشہ رضہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنے اول آرزو کرتی تھی مین آسانی موت کی جبسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو
نہ رہی اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی مین ؏ + وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى
مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ + اور روایت ہے انھین سے کہا دیکھا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک انکے پیالہ تھا کہ اسمین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے ہاتھ
پیالے مین پھر پھیرتے اپنے منھ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات
موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک انمین یہ ہے کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھین گے
نقل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ؏ ح + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ
الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہے واسطے اسکے سزا گناہون کی دنیا مین

اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے اپنے کے برائی کا بند رکھتا ہے اُس سے یعنی سزا کو سبب گناہ اُسکے کے یہانتک کہ پوری سزا
دیگا اسکو سبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہے اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کی
کم ہے لوٹ گنہ جاتی ہے اور دوسرے کی سزا مین موقوف رکھتا ہے اسلیے کہ عذاب وہان کا اشد ہے ج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ
الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انہین سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عزوجل جس وقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے
انکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتھ بلا کے پس واسطے اُسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اُسکے غصہ ہے
اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسی طرح جب دشمن رکھتا ہے ایک قوم کو
مبتلا کرتا ہے انکو یہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اُسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا
اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ
اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اُس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اُس سے ناراض ہے ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اُسکی کے اور مال اُسکی کے اور اولاد اُسکی کے
یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اُسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب
بلاؤن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ہ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ
ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے نقل کی اُسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک رتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل
مبتلا کرتا ہے اسکو اللہ بدن اُسکے مین یا مال اُسکے مین یا اولاد اُسکی مین پھر عطا کرتا ہے اسکو صبر اُسپر یہانتک کہ پہونچاتا ہے اسکو اُس مرتبہ مین
کہ مقدر تھا واسطے اُسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر
اس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہونچتا ہے ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوتَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال مین کہ طرف پہلو اُسکے کے یعنی قریب اُسکے ننانوے بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اُس سے
یعنی نہ پہونچین اسکو بلائین واقع ہوتا ہے بڑھاپے مین یہانتک کہ مرتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف یعنے آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہو کہ خلاصی نہین اُسکو اور اگر نادر اخلاصی پاوے انسے تو آخر
بڑھاپے مین کہ درد بے دوا اور بلاے بے انتہا ہو اور آخر کو اُسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا قیدخانہ مومن کا ہو اور جنت
کافر کی پس لائق ہو مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اُسپر کہ مقدر کیا ہو اللہ نے اُسکے لیے حدیث قدسی مین آیا ہو
کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس
ڈھونڈھے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غضب ہو بے صبر او ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی نہو اللھم احفظنا منہ ووفقنا
للصبر والشکر والرضاء ع ح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے اہل عافیت کی یعنے جو کہ دنیا مین
سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلا بلا ثواب بہت کاشکے تحقیق
چمڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنے تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو
وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ
اَعْفَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ
اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ
وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہو اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہو اسکو اللہ
عزوجل اس بیماری سے ہوتی ہو بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہو واسطے اُسکے یعنے
تنبیہ ہوتی ہو پس توبہ کرتا ہو اور پرہیز کرتا ہو زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہو پھر عافیت دیا جاتا ہو ہوتا ہو
مانند اونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس
کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہو نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہو متنبہ ہوتا ہو اور جانتا ہو کہ بیماری بسبب
گناہون کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہو اور آیندہ کو بچتا ہو گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہو جیسے اونٹ
کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نصیحت پکڑتا ہو
اور نہ توبہ کرتا ہو پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری نہ گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہو اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہو
اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور نہین تو ہم مین سے یعنے اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہو اسلیے کہ
نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ع ح ❊ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطِیْبُ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو

تم بیمار ہو یعنے خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اسکا بیچ مدت زندگانی اسکی کے یعنے کہو کہ غم نہ کر کچھ ڈر نہیں شفا پاوے گا تو دراز ہوگی
عمر تیری اسلیے کہ یہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہو جاتا ہے دل اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث غریب ہے **ف** کہا ہے بعضوں نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے
منقول ہے صحیحین میں کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضوں نے کہ اس سے سہل ہوتا ہے نکلنا روح کا اور اسی طرح
مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسی طرح مستحب ہے پہننا پاکیزہ کپڑوں کا اور اسی طرح پڑھنا نماز کا اور اسی طرح نہانا مستحب ہے
ع **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهٖ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا
اسکے نے یعنے پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستوں وغیرہما کے نہیں عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور
ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** اسلیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہیں گناہ اور یہ شہید مرتا ہے جیسے کہ اوپر
گذر ہی چکا ہے اور شہید کے حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنے سب گناہ سواے دین کے یعنے
حقوق آدمیوں کے واللہ تعالے اعلم ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ
يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ
أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ أَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پھر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تو
پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنے حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنے بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے
ف بیٹھے نزدیک سر اسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے عیادت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ذمی سے
اور جائز ہے عیادت اسکی اور کتاب خزانہ میں لکھا ہے کہ نہیں مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عیادت مجوسی کے
فاسق کے بھی عیادت کرنے میں اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہیں
اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا ع ح **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنے فرشتہ آسمان سے خوش ہو تو تجھکو دنیا میں اور آخرت
میں اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت میں یا دنیا میں اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ اترنے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ
عیادت کے لیے پیادہ پا جانا افضل ہے ج **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ
النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق
حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اسمیں پس کہا لوگوں نے اے ابو الحسن کیفیت حضرت علی کی

کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونے والی بیماری سے یعنی شکر ہے کہ تپ اچھی ہے نقل کی یہ بخاری نے

ف معنی یہ ہین کہ قریب صحت ہین یہ انھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے وہ ایسی ہی ہوگی تو چونکہ حال بیمار کا پوچھے اسی طرح جواب نیک دے **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عطا ابن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سے کہا مین نے ہان کہا یہ عورت کالی آئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرون گی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا یا شقیرہ ساتھ شین معجمہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ رضی کی تھی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن یہ نسبت بعض افراد کے یعنی اسکے لیے کہ تحمل کرے اور منع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داود کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اسکی دوا سوا ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے یعنی اسلیے کہ نہین ہے کرنا اسباب کا بھی اور حضرت نے بھی دوا کی ہے بہرحال انکو حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسے کیا حضرت ابوبکر رضی نے فضیلت رکھتا ہے **وَعَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِیْئًا لَّهُ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَكَ مَا یُدْرِیْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ یُّكَفِّرُ عَنْهُ مِنْ سَیِّاٰتِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا اور روایت ہے یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر دہ بیمار ہونے کی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا اسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیان اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِیِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ مَّرِیْضٍ یَّعُوْدَانِهٖ فَقَالَا لَهٗ كَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّیِّاٰتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاِنَّهٗ یَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اسکی پس کہا دونون نے اسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین نے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کے اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشخبری ہو

جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی جسوقت
کہ مین مبتلا کرتا ہون بندۂ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اس خوابگاہ
اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہوکر گناہون سے مانند اُس دن کے کہ جنا تھا اسکو مان اسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا
اور بلند مین نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اسکے
اس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وعن** عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له
ما يكفرها من العمل ابتلاه اللّٰه بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد اور روایت ہی حضرت عایشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے انکو مبتلا کرتا ہی اللہ اسکو ساتھ غم کے تاکہ جھاڑے گناہون کو
اُس بندے سے بسبب غم کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ع ج د
وعن جابر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة حتى يجلس فاذا جلس اغتمس
فيها رواه مالك واحمد اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ بیٹھا جاتا ہی
دریاے رحمت مین یہان تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریاے رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے **وعن** ثوبان
ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفئها عنه بالماء
فليستنقع في نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم اللّٰه اللّٰهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلوة
الصبح قبل طلوع الشمس ولينغمس فيه ثلث غمسات ثلثة ايام فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع
فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن اللّٰه عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ثوبانؓ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہونچے ایک تمھارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیے کہ بجھاوے اسکو اپنے سے
ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاو پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے
بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنے کر انکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجکو کرے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے
اسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن
مین پس نو دن پس نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کے یعنے بعد اس عمل کے جاتی رہے گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہی کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز
تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیے کہ بعض تپون کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت
ہوتا ہی پس نہین لایق ہی مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی
مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہوجاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک
بات منھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنے یہ نہ جانا کہ یہ حکم
ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہی ع ج د **وعن** ابي هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فسبها
رجل فقال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم لا تسبها فانها تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الحديد رواه ابن ماجة اور روایت ہی

ابوہریرہ

ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ تر دیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اُسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہہ
اُسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہے گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** پس شکر گزاری چاہیے نہ کہ ناشکری
کہا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا میں بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت میں اسلیے کہ بلا نازل کرنے میں بھی مہربانی خفیہ ہے ۞ **وَعَنْهُ**
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ
فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب
کرتا ہوں اُسکو اپنے بندے مومن پر دنیا میں تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اُسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان **ف** یعنے یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنے قیامت کو
پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا میں بدلے اُس داخل ہونیکے یہ حصہ اُسکا ہے اُس سے یعنے عذاب جو سبب داخل ہونیکے ہوگا اُس سے امن میں
رہیگا اُسکے بدلے یہاں تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اُسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے
ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنے یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے یہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے
پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ۞ دعوی ناتمام **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ**
وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ
فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے
قسم ہے عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں نکالونگا میں کسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اُسکو یہاں تک کہ پورا لوں
میں بدلا ہر گناہ کا کہ اُسکی گردن پر ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اُسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اُسکے کے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے گناہ
جو اُسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا اُنکا دنیا میں دے دیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے
مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو ۞ **وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ**
فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ
عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهٗ
مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوئے عبد اللہ بن مسعود پس عیادت کی
ہمنے اُنکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگوں نے اُنپر یعنے اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا
تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے چھڑنے
گناہ کا اور سوائے اسکے نہیں کہ روتا ہوں میں اسلیے کہ پہونچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنے بڑھاپے کے اور نہیں پہونچی مجکو حالت
قوۃ یعنے جوانی میں اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اُسکے لیے پہلے بیمار
ہونے کے پس باز رکھا اُس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل
بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھتے ہیں اور بڑھاپے کی حالت صحت میں عمل کم ہوتے ہیں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کاشکے

جوانی مین بیار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے ہیج ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جمہور علماء اسپر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی دن کی نہین جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہی ج ۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْلَکَ فَاِنَّ دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمر رضی بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتون کے ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہی اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہی بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ فِی الْعِیَادَۃِ عِنْدَ الْمَرِیْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَ لَغَطُھُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہی کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ انہین حضرت عمر رضی بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنے دوات وغیرہ لکھون مین تمھارے لیے خط یعنے وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنے دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انہین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر رضی نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم مین ہی رافضی اس سے یہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمر رضی نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہ لکھا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف و لیکن آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہی پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر رضی وغیرہ کا دکہ دم مارتے انہین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر رضی اور نہ اور صحابہ رضی بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رضی اور عباس رضی کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنے امام کرنا حضرت ابوبکر رضی کا لوگون کے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رضی نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بعیت کرنیکے ابی بکر رضی سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر رضی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت ابوبکر رضی کے پاس کہ نماز پڑھا لوگون کو اور مین بیٹھا ہوا تھا انکے پاس و دیکھتے تھے مجھے یعنے اور باوجود اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابوبکر رضی

اُنھین سے ہین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے جنکے حق مین لایخافون لومۃ لائم - اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو
البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اسپر حضرت علیؓ اور برا کہا اور
واشا اُسکو تاجان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابوبکرؓ ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیۃ خلافت اُنکی کے ۴ ع ۴ وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِیَادَۃُ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ
سُرْعَۃُ الْقِیَامِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا
مقدار اُس زمانے کے ہی کہ درمیان دو دودھ دوھنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی
وہ عیادت ہی کہ اسمین جلدی اٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف حاصل پہلی روایت کا یہ ہی کہ اونٹنی کا دودھ دو بار
یا تین بار کر کر دوھتے ہین ایکبار دوھا پھر ذرا اٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اُترے پھر دوھا پس اس دو بار دوھنے کے
درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہ ہی کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین
کہ ہم سرے سقطی کی عیادت کو گئے اُنکے مرض الموت مین پس سب بیٹھے ہم اُنکے پاس اور اُنکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اُنکو دعا کرو ہمارے لیے
انھون نے کہا یا الٰہی سکھا اِنکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ انھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اسکی
عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہی بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت
کرنیکے تو وہ مستثنی ہی یعنے اس صورت مین جلدی اُٹھنا افضل نہین ہے ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَھِیْ قَالَ اَشْتَھِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ
فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَھٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہی تیرا کہا اسنے دل
چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے
طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ
کھلاوے اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی
نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہ بات ابن حجر
مین ہی کہ ضرر اسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہی یعنے سبکے لیے نہین ہی بعضون کے لیے ہی اور طیبی نے
کہا کہ یہ مبنی ہی توکل پر یا ناامیدی پر حیات سے یعنے جسکے جینے کی توقع نہووے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اسکو
ج ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی
مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا وفات ہوئی ایک
شخص کی مدینہ مین اُن شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدایش اپنی کے عرض کیا صحابہؓ نے اور کسواسطے یہ اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی

جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنے مین تا نپا جاتا ہی واسطے اُسکے وطن اُسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اُسکے کے جنت مین نقل کی یہ نسائی
اور ابن ماجہ نے ف یعنے جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اُسکے وطن مین اور اُس جگہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہی اُسقدر جنت مین جگہ اُسکو
ملتی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہی یعنے جہاد وغیرہ ع بد و مولانا ه وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرنا مسافرت مین شہادت ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرتا ہی شہید اور بچایا
جاتا ہی فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہی وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنے ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین ف صحیح نسخون مین لفظ مریضاً ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضے نسخون مین متغیر کر کر غریبًا لکھدیا ہی بدلے مریضاً کے
لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہی میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنے صواب لفظ مرابطا کا ہی
پھر اُسکے نیچے لکھا ہی کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ماجاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہی
اور بعضون نے مرض خاص یعنے استسقاء مراد لیا ہی اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ
ان قیدون کی کچھ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث مین مات مرابطا ہی نہ مین
مات مریضاً ع ہ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ
عَلٰی فُرُشِهِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ
الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ
الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین
اپنے بچھونون پر یعنے گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار عزوجل کے بیچ حق ان لوگون کے
کہ مرے ہین طاعون یعنے وبا رسے پس کہین گے شہید یہ یعنے جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنے مشابہ
ہمارے ہین پس ہون وین ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہ ہی کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم
اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنے مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم
پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اُنکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اُنکے زخم مارے گیون کے پس تحقیق
وہ انہین سے ہین یعنے ملحق ساتھ اُنکے ہین ثواب مین اور ساتھ اُنکے ہین یعنے حشر و مرتبہ مین پس دیکھین کے تو ناگہان
زخم اُنکے مشابہ ہونگے زخمون اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف قتل کیے گیے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنے
جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہی علماء نے کہ اہل
طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے انکو نیزے سے مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے بمعنی نیزہ مارنے کے

اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدون مین سے ہے اور ساتھ ہے انکے یہ بیچ ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنے وباکی سے مانند بھاگنے والے کے ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمین واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے مین انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مرجاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ﴿

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکے اس سرائے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتون اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسی طرح مکروہ نہین واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہین بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالے کا ساتھ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ﴿

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی اگر نیک کار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنے بسبب درازی عمر کے اور اگر ہے بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ توبہ کرنیکے اور اداے حقوق لوگون کی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی یعنے دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنے زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اسکی یعنے زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اسکے کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتون پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہو ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنے مرنے سے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فتوے دیا نووی نے کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے

اور نقل کی ہی اسلیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم سے اور اسی طرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمرؓ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سے کہ انھون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہی شہادت یعنے ثواب اسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اسکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینۂ منورہ مین اسلیے کہ بخاری مین ہی کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃً فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنے گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہی جینے سے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرتؐ کی بی بیون مین سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہی یہ ولیکن مؤمن جسوقت آتی ہی اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اسکو پس نہین کوئی چیز یعنے دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی یعنے مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کے یعنے قبر مین اور سزا اسکی کے یعنے عذاب دوزخ کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی پس ناخوش رکھتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اسکی ملاقات کو یعنے دور کرتا ہی اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی

ف مشہور یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت نہین ہی بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اسکا ہی اور حضرت عائشہؓ یہی سمجھین تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالے سے موت ہی حضرتؐ نے اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کے یعنے نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر اسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنے نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالے کا پہلے موت کے

بلکہ مبدا اسکے یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو اسلیے کہ پہونچتا ہے بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی ۶ ج ۶ ج * وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب مرنے کے رنج دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنے گنہگار راحت پاتے ہین شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اٹھاتا ہے مرنے سے اس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنے گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیے کہا مسروق نے کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہین بندے یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل ہوتا ہے فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اسکو خدا تعالے پس ایذا اٹھاتی ہے بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینہ نہین برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھون نے ۶ ج ۶ ج * وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمرؓ کہتے جس وقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ منکبی ساتھ سکون حرف ی کے ہے مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنے رغبت نکر طرف دنیا کے اسلیے کہ تو سفر کرنے والا ہے اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اسکی کے اور یکسو ہو لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیے کہ تو جدا ہو جاویگا انسے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اسکے

کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہوا اُسمین ساتھ اس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اسکے مسافر
جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانے کا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت
بھی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے توالخ یعنے ہووے
موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کے عمل کو رات تک اور رات کے عمل کو دن تک
سے غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ ❊ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ❊ اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور مابعد اسکا کلام ابن عمرؓ کا ہی موقوفاً لیکن
ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنے تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر تا بیماری مین ویسا ہی
ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنے عمل کر اسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے
سے غنیمت دان جوانا دولت حسن وجوانی را ❊ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ❊ ع ج ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؕ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے
کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے امیدوار کرم اور مغفرت
اسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور
جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنے اچھے کرو
اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جسکے عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا
ہوگا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر
اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی
کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہی اگر گمان اپنا
اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ج ❊ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ
وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِیْ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ
نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ ؕ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم
خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ پہلے کہین گے
مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے
تم ملاقات میری کو کہین گے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تم نے ملاقات میری کو پس کہین گے
امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری
نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ف احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

بھی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے لائی سبب ڈالتیم یعنے کیون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہ ہی لم
اجبتم لقائی یعنے کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ؏ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ
اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد
کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف صحیح یہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے بمعنی قطع کرنیوالی
کے اور بعضون نے دال مہملہ سے بمعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کے یاد کرنے سے
غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کے کہ توشۂ آخرت ہی اور زیادہ
کیے نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّهٗ لَا يُذْكَرُ فِيْ كَثِيْرٍ اِلَّا قَلَّلَهٗ وَلَا فِيْ قَلِيْلٍ اِلَّا كَثَّرَهٗ یعنے نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہی
اسکو یعنے بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ
زیادہ کر دیتی ہی اسکو یعنے جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اسکو ؏ وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ
مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ
الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى
مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیاء کا یعنے جیسے کہ واجب اور لائق ہی
حیا کرنی یعنے ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنے کہ
بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کے یعنے اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے
نہین حق حیاء کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیاء کرتے ہین و لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت
کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ
یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ
یعنے جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیاء کی اللہ سے حق حیاء کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف
محافظت کرے سر کی یعنے نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے
لوگون کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سواے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام
کرتے ہین برا ہی اور نہ بلند کرے سر کو ازراہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر مین ہی یعنے زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے
بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے
کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنے حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھاوے
اور اس چیز کے کہ جمع کیا ہی پیٹ نے یعنے جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے
انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور

ناچ رنگ کے بجاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کر لے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کے نہ رکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہو گا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اسمین اور چھوڑ دیتا ہی لذات اور شہوات اسکے جیسے کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ آخر تک یعنے جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتون اسکی کو چاہتا ہی تو چھوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور بوجہ کمال کے یہان تک کہ اقویاء کے لیے بھی یعنے اولیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ مستحب ہی سبب ذکر کرنا اس حدیث کا ۱۲ ع ✦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کے ہی اللہ تعالے کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہی ۱۲ ع ✦ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہی ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کے سواے عرق پیشانی کے واللہ اعلم ۱۲ ح ✦ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ الْاَسَفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اَخْذَۃُ اَسَفٍ لِلْکَافِرِ وَرَحْمَۃٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور روایت ہی عبید اللہؓ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہی اور رحمت ہی مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہی یعنے مرنا ناگہانی نشانیون غضب الٰہی سے ہی بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہی علماء نے کہ یہ بات کافرون کے لیے ہی اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہی حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہی اور بُرون کے لیے بُرا ۱۲ ح ✦ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَابٍّ وَهُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُوا اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہی تو اپنے کو یعنے کسطرح اپنے دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امید وار رحمۃ خدا کا یا ترسناک

اسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اے رسول خدا کے یعنے پاتا ہون اپنے کو امیدوار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق
مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند
اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالے وہ چیز کہ امید رکھتا ہی یعنے رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہی
یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی
کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی
کنارہ موت پر ہو ائین حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکے کے ؏ ؛ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ
وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَۃِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز
ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ
کو کہ اسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اول اسمین آدمی گرفتار ہو لیتا ہی
جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور
دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیون اسکی
آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار
الہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہی
یعنے آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ
الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنے دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آویگا ؏ ؛ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ
جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَکٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ
فَقَالَ یَالَیْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ
ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ عُمْرُکَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے
یعنے بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا اے کاشکے مین مرجاتا یعنے لڑکپنے
مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک میرے
آرزو کرتا ہی مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز
ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی
یعنے بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہی میرے ہوتے ہوے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال
میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجھکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی

نو من یکھے میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا
بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اُنکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی
وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولا حسن الاسراع الیہ یعنے اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین
اور نہین اچھی ہی جلدی کرنی طرف اسکے ۱۲ع، وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی سَبْعًا
فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ
اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ
الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین خباب کے
پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے انھون نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اسکی اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے
پاس کفن انکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اسکو روئے اور کہا اگرچہ جائز ہی یہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اسکے کفن مگر چادر سفید
وسیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی
سر اُنکے سے یہان تک کہ کھینچی گئی اُنکے سر پہلو اور رکھی گئی اُنکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے
نہین ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک ف خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول بہی ایذا دے گئے ہین
اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہی پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا
کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچھ مضائقہ نہین
اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہو اسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے
داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہی
چنانچہ مؤید ہی اسکا جملہ مابعد کا ولقد ایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ہر چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہی خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ۱۲ع، بَابُ

مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اس چیز کے کہ کہی جاتی ہی نزدیک اُسکے
کہ حاضر ہوئی اسکو موت ف یعنے علامت موت کی لکھا ہی علمار نے کہ علامت موت کی یہ ہی کہ پاؤن سست ہو جاتے ہین
کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور پوست بیضتین کا لٹک
جاتا ہی اور مراد ساتھ اُس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑھنا لیس کا

اور مانند انکی کے ہو جیسے کہ حدیثوں میں مذکور ہو ہیچ: **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ** وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہین کلمہ لا الٰہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہو روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر پڑھے حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہو ۱۲ **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنے دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہو یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہو تو او شک راوی کا ہو اور اگر میت حقیقی مراد ہو تو او تنویع کے لیے ہو اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرت کی ۱۲ **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَآ اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انھین ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنے تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اُس سے یعنے اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہو اللہ تعالے بدلا واسطے اسکے بہتر اس سے پس جب کہ مرے ابو سلمہؓ کہا مین نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرتؐ کے نکاح مین آئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہو ملک اور پیدایش خدا کے ہین اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہو اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہو اور جو چیز منسوب ہو طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہو اور اسی سے ابتدا ہماری ہو اور اسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اسکو آسان ہوتی ہو اسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہو کہ کلمہ کی وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے جواب یہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہو گویا حکم ہی کیا ہو اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہو اور معنے دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہؓ شوہر ام سلمہؓ کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرتؐ سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرتؐ کے سامنے مرے

تو بقصد بجا لانے امر حضرتؐ کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے کہ ابو سلمہؓ سے کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ بدلے اسکے خاوند میرا کرے گا بعد ازان ابو سلمہؓ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنے عیال سمیت جو لوگ ہجرت کرکر مکے سے مدینہ مین گئے تھے انمین سے سب سے پہلے ابو سلمہؓ ہی عیال سمیت ہجرت کرکر حضرتؐ پاس حاضر ہوے تھے اور یہ حضرتؐ کے بھائی تھے رضاعی یعنے دودہ شریک اور حضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہؓ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اسکے سبب سے حضرت کے نکاح مین آئی کہ افضل بشر مین ہے ع: **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پر اس حال مین کہ تحقیق پھر اگیئن تھین آنکھین اسکی پس بند کیا آنکھون انکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کیجاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اسکے بینائی پس چلا اٹھے لوگ اہل اسکے سے یعنے اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنے واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنے تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بُری پھر فرمایا حضرتؐ نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ اور بلند کر درجہ اسکا بیچ انکے کہ سیدھی راہ دکھائے گیے ہین اور جانشین یعنے کارساز ہو اسکا بیچ پس ماندون اسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی کے وہی ہوے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اسکے ای پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اسکی مین اور روشنی کر اسکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہ علت ہی اغماض یعنے آنکھین بند کرنے کی یعنے بند کیا مین نے آنکھون کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی بھی اسکے ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ہے ع: **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مراد یہ ہی کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اوّل ظاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہو اسکو سبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہ کلمہ نہ تھا اور ظاہر یہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی اور نفسانی کو یعنے خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہی ع:

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسین اپنے مردون پر نقل کی

یہ احمد اور ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اُسکے پڑھنے مین یہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اُٹھاوے ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہی یعنے ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوائے اُسکے عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سے مراد حقیقی مردے ہون پھر اُنکے گھر مین پڑھے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اُسکے کے یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اُسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی مان کی یا باپ کی ہر جمعہ مین پھر پڑھے نزدیک اُنکے سورۂ یس آمغفرت کیجاتی ہی واسطے اُسکے بقدر گنتی تمام حرفون اُسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اُس حالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہان تک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا اور اول بقیع مین بھی دفن کیے گئے بعد اُنکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اُٹھاکر اُنکی قبر پر رکھا نشان کے لئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر اُسکے مرنے کے یعنے پہلے دفن سے اور رونا اُسپر آنسوون سے جائز ہی ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اُنھین عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ اُنکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهِ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے اُنکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اُنکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اُسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھ مرنے اُنکے کے یعنے تا او نکا اور نماز اُنپر پڑھونگا اور جلدی کرو یعنے بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگون اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف بدبو ہو جانے کا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی اُسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیے فرمایا کہ جلد دفن کرین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا ہی کہنا اسکا تندرستون کو

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** روایت کی ہو ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو کہے اُسکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہ ہین لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شئی قدیر ۔ **وَعَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَنْتَھِیَ اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْھَا اللّٰہُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّھَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب مرگ ہوتا ہی آتے ہین اُسکے پاس فرشتے پس جس وقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اُسکو یہ یعنی جو کہ ہوا یہان تک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پھر لیجاتے ہین اُسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطے اُسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہی یہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اُسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانے کی ہی کہ نام و نشان اُسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اُس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطے اُسکے یہ یہان تک کہ پہونچتی ہی اُس آسمان تک کہ اُسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین نکل تو در حالیکہ بُرائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابون طرح طرح کے مانند اُسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطے اُسکے یہ یہان تک کہ نکلتی ہی یعنی ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اُسکو طرف آسمان کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اُسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہی کون ہی یہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پھر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہی آسمان سے پھر پھر آتی ہی طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اُسکے پاس فرشتے ظاہر تر یہ ہی کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق

اللہ تعالی خبر حقوق اسکے بندوں کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنے اسکا ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہے تاکہ رہے
وہ درمیانہ بیت و رجا کے اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین میں بخلاف روح مؤمن کے کہ وہ
سیر کرتی ہے بہشت و زمین میں اور میوے کھاتی ہے جنت میں جہاں چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلوں کے نیچے عرش کے اور
اسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑھتا ہے وہ قرآن اپنی قبر میں اور نماز پڑھتا ہے اور چین کرتا ہے اور سوتا ہے
مانند سونے دولہن کے اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت میں بحسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا
اور آخرة کو سیم خوارق عادات یعنے خلاف عادات سے ہے پس مؤمن مشکل بخانے اسکو ع۔ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ
قَالَ وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَهُ فَیُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰی
رَبِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَکَرَ لَعْنًا
وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِیْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَرَدَّ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیْطَةً کَانَتْ عَلَیْہِ عَلٰی اَنْفِهٖ هٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہیں اسکو کہا حماد نے کہ
راوی حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابی ہریرہؓ نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے کہا کہ آتی ہے اس سے
بو مشک کی الطرح اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھے یاد نہ رہے فرمایا حضرتؐ نے اور کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی
طرف سے بعد ازاں روح کو خطاب کر کر کہتے ہیں رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہیں اسکو طرف
پروردگار اسکے کے یعنے عرش پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرتؐ نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے بدبو اسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہیں
اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے پس رکھی
رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنے کونہ چادر کا کہ تھی حضرتؐ پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے ف لیجاؤ اسکو یعنے
تاکہ ٹھہرے حالت میں یا نزدیک اسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہاں مدت برزخ ہے اور برزخ اس عالم کو
کہتے ہیں کہ بیچ میں مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنے ابوہریرہؓ نے چادر ناک پر رکھ کر بتائی کہ اسطرح سے حضرتؐ نے رکھی تھی
اور حضرتؐ کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کا فرکی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ع ح۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِیْرَةٍ بَیْضَآءَ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ رَاضِیَةً مَّرْضِیًّا عَنْکِ
اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْکِ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ
اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ هٰذِهِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَآءَتْکُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ
فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ بِغَائِبِهٖ یَقْدَمُ عَلَیْهِ فَیَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا
فَیَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰی اُمِّهِ الْهَاوِیَةِ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ

بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کہ نہین غضب ناک ہے پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہان تک کہ تحقیق لیتے ہین اس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہان تک کہ لاتے ہین اسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آپسمین کیا ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہین اسکو طرف ارواح مومنون کے یعنے جہان انکی ارواحین رہتی ہین علیین ہے جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ اچھے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اس روح کے ایک تمھارے سے ساتھ غائب نیکے کہ آتا ہے اسکے پاس یعنے جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اسکے گھر کے لوگ اس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسی طرح ہیں مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے یعنے کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہین احوال ان اشیاء رون کا کہ دنیا مین انکو چھوڑ کر درے تھے پس ہی ہین ارواحین آپسمین چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنے جب راحت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنے بعد مت پانے کے کہ تحقیق مرگیا یعنے فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمھارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لے گئے اسکو طرف مان اسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اسکو موت لاتے ہین اسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردے کے یہان تک کہ لاتے ہین اسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہان تک کہ لاتے ہین اسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد ونسائی نے **ف** ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اسمین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنے ملاقات کرتے ہین تا خوش ہووین سنکر اور دعا کرین انکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہین تا کہ غمگین ہووین اسیبب بخشش مانگین انکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان وزمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثُمَّ يُعْرَجُ اِلَى السَّمَاءِ اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس لیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنے بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ انکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گھر اور جہنم کے ہے ۸

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا

فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہونچے ہم
طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرتؐ کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے
پرند یعنے سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائین بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرتؐ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اُسکے
زمین مین یعنے جیسے متفکر کرتے ہین پھر اٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق
بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرۃ کی یعنے قریب مرنے کے پہونچتا ہی تو اُترتے ہین طرف اُسکے فرشتے
آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین منھ اُنکے گویا کہ منھ اُنکے ہین آفتاب ساتھ اُنکے کفن ہوتا ہی کفنون یعنے ریشمی کپڑون بہشت کے سے اور خوشبو
ہوتی ہی خوشبویون بہشت کی سے یعنے مشک و عنبر وہانکا یہان تک کہ بیٹھتے ہین سامنے اُسکے جہان تک کہ پہونچے نگاہ یعنے اس طرح بیٹھتے ہین بسبب
کمال ادب کے منتظر ہوتے ہین روح نکلنے کے پھر آتے ہین ملک الموت علیہ السلام یہان تک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اُسکے کے پس کہتے ہین ای جان پاک
نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اُسکی کے فرمایا حضرتؐ نے پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سے
یعنے بسہولۃ و نرمی پس لیتے ہین اُسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اُسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ مین
ایک پلک مارتے یعنے بسبب اشتیاق کے جلدی سے اُسکو لے لیتے ہین یہان تک کہ لیتے ہین اُسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اُسکو اُس کفن مین
اور اُس خوشبو مین اور نکلتی ہی اُس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روے زمین پر یعنے تمام زمین پر ابتداے
پیدایش دنیا سے فنا ہونے اُسکے تک **ف** اُس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بھی بڑی
سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح
کافر کے کہ اُسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہی واللہ اعلم مؤلفہ **قَالَ** فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ
مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا
حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ
اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَ
فِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ
لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ
فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرتؐ نے پس لے چڑھتے ہین
فرشتے اُس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنے ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنے وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین
مگر کہ کہتے ہین کون ہی یہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنے اُسکی روح ہی بیان کرتے ہین اُسکو ساتھ بہتر نامون
یعنے وصفون اور لقبون اُسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُنکے دنیا مین اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہان تک کہ
لے پہونچتے ہین اُسکو آسمان دنیا تلک یعنے پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہی آسمان یعنے دروازہ

اسکا اُنکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اُسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اُس آسمان مین ہین اس آسمان تک کہ متصل ہی اُسکے یہان تلک کہ پہونچایا جاتا ہی اسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنے ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھیر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنے بدن اسکے کے کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے پیدا کیا ہی اُنکو یعنے بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر بھیجتا ہون اُنکو یعنے بدنون اور روحون اُنکی کو اور اسی سے نکالون گا اُنکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اُسکی اُسکے بدن مین پھر آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے یعنے منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اسکو کس سبب سے جانا تونے یعنے رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہی پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اسکے اور سچ جانا مین نے یعنے دل سے پس اُس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے یعنے زبانی اللہ تعالے کے یہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اسکو لباس بہشت کے اور کھولو واسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہی اسکو ہوا اسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اسکے لیے قبر اسکی مین بقدر پہونچنے نگاہ اسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہو وین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اسمین نامۂ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہی یہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی مولانا ع

قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نے اور آتا ہی اسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنے وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنے دنیا مین پس کہتا ہی میت اسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہی اسکی پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حورعین اور خادم ہین اور مال سے محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہان کی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مؤمن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع **قَالَ** وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتُفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

آئی میری طرح رسول خدا صلی

يُسمّى بها في الدنيا حتى يُنتهى به إلى السماء الدنيا فيُستفتح له فلا يُفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تُفتّح لهم أبواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في سجين في الأرض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكأنما خرّ من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق فتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا أدري فينادي مناد من السماء أن كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا إلى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه أضلاعه فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ کافر جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اوترتے ہین اسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنے عذاب کے کالے منہ ساتھ اُنکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اُسکے جہان تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہان تک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اُسکے کے پس کہتا ہے اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہے ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اُسکے بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے الطاف و آثار کرم کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اُس روح کو یعنے نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اُس صوف مین سے کچھ اُسکو لگ آتا ہے یعنے اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اور رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسے کہ اُسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اُسکو پس جب لیتا ہے اُسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اُسکے ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہان تک کہ رکھتے ہین اُسکو بیچ اُن ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اُس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے کہ پائی جاوے روی زمین پر پس لیکر چڑھتے ہین اُسکو پس نہین گذرتے ساتھ اُسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفتون اُسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ اُسکے دنیا مین یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہے اُسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اُسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا واسطے اُسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سند کے لیے یہ آیت نہین کھولے جاتے واسطے کافرون کے دروازے آسمان کے یعنے کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنے جیسے یہ امر نہین ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین کبھی نہین ہوسکیگا محال ہے اُسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکھو نامۂ اعمال اُسکا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اُسکی پھینکنے کر پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کے بل یعنے بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک مین پڑا پس اُوچک لیتے ہین اُسکو پرندے یعنے ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اُسکو باو بیچ مکان دور کے یعنے دور ہوتا ہے رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی بدن اُسکے مین اور آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین واسطے اُسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اُسکے کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے کہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولو واسطے اُسکے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اُسکو گرمی اُسکی اور بو اُسکی ... پاس حل غدا

اسپر قبر اُسکی یہانتک کہ ملجاتی ہیں اوسپر دونو پسلیاں آتی ہیں قبر میں پسلیاں اُسکی ف سجین ایک جگہ ہے گہرا دوزخ میں ساتوین زمین کے نیچے اُسمین
نامہ اعمال دوزخیون کے لکھے جاتے ہیں اور اسمین اشارہ ہے اُسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور یہ جو مکان دور کے اُسمین اشارہ ہے
اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے انکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قریب سے اور یہ آیۃ یعنے دوسری سند ہے نزی اس قول حضرتؐ کی
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کا ذکر ان کو تو اسطرح
بھیجتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے لیے بلکہ اکابر موحد کے لیے یعنے اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنے بھیجنا یون ہوتا ہے کہ
زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہے ۱۲ ح وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ
فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ
الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے اُسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوش ہو تو ساتھ
اُس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھکو یہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہے برائی
پس کہتا ہے میں ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قایم کر تو قیامت کو ٥ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ
رُوحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ
يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ
فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور بیچ ایک روایت کے مانند اُسکے اور زیادہ ہے اُسمین جس وقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اُسپہ ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے اور
ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کھولے جاتے ہین اسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنے ہر آسمان کے دروازے
والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اسکی انکی طرف سے یعنے تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور
نکالی جاتی ہے جان اسکی یعنے کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے درمیان آسمان وزمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان
دنیا میں اور بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنے آسمان دنیا کے دروازون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالی
سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اُسکی
اور بہت کھینچکر نکالتے ہین اسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اسکو بدن کے ساتھ ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا
حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي
السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن کعبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے کعبؓ سے کہا جبکہ آئی کعبؓ کو موت
آئی اُنکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبدالرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنے بعد مرنے کے فلانے سے پس کہ اسکو
میری طرف سے سلام پس کہا کعبؓ نے بخشے اللہ تجھکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبدالرحمن کیا نہین سنا تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوینگی میوے درختون بہشت کے

کہا ہاں کہا ام بشر نے پس تیرے بیٹے پر بھی سلام ہے امت ہے کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین
ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے
ام بشر انکی بیٹی تھین انھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اس سے ظاہر ہے کہ نام لیا ہو اپنے
براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنے کیا
کہتی ہے تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسی کو پہچانین اور سلام و پیام کسی کا پہونچائین یعنے مین اپنے ہی حال مین گرفتار
ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جائے خبر اوروں کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا
کہ کسی کو سلام پہونچادے اور وہ بھی جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو ان مین سے نہین ہے کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنون
مین سے ہے کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا ایسا فرمایا ہے یعنے نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ارواح مومنون کی
بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرتی پھرتی بہشت مین اور کھاوینگی میوے وہان کے اور پیوینگی پانی وہان کے اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلون
مین نیچے عرش کے انتہی وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ
الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ
الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا
اسکے نہین کہ روح مومن کی پرندہ ہے جانور سا میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک کہ پھر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اسکے کے
اس دن کہ اٹھاویگا اسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو
جب بدن جانور کا ملا تو اسکا تناسخ لازم آیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھ
ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھدیتے ہین
احتیاط کے لیے پس اسمین بھی انکی تعظیم و تکریم ہی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہین مومنون
کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَمُوْتُ
فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے
پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ غُسْلِ الْمَیِّتِ وَتَكْفِیْنِهٖ

باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اسکے کے ف جاننا اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور
نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنے اگر بعضے نہلاوینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اوتر جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہے
اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہے یا نہین ظاہر یہ ہے کہ شرط ہے کہا یہ شیخ ابن ہمام نے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ
رَاَیْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی
اِلَیْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا
وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا انکے ہمارے پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی انکی کو یعنے حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنے اگر
احتیاج ہو انکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنے پانی میں پتے جوش کر دو اور اسسے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو
آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جب کہ فارغ ہو تم خبر کرو مجھکو پس جب کہ فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے انکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نے تہبند
اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو انکے اس تہبند کو یعنے کفن کے نیچے رکھ دو اس طرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو انکو
طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو انکے دائیں طرف سے اور اعضاء وضو انکے سے اور کہا ام عطیہؓ نے پس گوندھیں ہمنے بالوں انکی کی
تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے انکو انکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف لفظ او کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک
ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہے پانچ بار والا
سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکرہ القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہ ہے کہ دو بار تو بیری کے
پتوں کے پانی سے نہلا دے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابوداؤد میں ہے ابن سیرین سے کہ انھوں نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے
وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث میں کہ کافور
پانی میں ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنے میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے
بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتوں سے میل خوب دور
ہوتا ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہبند حضرت نے صاحبزادے کے لیے عنایت
کیا تا برکت اسکی انکو پہونچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے
لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو انکے دائیں طرف سے یعنے دائیں ہاتھ اور پہلو اور پاؤں سے ابتدا کرو
اور واو مواضع الوضوء میں مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہییں پھر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سے وہ چیز
کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے یہ کہ نہلانے والا انگلی پر کپڑا
لپیٹے اور ملے اس سے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کلوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اسپر عمل ہے لوگوں کا اب اور مختار یہ ہے
کہ مسح کرے سر پر اور پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاویں بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کے دھووے پاؤں بھی دھووے اور نہ دھووے
پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضا دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے
اور کے ہاتھ سے انکے ہاتھوں کے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دی گوندھے
نہیں جاویں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَّةٍ بِیْضٍ سُحُوْلِیَّةٍ مِنْ کُرْسُفٍ
لَیْسَ فِیْہَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین
کپڑوں سفید یمن کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تھا انمیں کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اور نہ تھا
انمیں کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کرتا
اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح
اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھے حضرت کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علما کا انمیں

کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہوں کفن میں قمیص اور عمامہ یا نہ ہوں کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے تین لفافہ ہوں نہ ہوں انمیں قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نے کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنے لنگی اور قمیص یعنے کفنی اور لفافہ یعنے پوٹ کی چادر اور جو حدیث میں ہے نفی قمیص کی ہے وہ اسمیں یہ تاویل کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہیں انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کی طرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن میں ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو لیس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن مردے اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہیں آپسمیں قبروں اپنی میں اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے لیس اچھے سے یہ مراد نہیں ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہیں از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونوں برابر ہیں اسمیں اور کہا توربشتی نے کہ مسرفوں نے جو اختیار کیا ہے کہ لیتے ہیں بہت بھاری قیمت کے کفن میں دیتے ہیں وہ شرع میں منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیس گردن توڑی اسکی اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنے حج کی نیت کیے ہوے لیس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اسکو دو کپڑوں اسکے میں اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اسی کے لباس میں بطور لباس محرموں کے دے اور خوشبو نہ لگاوے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہیں اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑوں میں کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوا ان کپڑوں کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم م ح **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ مارا گیا اسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہیے اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى مَوْتَاكُمْ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہیں کپڑوں تمہارے میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور بہتر ہے سرموں تمہارے میں اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکوں کے بالوں کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے اور ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑوں میں یہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہے اور مضائقہ نہیں برد یعنے یادمینی اور کتان کا واسطے کفن مردوں کے اور جائز ہے عورتوں کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور بسنتی کیونکہ جسکو جو چیز زندگی میں پہنی جاتی ہے سیمی اسکا بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہیں ایسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہیں اور افضل یہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے واسطے اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ع ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ

سَلْبًا سَرِيعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں بسبب تحقیق وہ چھینا
جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہے پس کیا حاجت ہے تفنیس و بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف
کرنا کفن میں اور مستحب اور خوب ہے اوسط کے درجہ کا ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے
یہ کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں
میں کہ مرتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پہ پہنے اور
مراد اسیے ظاہر معنی اسکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اٹھے گا لیکن یہ ہے مشکل اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے
پاؤں پس معنی اسکے علمانے یہ لکھے ہیں کہ ایسے دن سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے انپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی متعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تاویل آیہ ثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہ کی ہے کہ اعمال
اپنے پس درست کر اور ابوسعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت میں اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد
آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یا یہ کہ قبروں سے اٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور حشر میں ننگے ہونگے ۱۲
ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگوں والا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنے بہترین کفن لنگی
اور چادر ہے اور قمیص یعنے کفنی کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ بدون قمیص کی مراد ہوں اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نکرے بلکہ دو
کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہیں اور اگر تین ہیں سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر
فرمایا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ
يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق
شہدا احد کے یہ کہ اوتارا جاوے انسے لوہا یعنے زرہیں اور ہتیار اور چمڑے یعنے پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئیں خون کی اور یہ کہ دفن کیے جاویں
خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنے جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف امام شافعیؒ کے نزدیک نہ غسل ہے
شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ
كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ
ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ
جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ عبدالرحمن صحابی کے پاس
لائے کھانا یعنے وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھسے کفنائے گئے ایک چادر میں
اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر انکا یعنے پھر سر ڈھانکدیا اور پاؤں

اخیر رکھ دی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ احد و دتھے بہتر مجسے یعنے اُنکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنے بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہان تک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے **ف** عبدالرحمن عشرہ مبشرہ سے ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئے اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر مین باندھے ہوے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نے دل اُسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مین نے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مین نے کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا ور سول کی مین اپنے تئین اس حال کو پہونچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے اُنکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدا احد سے ہین اور ڈرتے ہین ہم یعنے ڈرتے ہین اس سے کہ داخل ہو جاوین اُن لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہی مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْہَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَہَنَّمَ یَصْلٰہَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اُسکے دنیا مین وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اُسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر کردانتے ہین ہم اُسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اُسمین بُرائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اُنپر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا اُسمین داخل ہو جاوٴن حاصل معنی آیت کے یہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوا اسکے کچھ اُسپر انعام کرتے ہین دنیا مین جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہی واسطے اُسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت بیچ حق مرے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہین انھین مین نہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدة احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکھتا ہی مائل ہونے سے طرف لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہی ﴿ع ۳ ح ۷﴾ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَنَفَثَ فِیْہِ مِنْ رِیْقِہٖ وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ قَالَ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اُسکے نکالنے کے لیے یعنے قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنون پر پس ڈالا منہ اُسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابرؓ نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی بخاری مسلم نے **ف** عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرتؐ کے تھے روز بدر کے بندی کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسی کا اُنکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اُنکے کے عبداللہ بن ابی نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا اپنا اُنکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اُسکو پہنایا اسی کرتے کے بدلا اوتارنے کے لیے تا منافق کا احسان اُنپر نرہجاوے اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالے نے فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ یعنے دعا نکر کسی منافقون مین سے کہ مر گیا ہی اور مت کھڑا ہو اُسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرتؐ عبداللہ کی گور پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اُسکے منہ مین ڈالا جواب اسکا علمانے یہ لکھا ہی کہ یہ واقعہ پہلے اُترنے آیت کے تھا اور حضرتؐ کو غرض تھی بدلا اُتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور بعض

اور خاطر داری اسکے بیٹے کی کہ وہ مؤمن تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے ح **ف** جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کردے اسطرح کہ چت لٹا دے اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنے اسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ. وان محمدا رسول اللہ پس جب مرے تو باندھ دے کلہ اسکا تا منھ بند ہو جاوے اور کوئی جانور منھ مین نگھس جاوے اور بند کر دے آنکھین اسکی او مستحب ہی جلدی دفن کرنا اسکو اور جب ارادہ کرین نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوپر اسکو لٹا دے اور کپڑے اوتارے اور ستر اسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروا دے بغیر کلی اور ناک مین پانی دینے کے اور نہلا وے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہون اسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر یہ میسر نہوین والا خالص پانی سے اور دھووے سر اور ڈاڑھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہووے اور لٹا وے پہلے بائین کروٹ پھر نہلا وے یہان تک کہ پہونچے پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہی پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلا وے اسی طرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہونچے پھر بٹھا وے مردے کو اور ملے پیٹ اسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر غسل اور وضو نکروا وے اور پونچھے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا وے حنوط یعنے خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑھی کو اور کافور اُن اعضا کو لگا وے کہ سجدے مین زمین کو لگتے ہین یعنے پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور ڈاڑھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفنا وے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہی کہ کفنی ہو مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنے دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہی کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لنبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا کہ اسکا بغلون کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہوے ہیں جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے انسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک بھی کپڑا کافی ہی اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفنا وے یون کہ اوّل لفافہ یعنے پوٹ کی چادر پھیلا وے پھر اُسپر ازار یعنے اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا وے اور ہاتھ دولون طرف پھیلا وے سینہ پر نرکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اُسکی سے پھر داہین طرف سے پھر لفافہ کو یون ہین لپیٹے اور عورت کو پہنا وے کفنی اور اسکے بالون کو دو حصے کر کر اسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا وے پھر ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند اسکے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقی الابحر اور بحر شرح ملتقی او چلپی

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

باب ہی بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اسکی کے **ف** جنازے کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہی اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہی اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہی یعنے اگر بعض پڑھ لینگے سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہین ہی غائب پر اور نہ اسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندھون پر اور نہ اسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر نا دانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھین نماز

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سوال ہیم

صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ یعنے میت نیک پس بھلائی ہے یعنے بھلائی ہے اسکے لیے پہونچاؤ اسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بدی ہے رکھو اسکو اپنی گردنون سے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنے جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہین مراد ہے بیچ کی چال چلے کہ جلد جلد قدم اٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل ہے کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنے اگر ہے حال اس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اسکو تاکہ پہونچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اسکا برا ہے تو بھی جلدی لیچلو تاکہ پھینکو برے کو اپنی گردنون سے ۱۲ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اٹھاتے ہین اسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجکو یعنے طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگون کو اے مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو یعنے مجکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مرجاوے یا بیہوش ہو جاوے ف مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتین جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقیہ کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالی قادر ہے اسپر یہ ایسا ہی ہے جیسے قبر مین زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ۱۲ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اسکے یعنے بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہان تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنے لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر مین نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف یعنے جب جنازہ گھر مین سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہوکر اور ڈرکر اٹھ کھڑا رہے اور جبتک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہین بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جبتک ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانیکا تو اٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثرون کے نزدیک اور بعضون نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضون نے کہا دونون مستحب ہین اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثین منسوخ ہین ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے ۱۲ع وعن جابر قال مرت جنازۃ فقام لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انہا یہودیۃ فقال ان الموت فزع فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اٹھ کھڑے ہوئے اسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ انکے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنے نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اٹھین پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جائے گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اٹھ کھڑے ہو یعنے اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے وعن علی قال رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ مالک وابی داود قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنے بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہ مسلم نے اور یہ روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ ہے کہ کھڑے ہوے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے **ف** پہلی روایت کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ کھڑے ہوے حضرتؐ جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرتؐ اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوگیے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا سا فعل اخیر کے یعنے یہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنے ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین ہم ۔ **وَعَنْ** **اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودۂ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اسکے یہان تک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصۂ عظیم ہے یعنے ڈھیر بڑا ہے ۔ **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہؓ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ اُنکے اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرتؐ نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین انصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرتؐ پر اور صحابہؓ جو ہجرت کرکر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرتؐ نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرتؐ کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرتؐ کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرتؐ کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباسؓ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ کھولا گیا سریر یعنے جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اسکو اور نماز پڑھی اسپر ۲ ع ۲ ح ۔ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے جنازون پر چار اور انھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اُنسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا انھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پانچ تکبیرین کہتے یعنے کبھی کبھی یا ابتدا مین

اجماع ہو سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرتؐ سے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہی علما ہنے کہ اخر الامر حضرتؐ سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سواے چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا بچ ہو ۴ وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولی کے اور کہا پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہی نقل کی یہ بخاری نے ف کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ مراد سنت سے یہ ہی کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتھی یعنے فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہی مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمرؓ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتھی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سے انکے نزدیک یہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی بچ ہو ۵ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الْمَیِّتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھی حضرتؐ کی کہ وہ فرماتے تھے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنے قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسے یعنے تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنے جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنے پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنے اس عالم مین بہتر گھر اسکی سے یعنے اس عالم مین اور اہل یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنے ابتداء اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہی کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنے متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرتؐ سے اس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا مین یہان تک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین میت یعنے تو کہ حضرتؐ میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنے حور عین اور عورتون دنیا میتے بھی اپنی تا شکال ہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حورون سے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہی یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہی اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرتؐ نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہی اور بخاری نے لکھا ہی کہ دعا مین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین سبھون سے صحیح تر ہی بچ ہو ۶ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِہِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاُنْکِرَ ذٰلِکَ عَلَیْہَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَیْ بَیْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُہَیْلٍ وَاَخِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہؓ نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہؓ پر پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اوپر دونون بیٹون بیضاء کے مسجد مین یعنے سہیل اور بھائی انکے کی نقل کی یہ مسلم نے ف نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی ماں کا نام ہی اور نماز
جنازے کی مسجد مین پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہی بموجب اس حدیث کے کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ
حضرت عائشہ رض پر انکار کیا صحابہ رض نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑھین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑھتے
اور ابو داؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازے کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اسکے اور حضرت عائشہ رضی نے
جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف
تھے اسلیے مسجد مین پڑھی ۔ع ۔ح ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب رض سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مرگئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کھڑے ہوے بیچ مین اسکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہین کہ عورت کے
کولون کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہ حدیث سند انکی ہی بیچ حق نماز عورتون کے اور دوسری بات اور حدیث سے
ثابت کی ہی اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑے
ہونیکی نہین اسلیے کہ سینہ وسط ہی یعنے درمیان مین پڑا ہی اعضا کے اسلیے کہ اوپر اسکے سر اور ہاتھ ہین اور نیچے اسکے پیٹ اور پاؤن اور احتمال ہی کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونون چیزون کے آپسمین گمان
کیا کہ درمیان مین اسکے سامنے کولون کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولون کے
سامنے ۔ع ۔ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ
قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہ عرض کیا صحابہ رض نے کہ اگلی رات
فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجکو عرض کیا صحابہ رض نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوے حضرت
پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اسپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ۔ع ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا
مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا
ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنے جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کی صحابہ رض نے کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا
پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنے تا نماز پڑھتا اسکی کہا ابو ہریرہ رض نے پس گویا کہ صحابہ رض نے حقیر جانا حال اس عورت کا یا اس شخص کا یعنے یہ خیال کیا کہ کیا ہی یہ کہ جسکے
لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجکو قبر اسکی پس بتلائی انکو پس نماز پڑھی اسپر پھر فرمایا تحقیق
یہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرون کو واسطے مردون کو بسبب نماز میری کے انپر
نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہی کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہ قبرین مراد انسے وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرتؐ کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ
مشروع ہی خواہ پہلے پڑہ چکے ہون یا نہ پڑہ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑہ چکے ہون تو درست ہی اور اگر پڑہ چکے ہون
تو نہین درست لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک شرط یہ ہی کہ اگر پھٹ نہ گیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا
تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ حدیثون مین
جو نماز پڑھنا حضرتؐ کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرتؐ کے سے ہی کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہین درست ہی ح

وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا
شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباسؓ کے سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے یہ کہ مرا لڑکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین
کہ نام جگہون کا ہی قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان لوگ
بہت جمع ہوگئے تھے اسکے لیے پس خبر دی مین نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنے گمان کرتا ہی کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباسؓ نے کہ نکالو جنازے کو
پس تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھین جنازے اسکے پر چالیس آدمی کہ
نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون سے
کہ پہونچین سو کو سب شفاعت کرین واسطے اسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین چالیس آدمی
فرمائے اور اسمین سو ظاہر یہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونے کی فضیلت اتری ہووے پھر ازراہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے
جمع ہونے کی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ہی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ
فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ
فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازے پر پس تعریف
کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرتؐ نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے
بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت
مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی یعنے ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف
کی اسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہوئی برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مرا اس حالت پر اور کہا مظہر نے
کہ یہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کے حق مین کہ گواہی دین اسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہی نہ پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کردیا ہو انکو اللہ تعالی
نے اسپر اور کچھ نہیں عیب نے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہی انکے جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختون اور متقیون کا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی
فاسق کسی سببسے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگون سے کہوا تا ہی پس کہنا انکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہ معنی نہین ہین کہ جو کچھ کہین صحابہ اور
مؤمن بیچ حق ایک شخص کے کہ یہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہی تو یون ہین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے انکے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہی انکے کہنے سے جنتی نہین ہوجاتا کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا
اگرچہ گواہی دین اسکی لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ برائی کے ع ج ۔ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَہِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ
بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قُلْنَا وَثَلٰثَۃٌ قَالَ وَثَلٰثَۃٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اسکو
اللہ بہشت مین کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دین یعنے تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر
دو گواہی دین فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے انسے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت مین یعنے بسبب فضل اپنے کے
اور بھلائی اسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اسکے اور داخل کرتا ہی اسکو جنت مین واسطے سچ کرنے گمان مؤمنوں کے بیچ ہو نے
اسکے کے صالح چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہی السنۃ الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ع ج ۔ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّہُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردون کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنے لعن
طعن اور گالیان وغیرہ نہ دو مردون کو اگرچہ ہون فاجر وکافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہین مانند فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے
اسلیے کہ جیسا انھون نے کیا اسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا انکو برا کہنا نچاہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالے نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو
تو تمھین انکے برا کہنے مین کیا فائدہ ع ج ۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ
وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّہُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَہٗ اِلٰی اَحَدِہِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَہِیْدٌ عَلٰی ہٰؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَمَرَ بِدَفْنِہِمْ
بِدِمَائِہِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصون کو شہداء احد مین سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو انمین سے زیادہ قرآن یاد ہی پس
جب اشارہ کیا جاتا ہی واسطے حضرتؐ کے طرف ایک کے انمین سے آگے کرتے اسکو قبر مین یعنے جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے
کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا مین مارے گیے ہین اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکی کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کپڑے کی وہان قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے مین دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا شہداء کے لیے نہ غسل ہی نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہی سب امامون کا اور نماز نہ پڑھنے مین اختلاف ہی امام شافعی

کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ پڑھے سند انکی بہت حدیثیں ہیں ح ۞ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے
کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اسپر اسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد
حضرتؐ کے نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ ملایکہ پیادہ چلتے ہیں سوار ہونا مناسب نہیں اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس
اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہیں ع ح ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ
يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ
قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ
روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اسکے اور داہنے اسکے
اور بائیں اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑھی جاوے اسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں
دونوں مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور
پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اسپر اور مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیادہ سے ہے ف
سوار چلے پیچھے جنازے کے یہ یا تو محمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعیؒ کے
نزدیک اور داہنے بائیں چلنا جائز ہے اور چاروں طرف چلنے میں افضل یہ ہے کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے میں جنازے کے اور
کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک نماز جب اسپر پڑھی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند
آواز کرنے کے یا حرکت کرنے عضو کے اور پیچھے مرجاوے اور امام احمدؒ کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہو
اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ قنیہ میں یہ ہے کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھے سے زیادہ
نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو تو نماز پڑھی جاوے اور ہم میں نہیں اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کے
پڑھے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات میں پڑھتے ہیں اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللہم اغفر لحینا آخر تک
اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت میں بجای سقط کے لفظ طفل کا واقع
ہوا ہے ظاہر اسرار ادہی سقط ہے کچا بچا اور الا لڑکے پہ نماز پڑھنے میں کیا کلام ہے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد ہی لکھا ہے علماء نے کہ یہ تحریف ہے معلوم
نہیں کہ کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی اسلئے کہ پایا نہیں گیا ہے مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ میں اور نہ تابعین میں اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے
مغیرہ بن شعبہ سے ع ح ۞ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ
كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہریؒ سے کہ نقل کی سالم نے اور انہوں نے باپ سے نقل کی یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا عبداللہ نے
کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن
ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کے گویا جانتے ہیں اس حدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعیؒ و احمدؒ کی ہے کہ انکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے میں فائدہ یہ ہے کہ عبرت پکڑتے ہیں لوگ جنازے کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہیں کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والون کے ہیں اور مکروہ ہے جنازے کے ساتھ چلنے والے کو کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل میں اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں کہ راوی اسکا زہری ہے یا سالم کہ تابعین سے ہیں اور واقع میں یہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمرؓ سے ہے اور وہ صحابی ہیں ۱۲ ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تَتْبَعُ لَیْسَ مَعَہَا مَنْ تَقَدَّمَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُو الْمَاجِدِ الرَّاوِیْ رَجُلٌ مَجْھُوْلٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اسکے چلیں اور نہیں تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہیں ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنے ثواب ہمراہی کا نہیں پاتا اوپر انقل کی یہ ترمذی وابو داؤد وابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہے **ف** حدیث مؤید ہے ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہے مجہول ہونا راوی متاخر کا نہیں ضرر کرتا مجتہد کو یعنے ابو ماجد امام اعظمؒ سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہیں اسلیے کہ ان تک راوی اچھے ہیں ۱۲ ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَہَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے **ف** تین بار یعنے مدد کرے اٹھانے والون جنازے کی راہ میں پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ میں اسی طرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اسکا یعنے مومن کا جو مومن پر حق ہے کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مددگار رہے اٹھانے میں وہ حق اسطرح اٹھانے میں ادا ہو جاتا ہے نہ یہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہیں اور درمیان دو لکڑیون جنازے کے یہ مذہب شافعیؒ ہے کہ اٹھاوین جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے درمیان میں دونوں لکڑیون کے یعنے دونوں ڈنڈون کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونوں میں سے رکھے لکڑی کندھے پر بیبابت وقت اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہیں اسکا کہ مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہؒ کے تربع ہے یعنے اٹھاوین اسکو چار آدمی اور رکھیں لکڑیان اسکی کندھون پر روایت کیا گیا ہے یہ ابن مسعودؓ سے اور احتمال ہے کہ اٹھانا تین آدمیون کا جو روایت کیا گیا کسی وقت خاص میں کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والون کے ۱۲ ح ٭ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی نَاسًا رُکْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ عَلٰٓی اَقْدَامِہِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُھُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر ہیں اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف **ف** اوپر ایک حدیث میں گذرا ہے کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم

ہوتا ہے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ وہ معذور کے حق مین ہے کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اُسکو پیچھے جنازے کے سوار
ہوکر چلنا جائز ہے اور یہ غیر معذور کے حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف یعنے یہ قول
ثوبان کا ہے حضرت کی حدیث نہین لیکن یہ بھی بیچ معنی مرفوع کے ہے اسلیے کہ بغیر سننے کے حضرتؐ سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے ہیں
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ نے **ف** یعنے
سورۂ فاتحہ نماز جنازے مین پڑھے جیسے کہ حدیث ابن عباسؓ کی مین گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم
اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہے منکر الحدیث ہے جو کچھ کہ اسمین ثابت ہوا ہے قول ابن عباسؓ ہی
کا ہے کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہے یعنے نماز جنازے مین اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ قول صریح نہین ہے بیچ رفع کے یعنے اس قول سے یہ نہین ثابت ہوتا
کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ
فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت
پر پس خالص کرو انکے لیے دعا یعنے کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ
ابوداؤد وابن ماجہ نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاُنْثَانَا
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر
ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے
تو ہمارے مین سے پس زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اُسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب انکے سے یعنے ثواب کے
بسبب مصیبت اُنکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اُس سے محروم نکر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے انکے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور ابن ماجہ
اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اُنکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت
ابی داؤد کے ہے پس زندہ رکھ اُسکو ایمان پر اور مار اُسکو اسلام پر اور اخیر مین اسکے یہ ہے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اُنکے وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ
الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے
یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور تیرے کلام ماننے والا ہے مانند قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے پس بچا اُسکو فتنہ قبر کے سے یعنے عذاب

اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہی
اور کرتا ہی حق ہی یا آلہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کے
کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ
قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہی جیسے کہ اس آیت مین واعتصموا بحبل اللہ یعنے چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے
امان ہی اور اضافت اسمین بیانیہ ہی یعنے قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت
وغیر ذلک کا ہی۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ
مَسَاوِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیاں اپنے مردون کی
اور بند ہو ذکر کرنے برائیون انکی سے روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے
صالحین کے اوترتی ہی رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہی یعنے واجب ہی
کہ برائی انکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہی دنیا مین
بخلاف میت کے کہ اس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانے والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند
روشن ہونے چہرہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اسمین سے تو مستحب ہی بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اسمین سے
یا کالا ہو جاوے منھ یا بدن یا بدل جاوے صورت اسکی تو حرام ہی بیان کرنا اسکا ؏ ج۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَاؤُوْا بِجَنَازَۃِ امْرَاَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ
عَلَیْہَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ھٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی
الْجَنَازَۃِ مَقَامَکَ مِنْہَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُہٗ مَعَ زِیَادَۃٍ
وَفِیْہِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَۃِ الْمَرْاَۃِ اور روایت ہی نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہی کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے
ایک شخص کے یعنے عبداللہ بن عمرؓ کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے ابا حمزہ
کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح سے
دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوے جنازے پر یعنے عورت کے جنازہ پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اس عورت سے
اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنے حضرتؐ کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے
جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے۔ اتھ زیادتی کے اور اسمین
یہ ہی کہ پس کھڑے ہوے نزدیک کولے عورت کے **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نے مذکور اسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہے وہان سے
دیکھ لے۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ
قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرُّوْا عَلَیْہِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اِنَّہَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَہْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَا
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی عبدالرحمنؓ بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوے قادسیہ مین پس گذارا گیا اوپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہو گئے دونون پھر کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنے ذمیون سے پس کہا دونون صحابیون نے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم گذرا ان پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا کیا نہیں ہے یہ جاندار نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے ف قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیون سے یعنے زمینداروں سے مراد ذمی ہیں انکو زمیندار
کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونے انکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر رکھا انکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہ جاندار کہ ساتھ موت
اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل یہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اسلیے اٹھ کھڑا ہوا ہیں اور اوپر گذر چکا ہے کہ منسوخ ہوا اٹھ کھڑا ہونا
ساتھ روایت حضرت علیؓ کے پس شاید کہ ان دو صحابیون کو علم منسوخ ہونے کا نہوا ہو ۱۲ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حِبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اِنَّا هٰكَذَا
نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہان تک کہ رکھا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرتؐ کے ایک عالم یہودیون مین سے پس کہا اسنے حضرتؐ
کو کہ تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہین اے محمدؐ یعنے کھڑے رہتے ہین یہان تک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر مین کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیون کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہین قوی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے
ف ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہوجانا بعد اسکے ۱۲ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ
بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمد بن سیرینؒ سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت
حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس پھر کہا حسنؓ نے کیا نہیں کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کی کہا ابن عباسؓ نے ہان کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے پہلے اسطرح تھا کہ حضرت
جنازے کو دیکھکر اٹھ کھڑے رہتے بعد ازان بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسنؓ کو یہ نسخ ہونا نہ پہنچا
ہوگا اسلیے اٹھ کھڑا ہوا ۱۲ع وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ
فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا
جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جعفر بن محمدؒ سے یعنے جعفر صادقؒ سے کہ نقل کی اپنے
باپ سے یعنے محمد باقرؒ سے یہ کہ حسن بن علیؓ تھے بیٹھے ہوئے پس گذرا گیا اوپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنے وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا
تھا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسنؓ نے سوائے اسکے نہین کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
راہ کے بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر انکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے حضرتؐ کے سبب دیکھنے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسن رضی نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباس رضی نے کیا تھا بسبب کھڑے ہونیکے پس شاید کہ یہ سمجھے ہوا اس قرینہ سے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب ڈرنے کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقر رضی نہیں تھے حضرت حسن رضی کے زمانہ میں ہیچ ہے ، **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَھَا فَلَسْتُمْ لَھَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَھَا مِنَ الْمَلٰئِكَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی موسیٰ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تجھپر جنازہ یہودی کا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اسکے لیے پس نہیں تم اسکے لیے کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے انکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنے فرشتے نقل کی یہ احمد نے **ف** سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَھْلَ الْجَنَازَۃِ جَزَّاَھُمْ ثَلٰثَۃَ صُفُوْفٍ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَیْھَا جَزَّاَھُمْ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ** اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز اسپر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک جسوقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے انکو تین صفیں بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنے ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگوں کو اسپر کرتے لوگوں کو تین حصہ یعنے تین صفیں پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھیں تین صفیں واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف** واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں واجب اللہ پر کچھ اور یہاں فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں منافاۃ ہوئی جواب یہ کہ یہ واجب ہونا ازراہ فضل اور وعدے اسکے کی ہے یعنے واجب بغیرہ ہے اور منع جو ہے واجب لذاتہ ہے نہ یہ اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے میں سب صفوں سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوائے جنازے کے اور نمازوں میں اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازے کے اسلیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ میں ہیچ ہے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے میں یہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً قَطُّ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ مَالِكٌ** اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہ رضی کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اس نے کوئی گناہ ہرگز پس سنا میں نے ابوہریرہ رضی کو کہ کہتے تھے

یعنے نماز میں یا آلہی بچا دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے **ف** کہا ابن حجر نے کہ حمل لم ایلین الخطیئة والفتنہ کا شفہی لفظ عصی کی اسلیے کہ نہیں متصور ہی
غیر بالغ میں کرنا گناہ کا انتہی اور بچا دے عذاب قبر سے کہا ہی بعضے علما نے کہ نہیں مراد ہی ساتھ عذاب قبر کے یہاں عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہی بنا نج بسبب
غم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہ سبکو ہوئیگا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو کذا ذکرہ السیوطی اور علما نے اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر میں صحیح
یہ ہی کہ نہیں ہونے کا اسلیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ۲ ۲ ۲ + **وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا** اور روایت ہی بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے نقل کی حدیث ترجمۃ الباب میں
بدون سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولی کے جگہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا آلہی گردان
اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جا کر انجام
آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہ ہی کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین
تا وقت حاجت کے کام آوے ۲ ۲ ۲ + **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ
وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ** اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لڑکا یعنے کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہان تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے
یعنے جب تک کہ نہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسے کہ اوپر گذرا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث **وَعَنْ
اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ** اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام
یعنے تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبی میں بیچ کتاب جنائز کے **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہو اور لوگ اونچے تو بطریق اولے منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازون میں ہی خصوصیت نماز جنازے کی نہیں اور لفظ حدیث بھی
مخصوص نہیں لیکن حمل اسپر کر کر اس باب میں لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اسمین تھا شاید لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازے میں اسطرح کرتے ہون
پس منع کیے گئے اس سے واللہ اعلم ۲ ۲ ۲ +

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

باب ہی بیچ بیان دفن کرنے مردون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا
عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے
کہا بیچ اس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے یعنے حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** لحد کہتے ہین اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کا داک کرتے ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتے ہیں
اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورت یعنے زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانے کا
ہو تو شق کرے یعنے جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین یعنے اینٹون سے اس کا داک کو بند کر دینا اور لکھا ہی علما نے
کہ حضرت کی قبر کا داک نو اینٹون سے بند ہوا تھا ۲ + **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت
کی یہ مسلم نے **ف** شقران جیلے آنحضرت کے نے اس لوئی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا میں نے کہ یہ اہال

کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے آور کہا بعضے عالمون نے کہ یہ رکھنا لوئی کا حضا الفاق آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے کہ جھگڑے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ شقران سے بسبب کھنے اسکی کے قبر مین اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء نے مکروہ کیا ہی کپڑا بچھانا مردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہی ع ۔ **وَعَنْ** سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سفیانؓ کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انھون نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اور حدیثون صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانے سے اور امام شافعیؒ نے کہا مسطح افضل ہی ع **وَعَنْ** اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علیؓ نے کیا نہ بھیجون مین تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجکو اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہی کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹاوے اسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی علماء نے کہ تصویر رکھنی حرام ہی اور مٹانا اسکا واجب ہی اور نہین جائز ہی بیٹھنا اوپر اسکے اور برابر کردے یعنے پست کردے ایسی کہ قریب زمین کے ہوا سقدر کہ نمود اسکی باقی رہے کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہی جو کہ سنت ہی ازہار مین لکھا ہی کہ کہا علماء نے کہ مستحب ہی یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہی زیادہ اس سے اور مستحب ہی ڈھاوینا زیادہ کا ع ۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے **ف** لکھا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہی اور یہ بھی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے اور عمارت بنانے قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا توربشتی نے کہ بناء محتمل ہی دونون چیزوں کو خواہ قبر پر مکان پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون ہین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا توربشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہ بھی سبب ہی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی یعنے تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہی اکرام مومن کے اسمین حقیر جاننا اسکا لازم آتا ہی اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہی کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر ہو بیٹھتے ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ع ۔ **وَعَنْ** اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مرثدؓ غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبرون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو پس یہ جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا مین سے ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اسکے گرد اور مردے مدفون ہوتے ہین تو انکو روندتے ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس پہونچتے ہین یہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لیے یعنے قبر کھودنیکے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبرون پر پاؤن رکھکر جانا جائز اور مستحب ہی کہ ننگے پاؤن قبرون مین جاوے کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اسپر اور استنجا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنے نہین ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہین ہی مگر زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف بقیع کے اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کے

پڑھتا ہی تو صریح کفر ہی والا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی جنازے کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بھی گرفتار ہو رہے ہین کہ طواف
باندھ کر جنازے کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہین اور پھر انکے طرف نماز پڑھتے ہین ۱۲ اگر کوئی کہے کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سے مگر زیارت اور
دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ
انھون نے بھی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمرؓ کے نقل کی ہین جواب یہ کہ قرأت قرآن کی داخل ہی دعا مین اسلیے کہ وہ بھی دعا ہی حکما
پس وہ مکروہ نہین ۱۲ منہ ❀ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ
فَتَخْلُصَ إِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھے
ایک تمھارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اسکے پس پہونچے انگار طرف بدن اسکے کے بہتر ہی واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہونچ جاوے تو وہ سہل ہی قبر پر بیٹھنے سے یعنے ضرر اسکا زیادہ ہی اسکے ضرر سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ ❀ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا
أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عروہ
بن زبیرؓ سے کہ کہا تھے مدینہ مین دو شخص یعنے گورکن کہ ایک انمین سے یعنے ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنے بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنے ابو عبیدہ بن جراح
نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنے جیسے یہاں قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نے یعنے اتفاق کیا بعد وفات حضرتؐ کے اسپر کہ جو کوئسا انمین سے آوے پہلے کرے
کام اپنا یعنے اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرتؐ کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی
لیکن شق بھی مشروع ہی اسلیے کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہے کو کھودا کرتے ۱۲ ❀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہی اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبد اللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہین لیکن ظاہر تر یہ ہین کہ لحد واسطے ہمارے یعنے ہمارے گروہ
جماعت انبیاء کے اور شق جائز ہی واسطے غیر ہمارے کے ۱۲ ❀ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ اِحْفِرُوْا
وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوْا اور روایت ہی ہشام بن عامرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دن احد کے کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنے ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین
کو ایک قبر مین اور آگے کرو یعنے جانب قبلہ کے رکھو اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو انمین قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کے یعنے جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبرین
یہ امر وجوب کے لیے ہی اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہی میت درندون
سے اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیون کے کنارے قبر کے برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہی اور بے ضرورت نہین درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمین اشارہ ہی

طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہی ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہی پس جب جمع ہون
کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سب کو رکھکر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے
اور چاہے طول مین رکھے قطار باندھکر اور افضل کے پاس کھڑا ہووے ۲۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي
بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپھی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین اُنکو
مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیر دو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنے جب جنگ احد ہوئی اور بعضے
مسلمان شہید ہوے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس
حضرتؐ کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسی طرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے
شہر کے کہا یہ بعض علماء ہمارے نے اور ازہار مین لکھا ہی کہ یہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنے مردون کے اور یہ صحیح ہی نقلہ السید آور ظاہر یہ ہی کہ نہی
نقل کی خاص ہی ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اُنکی کے بعد دفن اُنکے پر اور بغیر عذر پر یعنے بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے
نقل کرنا منع ہی آور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہین آور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنے
لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین اور مستحب ہی کہ دفن
کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہی اسمین حضرت عائشہؓ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مرگئے پھر جنازہ
اُنکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہؓ اُنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن
کرتی اسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہی کھودنا قبر کا بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر
بعذر اور عذر یہ ہی کہ ظاہر ہوے کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوے اُسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہؓ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور
وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہی اسکو اور یہ بھی عذر ہی کہ لحد مین مال کسی کا
یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنے اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہی آور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ
غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض
متاخرین کا اسکو معتبر نہین آور کہا صاحب ہدایہ نے یعنے اپنی کسی کتاب مین سواے ہدایہ کے کہ جب مرجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف
دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین آور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا
نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اسمین اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ۲۳۷ وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نکالے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنے وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ شافعیؒ نے ف صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ
پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکھے گیے قبر مین شافعیؒ کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہی
کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرتؐ اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین

آیا ہے اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرۂ شریفہ میں اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی تھی اور ایک جواب حنفیون کی طرف سے یہ ہے کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہے چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گیے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالے گئے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ۱۲ منہ ﴿وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ﴾ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر مین رات کو یعنے ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرتؐ کے لیے چراغ پس لیا حضرتؐ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا یعنے ان دونون چیزون کے سبب مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ مین اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین حدیث جابر اور زید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نے لکھا ہے اور یہ حدیث سند ہے حنفیہ کی کہ انکے ہان قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہے ۱۲ منہ ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی اَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ﴾ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے رکھتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہے بجاے ملت کے ﴿وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَثَا عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ﴾ اور روایت کی امام جعفر صادقؓ بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنے امام باقرؒ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی میت پر تین لپین ساتھ دونون ہاتھون اپنی کے اکھٹا کر اور تحقیق حضرتؐ نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنے نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرتؐ کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسرے کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملکؒ نے کہ سنت ہے واسطے اسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر مین بعد بٹھاؤ کے اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تھیلی نیکیون کے پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مین نے تھیلی کو پس ناگاہ اسمین تھی مٹی کی جو کہ ڈالی تھی مین نے ایک مسلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب ۱۲ منہ ﴿وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَأَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ﴾ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہ کہ لکھا جاوے انپر اور یہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** گچ کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہے اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہے اور مکروہ ہے

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر یا خیمہ پر یا پامال نہون اور پیشاب نکرین اوپر حیوان اور کہا ہے بعضے عالمون ہمارے نے کہ اسی طرح مکروہ ہے
لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہ پر اور اسی طرح مکروہ ہے پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر گاڑنا اور بعضون نے کہا ہے کہ نام میت کا
خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہے تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ۔ صحیح ۔ وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي
رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرتؐ کے بلال بن رباح ساتھ مشک
کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہان تک کہ پہونچا دیا پاؤن تک ۔ روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ
قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا
عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے
کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعونؓ نکالا گیا جنازہ اُنکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرتؐ کے پاس
پتھر یعنے بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پس کھڑے ہوئے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
آستینین چڑھائین دونون ہاتھون کی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اوس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون
طرف سفیدی دونون ہاتھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسوقت کہ کھولا اُن دونون کو پھر اُٹھایا اوسکو پس رکھا اوسکو سرہانے قبر عثمانؓ کے
اور فرمایا نشان کیا مین نے ساتھ اوسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اونکے اوس شخص کو کہ مرے گا اہل میرے سے روایت کی یہ ابوداؤد
نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب حاضر ہونیکے اوسوقت اور عثمان
بن مظعونؓ بھائی تھے حضرتؐ کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیون کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مرے ہین مہاجرون
مین سے اور اونکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرتؐ کے اور لکھا ہے ازہار مین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ
رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑے جاوین اقربا ۔ صحیح ۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ
لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہؓ پاس
پس کہا مین نے اے ما میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یارون اُنکے کی یعنے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے پس
کھولدین میرے لیے تینون قبرین نہ تھین بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنے بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھین بچھی ہوئی تھین کنکریان
سرخ میدان کی یعنے جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کھولدین یعنے یہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے
مین تھین اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پہ پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اٹھاکر
اندر جاتے ۔ صحیح ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِی اٰخِرِہٖ کَاَنَّ عَلٰی رُؤُوْسِنَا الطَّیْرَ۔ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنے قبر نہ کھد چکی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنے گرد انکے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہ کہ گویا ہمارے سروں پر بیٹھے ہیں پرندے جانور یعنے نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے **ف** یہ حدیث باب ما یقال عندہ من حضرہ الموت کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہ دراز تر اس سے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنے گناہ میں نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ منع ہے حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندہ کے

الفصل الثالث

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا حاضر تھا میں اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کیجاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھیں میں نے آنکھیں حضرتؐ کی کہ آنسو بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابوطلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اتر انکی قبر میں پس اترے قبر میں روایت کی یہ بخاری نے **ف** کیا ہے تم میں کوئی شخص الخ کہا حضرتؐ نے یہ بارادہ اسکے کہ معلوم کریں یہ کہ عثمانؓ نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہیں ہیں نہ کہا حضرت عثمانؓ نے کہ نہیں صحبت کی میں نے یعنے پس معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی کسی لونڈی یا اور بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمیں خوب ہے کہ حضرتؐ نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہے لیکن نکرنے میں ایکطرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرتؐ نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابوطلحہ اجنبی نے جو اوتارا یہ خصوصیات انکے سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر میں اور نہ نکالے اسکو کوئی سوا کے مردوں کے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنے کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے انکی زندگی میں اور اسی طرح بعد مرنے انکی کے لیکن جب مرجاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اسکا دفن کریں اسکو نیک بخت ضعیف ہمسایہ اسکی کے پھر اگر نہوں ضعیف پس جوان نیک بخت دفن کریں اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہیں کہ خاوند اور محارم اور ہیں نیک بخت بیگانوں سے پس انکو حضرت عثمانؓ اور آنحضرتؐ نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرتؐ کو اور حضرت عثمانؓ کو کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اترے ہوں **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِہٖ وَهُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنے عبداللہ کو اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے جسوقت کہ مروں میں پس نہ ساتھ ہووے میرے کوئی نوحہ کرنے والے اور نہ آگ پس جبکہ وہ دفن میرے کا کر چکو ڈالو مجھپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنے تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنے واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے بقدر اس چیز

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہان تک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمھارے اور جانون مین یعنی بلا وحشت کیا جواب دیتا ہون
فرشتون پروردگار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے فخر اور ریا کے
اور تا خوشبوئی جلاوین اور اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان یعنی جنازون کے ساتھ اگر سوز مین اگر جلاتے جاتے ہین یا مشعلین اور
بیچ شاخ بلا ضرورت جلاتے ہین یا لکڑوالے آگ لیے ساتھ رہتے ہین منع ہی اور بسبب تمھارے یعنے بسبب دعا اور اذکار اور قرات اور استغفار تمھارے کے
چنانچہ حدیث ابی داؤد کے مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو
اسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی بیچ بیچ ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ
الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمھارا پس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پہونچاؤ اسکو طرف قبر اسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے
ابتدا سورۂ بقر یعنے مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اسکی کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ
بن عمرؓ پر **ف** نہ بند رکھو یعنے تاخیر نکرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سے کہ وہ مرے
اور آگے کا جملہ یعنے واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہی یعنے بیچ کے چال چلے نہ دوڑے اور نہ آہستہ
چلے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور
قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہونچتا ہی طرف انکے اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہی کہ عبرت پکڑے اور مردون
کے لیے یہ ہی کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار
پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو
مقابر مین پھر پڑھے فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اس چیز کا کہ پڑھے مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے
مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے
سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قایم ہوئی قیامت کہا انھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے
ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین اسکو مدت ایک برس سے اور انسؓ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورۂ یٰسین ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب انسے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اسمین
ہین اور لکھا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنے صحابہؓ وغیرہم اگلے
علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہونچتا ہی اور ہمارے امام شافعیؒ نے اختلاف کیا ہی انتہی ۵ ۵۶ پھر جو کچھ کہ امام شافعیؒ سند لائے ہین سیوطی
نے کئی جواب اسکے لکھکر پہونچنا عبادۂ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ
قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ
قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ **شعر** وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا ٭
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا ٭ لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ٭ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ

وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہے ایک جگہ پھر لائے گئے طرف مکہ کے پھر دفن کیے گئے مکہ میں پس جبکہ آئین حضرت عائشہؓ مکہ میں حج کے لیے آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی اُنکے تھے پس کہا اور تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے حد انتہی اپسمین مدت مدید زمانے سے یہان تک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا مین اور مالک با وجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہین گذاری ہمنے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنے اسلیے نقل نکرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہے اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور پس کہا یعنے حضرت عائشہؓ نے دو بیتین پڑھین جسمین اپنے بھائی کے فراق مین اور یہ بیتین تمیم بن نویرہ نے کہین تھین بیچ مرثیہ بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنی بیتون کے یہ ہین کہ تمیم کہتا ہے کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرۂ عرب اُسکے تصرف مین کہتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک و عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مار ڈالا اُنکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ مین کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص و ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنے مین اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا مین اور مالک با وجود جمع ہونیکے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نرہے تھے یعنے وہ مدت دراز آنے بود یا خواب اور نہ زیارت کرتی مین یعنے دوبارہ اسلیے کہ حضرتؐ نے لعنت کی ہے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو ولیکن از بسکہ تجھے مرتے ہوئے ندیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو جاوے **وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا انکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے مین سے سر کی طرف سے اور چھڑکا اُنکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ سند ہے امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ۱۲ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالین اسپر سر کی طرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے **ف** شاید مراد یہ ہے کہ اُسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانے سے اسلیے کہ اسمین حقارت اُسکی لازم آتی ہے ۱۲

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہے رونے کا میت پر **ف** رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کے تھی اور اصل ثنا اور ذکر اسکی خوبیون کا کرنا کہ بطور ندبہ یعنے بیان کی نہو مکروہ نہین ہے اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہے اور تسلی کرے اسکی اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرے اور یہ جمع ہونا خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیمون مین سے بدعت ہے اور حرام مجدالدینؒ قاموس کے مصنف نے سفر السعادت مین لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازے کے جمع ہون اور قرآن پڑھین اور ختمات پڑھین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہ سب بدعت ہین انتہی اگر گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرتؐ کو پہونچی تو

مین غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اس طرح کہ اب متعارف ہے اور ایام متعددہ مین کرتے ہین نہ تھی اور ثابت علماے متاخرین کہتے ہین کہ مکروہ ہے جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہے کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہے بلکہ جب دفن سے فارغ ہو کر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھ کر قرآن پڑھنا مکروہ ہے حق فی الترجمہ وشرح سفر السعادات **ف۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہے اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہے اور مکروہ ہے بعد اسکے مگر یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب آوے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولیٰ ہے دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہے کہ نہ دیکھے انمین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہے اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹون کو اور بڑون کو اور مردون کو اور عورتون کو مگر یہ کہ عورت جوان ہو تو نہ تعزیت کرے اسکو مگر محرم اسکی اور مستحب ہے کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالیٰ میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کرے تجھکو صبر اسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجھکو اسکے بدلے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنے اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اسیکی ملک ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ وقت مقرر کے ہے اور اگر کافر مر جاوے اور قرابتی اسکا مسلمان ہو تو اسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ تعالیٰ ثواب تجھکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجھکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجھکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے مین جو رسم ہے کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون پر بہت بری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک اسکا اولیٰ ہے اور مکروہ ہے مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا منہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا منہ کا اور بکھیرنا بالون کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہین مضائقہ یہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ✤ عالمگیری **ف۳** جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہین اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبوئی بانٹتے ہین اور مانند اسکے یہ سب امور بدعت اور برے اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہے کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہے خوشبو لگانے کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ سوگ اوتارنے کے لیئے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہے کہ خوشبو ہی ملکہ اسلیے ہے کہ اس عمل مین انوثیت مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب میت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور مسکراوے نہین ✤ شیخ الاسلام ۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار کے اور وہ تھا انّا ابراہیم کا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا انکا اور سونگھا انکو یعنے رکھی ناک اور منہ انکے منہ پر جیسے کوئی

سونگھتا ہی بوسہ دیتا پھر گئے ہم انکے پاس بعد اسکے یعنے بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین دونون آنکھین حضرت کی کہ جاری ہوا آنسو انسے
پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوف نے اور تم روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے ای بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہی پھر اس رونیکے بعد پھر روئے پھر
فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہی اور نہین کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے ای ابراہیم
البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو سیف کا نام براء تھا اور انکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دائی تھین حضرت ابراہیم کی
اور انکے ہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس
اس حدیث مین بیان ہی انکی حالت نزع کا کہ حضرت اسوقت تشریف لے گئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین
باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہی یعنے اسکو مبتلا اس حال مین دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اسکا ہی نہ کہ بسبب بے صبری کے ہی جیسا کہ
تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف جو غمگین نہووے پس سنگدلی کے ہی اور جو روے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہی بہتر حال یعنے غم کرنا اور
رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مرے بیٹا اسکا اور وہ ہنستا ہو پس عمل یہ کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اسکا ۱۲ + **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ
قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اِنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ
مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّہَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ
بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ
عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا فَقَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَہَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
اسامہ بن زید سے کہ کہلا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنے حضرت زینب نے انکیطرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے
اُسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو چیز کہ لی اور اُسیکے لیے ہی جو چیز کہ دی یعنے اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے مین جزع فزع نہ چاہیے
اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اُسکے ساتھ مدت معین کے ہی یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جیتا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے
اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنے دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوے حضرت اور آپکے
ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سے پس اُٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنے حضرت
کی گود مین دیا نواسے کو اور روح انکی حرکت کرتی تھی یعنے جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگین دونون آنکھین حضرت کی پس کہا سعد نے ای رسول خدا کے
کیا ہی یہ پس فرمایا یہ رحمت ہو پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنے بندون کے دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندون مین سے مگر رحمت
کرنے والون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونے کے حرام ہین اور حضرت شاید بھول کر روتے پس آگاہ کیا حضرت نے
اسکو کہ رونا آنسوون سے نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اُسپر منہ پیٹنا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَکٰی
سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ شَکْوٰی لَہٗ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ وَجَدَہٗ فِیْ غَاشِیَتِہٖ فَقَالَ قَدْ قُضِیَ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
رَاَی الْقَوْمُ بُکَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ
وَلٰکِنْ یُّعَذِّبُ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوے سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تھی انکو یعنے انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار تھے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنیکو

ساتھ عبدالرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کے پس جب گئے اُنکے پاس پایا اُنکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نے کیا تحقیق
مرگیا کہا اصحابہ نے کہ نہین یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ازراہ مہربانی کے اسپر پس جبکہ دیکھا اصحابہ نے رونا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنے سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسوون آنکھون کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے ولیکن
عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہی یعنے اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کی اور انا للہ پڑھے لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے لوگون اسکی کے
اسپر روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اسکی کے یعنے آواز بلند کرکر رونے سے عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین
آویگی انشاء اللہ تعالی ہی ع ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ
ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے وقت رنج کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا
کرنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم مین ہی وہ کہ پگڑی پھینکدے اور سر پیٹے اور بال نوچے ہی ع
وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہی ابی بردہ رض سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا انکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسی پر
کہا کیا نہین جانا تونے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اس سے کہ منڈوائے بال سر کے
یعنے مصیبت مین اور چلا کر روے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے **ف** یہ افعال ایام جاہلیت
مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے اُنسے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ہی ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ
وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ
مِّنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مالک اشعری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت
مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے انکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے اور نوحہ کرنا
اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت نہ توبہ کی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اسپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین ان خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہی انکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت
اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنے عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ برا تھا فلانے کا دادا برا تھا ان دونون
چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہی اور یہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنے بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ جانے اور
بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے یعنے توقع مینھ کی کرنی بسبب تارون کے یعنے فلانا تارا فلانی
منزل مین آویگا تو مینھ برسے گا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینھ برسے گا بسبب نکلنے فلانے تارے کے یہ حرام ہی واجب یہ ہی کہ کہے برسائے گئے ہم
بسبب فضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنے واویلا کرنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلاً کہے بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت ایلوے سے کہ ہندی مین اسکو ہوبیر کہتے ہین اور اسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اسمین بہت سرعت کرتی ہی اور جلدی بھڑکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہی کہ مسلط ہوگی اسپر خارش اور اسپر ملین گے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ ﴿۴۷﴾ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَہَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنے نوحہ مت کر ورنہ عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرتؐ کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازے کے دربانون کو یعنے جیسے بادشاہون کے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اس عورت نے حضرتؐ کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہی کہ دیکھ طرف اُس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اُس شخص کے کہ کہتا ہی اور آخر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ ابتدای مصیبت مین کرے والا آخر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کلمے کہ دلالت بے صبری پر کرین ﴿۴۸﴾ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اللہ تعالےٰ نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا تقدیر اسکی یون ہی وَاِنْ مِّنْکُمْ وَاللّٰہِ اِلَّا وَارِدُہَا یعنے نہین کوئی تم مین سے قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنے پل صراط اسپر کھڑا ہوگا اور سب اسپر سے گذرینگے بد ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونے کا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنے فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہو ویگا اس قدر کے سچے ہونیکے لیے اور عذاب نہین پانے کا عرب کہ کرنے مین کہ یہ کام کیا مین نے واسطے کھولنے قسم کے یعنے اسی قدر کیا اسی سبب سے کہ عہد پورا ہو اور کند ہو اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہی ﴿۴۹﴾ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُہٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْہُنَّ اَوِ اثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا ثَلٰثَۃٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنے فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ رکھیے فرمایا حضرتؐ نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ کو

یعنے جب ثواب مذکور پاوینگے ف چاہے ثواب یعنے نوحہ نکرے اور پیٹے نہین صبر کرکر رضای الٰہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون
تو داخل ہوگی بہشت مین یعنے پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے انکی کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہو کہ اسی وقت جی
اُگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرتؐ کے درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرتؐ نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیے لگائی کہ
چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور انکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکے تابع اور ملحق انکے ہوتے ہین بخلاف بڑون کے ۶+۲

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالے
نہین واسطے بندے مومن میرے کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنے صبر کرے مگر بہشت
روایت کی یہ بخاری نے ف پیارے اسکے کو یعنے فرزند یا باپ یا سوائے انکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہی انکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے
معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مرے گا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاوے گا کہ اللہ راضی ہوگا اس سے اور راضی ہونا اسکا سب سے
افضل ہی ۶+۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ
سننے والی عورت کو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نوحہ کرنے والی عورت یعنے جو عورت رووے بیان کرکر بھلائیان میت کی اور بعضون
نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والے یعنے جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اسپر ۶+۲

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرِہٖ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ یَرْفَعُھَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِہٖ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کے لیے یعنے مومن
کامل کے لیے کہ اگر پہونچے اسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہونچے اسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب
دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنے کے یعنے صبر و شکر و غیرہما کے یہان تک کہ بیچ لقمہ کے کہ اٹھا کر دے اسکو بیچ منہ بیوی اپنی کے روایت کی یہ بیہقی
نے شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہی پس بیوی کے منہ مین نوالہ دینے مین اگر یہ نیت کی
کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہی اسکے ادا کرنیکے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ۶+۲

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ بَکَیَا عَلَیْہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اس سے عمل اسکے اور ایک دروازہ
ہی کہ اوترتی ہی اس سے روزی اسکی پس جب مرتا ہی روتے ہین دونون دروازے اسپر پس یہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالے کے سے
پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہ ترمذی نے ف ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہ لکھنے
اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اوترتا ہی اور پہونچتا ہی جیسے جسکو مقدر ہی پس جب
مرتا ہی تو دونون دروازے روتے ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اوترتا تھا کہ وہ محمد ہی

عمل نیک پر اور اب محروم ہوے اس عادت سے اور یہ بات بھی جانی ہی آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اسمین کافرون کے حق مین فرمایا ہو کہ نہ روئے
انپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتے ہین ۲۷ + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ
فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہون واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے
امت میری مین سے داخل کریگا اسکو اللہ بسبب انُ دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہؓ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ
کی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہؓ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو
واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپ کی سے یعنے تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہونچائی گئی مانند مصیبت
میری کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پہ پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار
کرتا ہی اور مراد یہان سواے فرط اخیر کے وہ فرزند ہی کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جا کر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی
ماباپ کے لیے یعنے شفاعت کر کر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتون کی پوچھنے کی حضرتؐ نے اے موفقہ یا جامع فضائل
وکمالات سے حضرت عائشہؓ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنے پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کر کر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے
کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہی پس میرا اٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہین سکتی ۲۸ + وَعَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلٰئِكَتِهِ قَبَضْتُمْ
وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ
حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندے کا یعنے مومن کا فرماتا ہی
اللہ تعالی فرشتون اپنے کو یعنے ملک الموت اور تابع دارون اسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی
اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالے کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری
اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت مین اور نام رکھو اسکا بیت الحمد
روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلے مین حمد و تسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی
۲۹ + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ
الرَّاوِي وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہی مانند ثواب اسکی کے روایت
کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی
کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعودؓ پر ف

مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوائے اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ
اسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر پر
الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہے اسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہے اور موقوف ہے ابن مسعود پر لیکن
حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتی ہے اسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنے
نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ پہناوے گا اسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی
حسن ہے مرفوع ہے ؏ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے
اس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے انکو کھانا پکانے سے
یعنے خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور
ہمسایون کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات و دن اور بعضون نے کہا کہ حلال ہے
تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابوالقاسم نے کہا کہ مضائقہ
نہین اسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے کہ بہت کہے انکو کھانے کے لیے
تا ضعف نہووے انکو بسبب نہ کھانے کے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنے والیون کے
سخت حرام ہے اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت ہوا ہے
جریر سے کہ گنتے تھے ہم اسکو نیاحۃ سے یعنے نوحہ کرنے سے اور اس سے صحیح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے کھانا اس سے
کہتا ہون میں یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہ جب ہے کہ نہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال میں سے ہوگا تو وہ حرام ہے
بلا اختلاف بیچ ہم کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی بخاری
اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ
اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ تَقُوْلُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ
فِیْ قَبْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبدالرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مین نے حضرت عائشہ سے اس حال میں کہ ذکر
کیا گیا روبرو انکے یہ کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تھین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبدالرحمن کو

کہ کہنیت ہی عبداللہ بن عمرؓ کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرتؐ سے سُنا کہ یہ صورت خاص مین فرمایا تھا
یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا
تحقیق اہل اسکے روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشے اللہ یہ کلمہ وہان بولتے ہین کہ
کوئی ایک بات کہنے مین خطا کرتا ہی اور تحقیق عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرتؐ نے خاص اُس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اُسیکے حکم مین ہین
اور انکے لیے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے انکے کے عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافرون کا
ہوتا ہی اور یہ روتے ہین اور اُسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہؓ کے اعتراض کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے اس عورت کو
بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمرؓ سمجھے کہ حضرتؐ نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا
جاتا ہی پس یہ اعتراض حضرت عائشہؓ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ
ثابت ہوئی ہی ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمرؓ سے اور اوروں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین
جو علماء نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۞ ع ج ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ
عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّکَّةَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا
بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ قَالَ
فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ
صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ
عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ
یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِکَ وَاللّٰهُ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ
سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفانؓ کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اسکے مین اور حاضر ہوئے اسکے لیے ابن عمرؓ
اور ابن عباسؓ بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان ان دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے واسطے عمرو بن عثمانؓ کے کہ وہ سامنے بیٹھے
اُنکے کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق
میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر پس کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق تھے حضرت عمرؓ کہتے کچھ اسمین سے یعنی اسمین
عام رونا منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب مرگ کے پھر حدیث کی ابن عباسؓ نے
پس کہا پھرا مین ساتھ حضرت عمرؓ کے مکہ سے یہان تک کہ جسوقت پہونچے ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے
پس ناگہان عمرؓ ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجھکو جا تو پس دیکھ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس تھے وہ

صہیب یعنی امیر وہ تھے اور اونکے ہمراہی تھے کہا ابن عباسؓ نے پس خبر پہونچائی مین نے انکو پس کہا عمرؓ نے بلاؤ انکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے پس جب زخمی کئے گئے عمرؓ داخل ہوے صہیب روتے ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمرؓ نے اے صہیب کیا روتا ہی تو مجھپر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنیکے اور حال یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونے اہل اسکی کے اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباسؓ نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی ذکر کیا مین نے یہ یعنی قول عمرؓ کا روبرو حضرت عائشہؓ کے پس کہا عائشہؓ نے رحم کرے اللہ عمرؓ کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اسکی کے اوسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر اور کہا حضرت عائشہؓ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباسؓ نے نزدیک اسکے مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمرؓ نے کچھ روایت کی یہ بخاری او مسلم **ف** زخمی کیے گئے عمرؓ یعنی جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوے محراب مسجد مین اور انکو گھر مین اُٹھالائے اور لوگ خبر کو گئے تو انمین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمرؓ نے منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت عائشہؓ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کھاکر تو یہ نفی اسکی کی ہی کہ جو عمرؓ سمجھے اسلیے کہ حدیث صحیح ہی بے شبہہ اختلاف تعین مراد مین ہی عمرؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہؓ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی رووین یا نہ روین ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اوسپر اور سبب اسکا یہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کرجاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد از ان دلیل پکڑی حضرت عائشہؓ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے وَلَا تَزِرُ آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے لگے اسکو بسبب اسکے آگے ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کلام عائشہؓ کی اور نفی کی مذہب ابن عمرؓ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم و شادی اسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اسکے اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یوات تو سب افعال بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کے ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہین ثواب دیا جاتا ہی اوپر آدمی اور کبھی برے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہی انپر پس ابن عباسؓ کا قول جب نبے گا کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہون اور جب اختیاری ہونگی ثواب و عذاب مین دخل ہی اور چپ ہو رہنا ابن عمرؓ کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ انھونکے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسے کہ شان اہل عرفان کی ہی ۱۲ **وَعَنْ عَائِشَةَ** رض

قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ

مین شہید ہوئے بیٹھے یعنے مسجد مین پہچانا جاتا تھا حضرتؐ کے چہرۂ مبارک مین غم اور مین دیکھی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنے درز دن دروازے کے
سے پس آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفرؓ کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا انکا پس حکم فرمایا حضرتؐ نے انکو
یہ کہ منع کرے انکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرتؐ کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اسکا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ منع کر انکو پھر آیا حضرتؐ کے
پاس تیسری بار یعنے وہ گیا اور منع کیا اور انھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہم پر یا رسول اللہ پس گمان
کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے پس ڈال انکے منہ مین مٹی پس کہا مین نے یعنے عائشہؓ نے اس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہین
بجا لاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہونچانے سے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** ڈال انکے منہ مین مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے انکو بحال خود واسطے نہ نفع دینے نصیحت کے انکو
حالت جزع و فزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے
حضرتؐ کو اور نہ چھوڑا رنج پہونچانا حضرتؐ کا کہ حضرتؐ کو رنج ہوتا ہے انکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنے سے
کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرتؐ کو ایذا ہوتی ہے ۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ
وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ
أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ
مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مین نے کہ ابو سلمہ
تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی مین انکو رونا کہ نقل کیا جاوے گا وہ رونا یعنے لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تھی
مین تحقیق تیاری کی رونے کی اوپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنے رونے مین پس سامنے آئے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر مین کہ نکالا اسکو اللہ نے اس گھر مین سے دو بار پس بند رہی مین رونے سے
پس نہ روئی مین یعنے جو رونا کہ برا تھا یعنے نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے **ف** تیاری کی رونے کے یعنے قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب
رونے کا جیسے سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہو گا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان
ہوئے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے با اسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ وہان سے
ہجرۃ کر کر مدینہ مین داخل ہوئے ہے ۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ
تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ
لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہؓ پر پس شروع کیا بہن انکی
عمرہ نے رونا اور یہ کہنا اے پہاڑ افسوس ای ایسے اور ایسے گنتی تھی اسپر یعنے خوبیان اسکی پس کہا عبد اللہ نے جسوقت کہ ہوش مین آئے
یعنے بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہے تو یعنے اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہے
کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن اسپر روایت کی ہے یہ بخاری نے **ف**
بیہوشی ڈالی گئی یعنے ایک دفعہ بیمار ہوئے کہ قریب مرگ کے پہونچے اسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہین اس بیماری مین بلکہ شہید ہوئے غزوۂ موتہ مین
۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ

وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوُ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا انمین سے اور کہے ای پہاڑا و دای سردارا و رمانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہو **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اسکی کے اوپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر اپنے پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کے نہین بہر حال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمرؓ اور ابن عمرؓ کی بھی ہی دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہ کہ ب واسطے حال کے ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت رونے اُنکے مین اوپر اور عذاب بسبب گناہون اسکی کے ہوتا ہی نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کے حق مین ہی اور یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہین اور پانچوان یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہ کہ یہ اُسکے حق مین ہی کہ وصیت کر جاوے ساتھ اُسکے یعنے جو کہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اُسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اسی کا فعل ہی اور ساتوان یہ کہ یہ اُسکے حق مین ہی کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی نکرنے کی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھوان یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب اُن باتون کے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اُسپر اور وہ ہون بری شرعاً جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت ای بیوہ کرنے والی عورتون کی اور ای یتیم کرنے والے اولاد کی اور ای خراب کرنے والے گھرون کی نوان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اُسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بُرے رونے اہل اسکی کے اُسپر جیسے کہ رنج ہوتا ہی بسبب سُننے اور گناہون اُنکی کے اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنے وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھ اُسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اٹھانے پر برابر ہی کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر و مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہوجاتی ہی اس آیت مین ولا تزر وازرة وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ۱۲ ؏ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام انکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین اسپر پس کھڑے ہوے حضرت عمرؓ منع کرتے اُنکو یعنے اقربا کو اور ہانکتے مارکر اُنکو یعنے اجنبیون کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے ای عمر کسواسطے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنے کا نزدیک ہی روایت کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ وہ عورتین کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا اُنکو حضرت عمرؓ نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنے لگین پس حضرت نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا اور عذر اُنکا بیان کیا ۱۲ ؏ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے مارنا اُنکو ساتھ کوڑی اپنے کے پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمرؓ پھر فرمایا عورتوں کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنے چلاکر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنے آنسو اور دل سے یعنے غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنے پسند ہیں اُسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** جو ہو ہاتھ سے یعنے منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنے چلانا اور نوحہ یعنے بیان کرنا یا وہ باتیں کہنیں کہ رب کو ناپسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنے اسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزوں کو ۲۴ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهٗ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے بغیر سند کے کہ کہا جب مرے حسن مثنی بیٹے حسنؓ بیٹے علیؓ کے کھڑا کیا عورت اُنکی نے خیمہ اُنکی قبر پر برس روز پھر اُٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اُس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے **ف** خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہیں رہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اُنکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ اُنہوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعاء مغفرت اور رحمت کے لیے ۲۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمران بن حصینؓ اور ابی برزہؓ سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ پھینک دی تھیں اُنہوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی دعا کہ پھر و تم طرف گھروں اپنی کے غیر صورتوں اپنی میں یعنے بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لیلیں اُن شخصوں نے اپنی چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اُس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنیٰ تغیر پر یعنے چادر اُوتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہوئی تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنی پر ۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اُس جنازے کے کہ اُسکے ساتھ نوحہ کرنے والے ہوویں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** جنازے کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اسکو

صح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِیْ فَوَجَدْتُ عَلَیْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ رضی کو کہ مر گیا بیٹا میرا یعنے چھوٹا بیٹا پس غم کیا مین نے اوسپر کیا سنی تمنے دوست اپنے سے یعنے آنحضرت سے رحمتین ہون اللہ کی اونپر اور سلام اسکا اونپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی طرف سے یعنے جو کہ جنس اولاد سے چھوٹی مر گئی کہ آیا وہ کچھ کام آوینگے کہا ابوہریرہ رضی نے کہ ہان سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانون کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکے کا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہان تک کہ داخل کریگا اسکو بہشت مین روایت کی یہ مسلم و احمد نے اور لفظ ہین واسطے احمد کے **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہے دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی مین غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اسکو ہندی مین جلاہا کہتے ہین اور دعموص اس شخص کو بھی کہتے ہین کہ دخیل ہوتا ہے بیچ امور بادشاہون اور امراء کے یعنے یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جاتے ہین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا کے نہین روکے جاتے کسی کے گھر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا انسے اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور مان کو بھی اسی طرح لے جاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونون مذکور ہوے ہین صح ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَیْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے بہرہ مند ہوے مرد ساتھ حدیثون آپکی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آن کر حاضر ہون ہم آپکے پاس اسدن مین تا سکھلائیے ہمکو اس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن مین اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنے مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی مین یعنے آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اسکے پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوئے اپنی اولاد سے تین یعنے لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے انمین سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہوئے پس دوبار کہی اسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنے جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنے مان اور باپ مرین ان دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو اللہ بہشت مین ساتھ فضل رحمت اپنی کے ان دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا یا ایک بھی

پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے
جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اُسکی اُسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے ف ساتھ آنول نال
کے یہ اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اُسکے اور ماں اسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسی کے ہوجاویگی کہ کھینچیگا ساتھ اُسکے اسکو طرف بہشت کے
اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہیں ہوتا اُسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے اُسکا کیا کچھ
ثواب ہوگا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ
وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنی نابالغ مرے ہوں اُسکے مرنے سے ہونگے واسطے
اسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجے میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت انکی ابو المنذر ہے سردار قاریوں کے
آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہے وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ
يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ مزنی سے
یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اُسکے ساتھ بیٹا اُسکا پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اسکو یعنی
کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے تو کہا اُسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پھر نہ پایا اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اُسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مرگیا بیٹا اسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی اسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازے پر دروازوں بہشت کے سے مگر کہ پاویگا
تو اسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور پہنچاوے ساتھ اپنے جنت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے
لیے ہے یہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا
بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا
بچہ البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اُسکے کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا
جاوے گا اے کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا اُنکو ساتھ آنول نال اپنے کی
یہاں تک کہ داخل کریگا انکو بہشت میں روایت کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی جلا ہے

اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کے نہیں راضی ہوتا میں تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کے یعنے اسکے بدلے میں بہشت ہی میں داخل کرونگا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے حسین بن علیؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہونچائے جاوین مصیبت پھر یاد کرین اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا اسکے واسطے انکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کردیتا ہے یعنے ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک انکے ثواب پس دیتا ہے اسکو مانند ثواب اس مصیبت کے جسدن پہونچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنے اور صبر کیا تھا اسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہاری کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتوں سے ہے **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنے اگر ادنی مصیبت پہونچے تو بھی یہ پڑھے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونیکے **وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے ام درداؓ سے کہ کہا سنا میں نے ابو درداؓ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ کو اے عیسیٰ تحقیق میں پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہنچیگی انکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہیں یعنے کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہونچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہیں یعنے کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل یعنے ایسی بردباری وعقل کہ کسبی ہوں یا کامل پس کہا حضرت عیسیٰ نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے انکے حالانکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دونگا میں انکو اپنے حلم میں سے اور علم میں سے روایت کی یہ دونوں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** بیان ہے اس امت سے صلحاء حضرتؐ کے امت کے ہیں اور نہیں ہے بردباری اور نہ عقل حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہینگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے انکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا میں حلم اور علم اپنا یعنے علم اور حلم اپنے پاس سے کہ بسبب اسکے دونگا کہ بسبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

یہ باب ہے بیچ بیان زیارت کرنے قبروں کے یعنے فضائل اور آداب اور مقصود اسکی کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اُنکی اور منع کیا تھا مین نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** منع کیا تھا مین نے تمکو یعنے ابتداء اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرون کی مستحب ہی سب علماء کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہی اور سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے اُنکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتون کے حق مین نہی باقی ہی یا اُنکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہ ہی کہ عورتین سوائے حضرتؐ کے مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس اسکے لیے تو کافی ہی دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون اُنکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکے لیے ہی پس وہ زیارت اچھے لوگون کی قبرون کی ہی اسلیے کہ اُنکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین اَنْ گِنَت اور چوتھے واسطے ادائے حق دوستی اور قرابت کے ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور انس کے لیے ہوتی ہی جیسے کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہی اسپر تو وہ پہچانتا ہی اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کے یہ ہین کہ منھ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منھ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین اسکو اور جھکے نہین اور منھ خاک پر نملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین لیکن مستحب ہی کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دلون سے خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دلون سے اور زیادہ پہچانتا ہی اسمین زیارت کرنے والے کو اور دلون سے اور مکروہ ہی روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہی کہ صدقہ دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تلک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنے ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نرکھتا تھا اسلیے حضرتؐ نے قربانی کرنے والون کو فرما دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجون کو صدقہ دے دیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالیٰ نے لوگون پر اور احتیاج انکو نرہے اجازت دی حضرتؐ نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہ حلال ہی جب تک کہ نشاء کرنے والی نہووے پس حضرتؐ نے ابتداء اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہی اسمین جلدی گرم ہوکر نشا کرنے والی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین نرکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلد متغیر ہوکر نشا کرنے والی ہوجاتی ہی اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ پھر

نشہ کی چیز نہ پینے لگیں بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا احتمال اسکے ارتکاب کا نرہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمادی
کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہونچے جیسے کہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا یعنے نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنے والی ہر
نہ باسن ؏ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ
رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئے اور رولایا ان لوگون کو گرد انکے تھے
پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے انکے پس اذن دیا گیا میرے لیے اور پروانگی مانگی
تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر انکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اسلیے کہ زیارت کرنی
یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی مان کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھ برس کے ہوے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اسپنے
ننھیال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایکجگہ کا ہی پہونچین تو وہان انتقال انکا ہوا اور وہین
قبر انکی بنی پس جب ایک دفعہ حضرتؐ وہان پہونچے تو روئے انکی جدائی پر اور رولایا انکو کہ گرد حضرتؐ کے تھے یعنے حضرتؐ اتنا روئے کہ رونے
نے لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرتؐ کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو
یہی ہی لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہی اسلام حضرتؐ کی والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر
تھین یا انکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترۃ مین تھین اسی مین مرین پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے انکو حضرتؐ کی دعا سے پھر
ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی بذات ضعیف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کے ہی اسکی یہ بات گویا متقدمین
سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون
سے ثابت کیا ہی اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ؏
وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرون کے کہین سلام ہی تمپر اے گھر والون مومنون مین سے اور
مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتھ تمھارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنے
خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا اسلیے کہ رہتے ہین مردے انمین مانند زندون کے گھرون مین
اور من المؤمنین بیان ہی اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المؤمنین کی ؏

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابن عباسؓ سے
کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے انپر ساتھ منھ اپنے کے اور فرمایا سلام ہی تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ
ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پہونچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف متوجہ ہوے انپر ساتھ
منھ اپنے کے اسمین دلالت ہی اسپر کہ مستحب ہی حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو منھ سامنے منھ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح رہے

اور اسی پر عمل ہے تمام مسلمین کا سوائے ابن حجر کے کہ انھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہ کرے اور ظاہر
ہے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی کے ہے حالت حیات اسکی مین منہ کرے سامنے منہ اسکی کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اس سے بیٹھا تھا
دور بسبب ہونے اسکی کے عظیم القدر پس اسی طرح زیارت اسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اس سے حالت حیات اسکی
مین اسی طرح بیٹھے قریب اسکے جب زیارت کرے اسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اسکے
لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسکو اسلیے کہ یہ عادت نصاری کی سے ہے ۱۲ مراد عظیم القدر سے یہ ہے کہ وہ یا تو نانے مین
بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے ۱۲ مولانا ۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى
الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت
انکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرۂ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہے تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمھارے پاس
وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنے ثواب وعذاب کل کو یعنے قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنے مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے
ساتھ تمھارے ملنے والے ہین یا الہی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے ف بقیع نام ایک جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اسمین قبرین مدینہ
والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھی اسلیے اسکو بقیع غرقد کہا ۱۲ **وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ**
يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ
مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد
رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون
مین سے اور رحم کرے اللہ ہم مین سے پہلے گذرے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے والے
ہین روایت کی یہ مسلم نے ف روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی
مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اسکو دنیا مین پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اسکو اور جواب دیتا ہے اسکو سلام کا ۱۲ **وَعَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ
وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے محمد بن نعمان سے پہونچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کے قبر کی یا ایک کی انمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اور
لکھا جاتا ہے یعنے دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ مان باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا
تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کی سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے
آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ حب تمام کا یہ ہے تو اسمین دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو

کہ سوائے اس کام کے ایک اور ہے کہ ۔ ہاں بتایا ہے اسنے معلوم ہوا کہ قبروں مین جاکر نظر عبرت سے دیکھے اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے
والا لذتوں کا ہے اور آسان کرنے والا کدورتوں کا ہے ع ہم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ
الْقُبُوْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ ھٰذَا
کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخِّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِیْ رُخْصَتِہِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّمَا کَرِہَ زِیَارَۃَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ
لِقِلَّۃِ صَبْرِھِنَّ وَکَثْرَۃِ جَزَعِھِنَّ تَمَّ کَلَامُہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت
زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو روایت کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے
اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنے لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوے
بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالموں نے سوائے اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لیے واسطے کم صبر
کرنے انکی کے اور بہت جزع فزع کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا ھُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَھُمْ فَوَاللّٰہِ مَا دَخَلْتُہٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَۃٌ
عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اسمین مدفون تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اور ابو بکر رض بھی مدفون تھے اس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنے اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر اور
کہتی مین یعنے اپنے دل مین سوائے اسکے نہین شان یہ ہے کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنے حضرت اور باپ میرا یعنے ابو بکر رض اور دونون اجنبی نہین
ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنے اس مکان مین پس قسم ہے اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گھر مین مگر مین باندھے
ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر رض سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت کا کرے
وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکی کے حالت حیات اسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندون مین آگ
یا پاؤن رکھوں تیزی تلوار کی پر یہان تک کہ کٹ جاوے پاؤن میرا محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ چلوں مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے
میرے نزدیک کہ قبروں مین بول و براز کروں مین یا بازار مین سامنے لوگوں کے کہ لوگ دیکھتے ہوں اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عقیر سے
روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اس حال مین کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگوں نے اسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا
سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہوں مردوں سے جیسے کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ فضل و کرم
خدا تعالی کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ہم کِتَابُ الزَّکٰوۃِ کتاب ہے بیچ
بیان زکوۃ کے ف زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید مین بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونوں مین اور فرض کی گئی ہے
زکوۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہے یہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس زکوۃ کو
زکوۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کے یعنے فقرا کے اس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور پاک
ہوتا ہے وہ گناہوں سے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا
واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہے اور
تارک اسکا اشد گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار

ہوتا ہی اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب
اور زکوٰۃ فرض ہی مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہے اور فارغ ہووین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ
تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذرے اسپر اور
اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوٰۃ دینی آویگی اسلیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہی اور نہین فرض ہی
زکوٰۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہونچے حد نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوٰۃ اور قرض مین یہ بھی قید ہی
کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطر اور مانند انکے کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون
مین سے کسیکو نہین پہونچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہی اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہی وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو
مطالبہ پہونچتا ہی مال ظاہری مین یعنے مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت
مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی والا
نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہی زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ
مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہی اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے
اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان
انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہی اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار
کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور
یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے مکان ہی رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور
غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار پیشہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت
تجارت سے اور پھر اسمین رہنے لگا زکوٰۃ اسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اسمین زکوٰۃ
واجب ہی اسی طرح اور چیزون کو سمجھے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہوں اسکی حاجت سے اور انمین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ
انمین واجب نہین اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہی کہ مالک ہو اصل اس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ
مالک ہی تصرف کا نہ اصل اس چیز کا اور مال ضمار مین بھی زکوٰۃ نہین اسلیے کہ اصل اس چیز کا مالک ہی اور اسکے تصرف مین نہین اور مال ضمار اسکو
کہتے ہین کہ اس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی قسم ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اسکی بھول گیا
اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کرلے اور گواہ نہوں اسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا
اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہوں اسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اسمین زکوٰۃ پچھلے دنون
کی نہین ہی بخلاف اس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلے گا تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دیوے گا اور بخلاف اس قرض کے
کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہوں اسکے اور یا قاضی جانتا ہو تو اسمین
زکوٰۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنے تقدیر ساڑھے دس درہم
سیدھی کل کی یا ڈبل کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کپڑے گھر کے پہننے

بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور انکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا لیس اسمین جب زکوۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جیسے ساڑھے باون روپے سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا۔ جو قرض بدلے اس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہو اور برس اوس پر گذر جاوے یعنی پچھلی زکوۃ نہین دینی ہوگی بلکہ اس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیوے گا اور یہ حکم اوسکے لیے ہے کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اوسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکے بھی زکوۃ دے گا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہ ہے کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوۃ نکالے مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال بعد دے اور نیت نہ کرے زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دے گا تو جتنا دیا ہے اسکی زکوۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہوجائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسکی بھی نہین ادا ہوئیگی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہے اسمین زکوۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہوجاتا جبتک کہ بیچے نہین جب بیچے گا تو اسکے مول مین زکوۃ دینی آوے گی اور نصاب زکوۃ اسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سبکے نصاب حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم پر ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے ۱۲ شرح ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتَابٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہان کا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کین ہین اونپر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر انکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اونپر زکوۃ لیجاوے انکے غنیون سے یعنی جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے انکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال انکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال انکا نہ لیجے بلکہ انکے مال کو تین حصہ کیجے اچھا برا بیچکا زکوۃ مین بیچ کا

ف اور المعی جستجو سے مٹی مشکل اسی کے ہاکر اور

مال لیجے اور بچ تو بددعا مظلوم کے سے لیجئے زکوۃ کے لینے مین اور اور چیزون مین لینے نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اسپر یا اتنا نہ دے اسکو زبان سے
تا بددعا نہ کرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعاء مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اہل کتاب کے پاس وہان مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے انھین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے
اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہے کہ نہ پہونچے انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ چکے
انکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ع ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ
ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوۃ ہے مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اسکے تختے آگ کے
یعنی تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے
پس داغ دیے جاوین گے ساتھ ان تختون کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے
آگ مین پھر لائے جاوین گے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوین گے گرم کرنیکے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یون ہین
کرتے رہین گے اس دن مین کہ ہے مقدار اسکے پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا
طرف دوزخ کے **ف** مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا
بقدر گناہ انکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور
گناہ نہوگا سواے اسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور گناہ ہوگا
سواے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اسمین اشارہ ہے
طرف اسکے کہ زکوۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ہے ع قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّیْ
مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا
فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہے اور اونٹون کا
کیا حکم ہے یعنی انکی زکوۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو انمین سے حق انکا یعنی زکوۃ نہ دے اور یعنی
حق انکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے انکی کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون
کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کرے گا مالک اونٹ کا انمین سے ایک بچہ اونٹ
کو یعنی سب اونٹ اسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہون گے انکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف
زیادہ ہو کچلین گے اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور کاٹین گے اسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذرے گی اسپر پہلی جماعت لائی
جاویگی اسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح سے چلا جاوے گا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی چلے گی اس دن مین کہ ہے مقدار

اُسکی پچاس ہزار برس کی ہیان تلک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے **ف** دودھ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اُنکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹون کا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہے لیکن منجملہ حقوق اُنکے سے حق مستحب یہ بھی ہے کہ جسدن اونٹ پانی پینے کو جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلاوے پس یہ ہی مستحب لیکن از راہ مروت اور ادای شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہے اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہووے گا **قِیْلَ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْھَا حَقَّھَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا یَفْقِدُ مِنْھَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِھَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِھَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰھَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰھَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکری کا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُنسے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاوے گا میدان ہموار مین نہ کم کرے گا انمین سے کچھ نہ ہوگی انمین کوئی بکری گائین کہ مڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈے اور نہ سینگ ٹوٹے یعنے سبھون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین مارین گے اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور چلین گے اُسکو ساتھ کھرون اپنے کے جبکہ گذرے گی اُسپر پہلی جماعت لائی جاوے گی اُسپر پچھلی جماعت اسدن مین کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے **قِیْلَ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْخَیْلُ قَالَ فَالْخَیْلُ ثَلٰثَةٌ ھِیَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَّھِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّھِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ ھِیَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَھَا رِیَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰی اَھْلِ الْاِسْلَامِ فَھِیَ لَهٗ وِزْرٌ وَّاَمَّا الَّتِیْ ھِیَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ ظُھُوْرِھَا وَلَا رِقَابِھَا فَھِیَ لَهٗ سِتْرٌ وَّاَمَّا الَّتِیْ ھِیَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ فِیْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَکَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا کُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَکَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّکُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِھَا وَاَبْوَالِھَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِھَا وَاَرْوَاثِھَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِھَا صَاحِبُھَا عَلٰی نَھْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَھَا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے گھوڑون کا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اُسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس گھوڑے اُسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اُسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبزے سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ کھائی یعنے گھاس وغیرہ اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے بمقدار گنتی لید اُنکی کے اور پیشاب اُنکے کی نیکیان یعنے اسلیے کہ یہ چیزین بھی اُسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسی یعنے دست بند اپنے کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اُنکے کے اور لید اُنکی کے یعنی اس حالت مین

جو کرتے ہیں اور نہیں گذارتا انکو مالک انکا نہر پر پس پیوین اس سے اور نہیں ارادہ کرتا تھا کہ پلاوے انکو مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے نیکیاں
موافق گنتی اس چیز کے پیاف یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہیں رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اسکی کے پانی پیا انکا یہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر پلاتو
کیا کچھ ثواب پاویگا اور آگے جو فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہیں یعنے گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھ حال انکے حق واجبہ
گھوڑوں کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ ہوتا ہے نفع اور ضرر انکے پالنے والے کو اور ایک ہوتے ہیں آدمی کے لیے پردہ کہ انکے پردہ آوے کہ دیکھا ہے
لوگ نہیں جانتے کہ فقیر و محتاج ہے اور محفوظ رکھتے ہیں سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے ... اور ریا اور فخر کے لیے یعنے لوگوں کے
دکھانیکے لیے کہ دیکھیں حشمت اسکی اور جانیں کہ مجاہد ہے اور واقع میں ایسا نہیں اور فخر سے مراد یہ ہے کہ گھوڑا باندھا اس نیت سے کہ اپنے سے اعلی پر
فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکا آگے دوسری قسم میں جو کہا ... اس میں لوگوں واسطے حیا ... اور یہ ہے کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ کی
فرمان برداری میں کام آوین یعنے اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجتوں مشروعہ کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگوں سے چھپاوے
جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے ربطها تغنیا وتعففا یعنے باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنیکے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنے اسپر چڑھ کر
سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وہاں کے اور اور کسی ضرورت کے ... سے مانگنا ... پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا
سوال و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہ مراد لیجے کہ تا مگر ... لازم آوے کہ ... میں راہ خدا سے جہاد مراد ہے اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ
پیٹھوں انکی کے یعنے سوار ہوا انپر اپنے کاموں کے لیے اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گھوڑیوں پر جفتی کے لیے اور نہ گردنوں انکی کے یعنے
زکوۃ انکی ادا کی اور شافعیہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ خبرگیری انکی کی ساتھ کھلانے ... دانہ ... اور ... کیا ضرر انکے ... اور یہ اختلاف اسلیے ہے
کہ ہمارے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ ہے اگر جنگل میں چرتے ہوں گھوڑوں والا مختار ہے کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے
انکی اور ہر دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دے جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہے اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے
دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں مسلمان پر اسکے غلام میں اور گھوڑے میں صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا
حضرت نے ہر گھوڑے سے کہ جنگل میں چرے ایک دینار ہے اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہے حضرت عمر سے اور شافعی نے
یہ حدیث روایت کی ہے اور یہ گھوڑے غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنے والا ہے اور راہ خدا میں
واسطے اہل اسلام کے جہاد کیے انپر اور مسلمانوں کو دیوے تا سوار ہو کر جہاد کریں متفق علیہ **قیل** یا رسول الله فالحمر قال ما
انزل علي في الحمر شيء الا هذه الاية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا
يره رواه مسلم کہا کیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدھوں کا فرمایا نہیں اوتارا گیا مجھپر گدھوں کے مقدمہ میں کچھ حکم مگر یہ آیت
کیتا جامع سب نیکیوں اور بدیوں کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار
ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگر کسیکو گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے جانیکے نیک کام کو ثواب
پاویگا اور اگر گناہ کرنیکے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتاه
الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيمة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيمة ثم ياخذ بلهزمتيه
يعني بشدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون الاية رواه البخاري
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اسکی بنایا جاویگا

اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن میں دن
قیامت کے پھر پکڑیگا دونوں طرفین منہ اسکے کی یعنی دونوں باچھیں اسکی پھر کہیگا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت
اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنی اسکے سر پر بال نہیں ہونیکے یہ علامت ہے
بہت زہریلی ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیۃ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یوں ہے
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی اور نہ گمان کریں وہ لوگ
کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق
ڈالے جاوینگے اس چیز کا کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنوں میں ع **وعن** ابی ذرؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیمۃ اعظم
ما یکون واسمنہ تطاءہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخرہا ردت علیہ اولہا حتی یقضی
بین الناس متفق علیہ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ
یا گائیں یا بکری نہ دے حق انکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت میں کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی
کچلیں گی اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے اور مارینگے اسکو ساتھ سینگوں اپنے کے جبکہ گذرینگے آخر انکے پھر لائے جاویں اسپر پہلے انکے
یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن
عبد اللہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمہارے پاس زکوۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور
عامل کہتے ہیں پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی زکوۃ پوری ادا کرو
تا وہ تم سے راضی جاوے ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم
بصدقتہم قال اللہم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی اوفی متفق علیہ وفی
روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتے انکے پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتے یا الہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرتؐ کے پاس باپ
میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں جسوقت کہ لاتا کوئی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ اپنی کہتے یا الہی رحمت بھیج اسپر **ف** دعا کرنی کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوۃ کے تنہا درست نہیں
سوائے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوۃ لانے والوں پر صلوۃ بھیجتے تھے یہ خاص الخاص حضرتؐ
کے سے ہے اور کو نہیں درست مولانا **وعن** ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل
منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان
فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما
العباس فھی علی ومثلھا معھا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو یعنے عامل کرکر زکوٰۃ لینے پر پس کہا گیا یعنے خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ نہ دے ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابیؓ نے اور
عباسؓ نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور
خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنے اسواسطے کہ نہین ہے اسپر زکوٰۃ اسلیے کہ اسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنے ہتھیار اور جانور
اور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنے اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباسؓ پس زکوٰۃ اسکی مجھپر ہے اور مثل اسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا
اے عمرؓ کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہے یعنے پس عباسؓ کو بجای باپ میرے کے جان اور تعظیم انکی کر اور ناندامت دے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اسنے حضرتؐ سے التماس دعا کی کی کہ مجھے ثروت ہووے
مین شکر گذاری کرونگا پس حضرتؐ نے اسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اسکو شکر کرنا اسنے کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا
حضرتؐ نے اسپر از راہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اسکے نے حضرتؐ نے غنی کرنے کو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرتؐ کی
دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباسؓ چچا تھے حضرتؐ کے انکی زکوٰۃ جو حضرتؐ نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرتؐ نے انسے دگنی
زکوٰۃ لیلی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنے اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ
اسکے کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہے **وعن** ابی حمید الساعدیؓ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من
الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ علی الصدقۃ فلما قدم قال ھذا لکم وھذا اھدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدھم
فیقول ھذا لکم وھذہ ھدیۃ اھدیت لی فھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایھدی لہ ام لا والذی نفسی
بیدہ لا یاخذ احد منہ شیئا الا جاء بہ یوم القیمۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرا لہ خوار او شاۃ
تیعر ثم رفع یدیہ حتی راینا عفرۃ ابطیہ ثم قال اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت متفق علیہ اور روایت ہے ابی حمید ساعدیؓ سے کہ کہا
عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنے مدینہ مین
کہا یعنے مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمھارے ہے یعنے نہ زکوٰۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہے میرے لیے
پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسپر پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون
کو تم مین سے اوپر کامون کے اون کامون مین سے کہ حاکم کیا ہے مجکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک انکا یعنے اس کام سے پس کہتا ہے یہ تمھارے
لیے ہے اور یہ تحفہ دیا گیا ہے مجکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی مانکے گھر مین پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے اسکو یا نہین
قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اسکی کے ہے نہین لیگا کوئی اسمین سے کچھ مگر لاویگا اسکو دن قیامت کے اس حال
سے کہ اٹھائے ہوگا اسکو اپنی گردن پر یعنے رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اسکے آواز
یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائے حضرتؐ نے دونون دست مبارک اپنے یہان تک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرتؐ کی بغلون کی یعنے
بہت اونچے اٹھائے ہاتھ پھر فرمایا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا یعنے جو تو نے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اسکے لیے بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کہ
بھیجتے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اسکے عمل کے تو جائز ہے لینا اسکا جیسا کہ

بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کے کہا گیا ہے اور کہا ابن ملک نے یعنے نہیں جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہیں دیتا ہے اسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑ دے وہ کچھ زکوٰۃ میں سے اور یہ جائز نہیں انتہی ش ع م ح قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلَى الْمَحْظُوْرِ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نے اوپر بیچ قول آپکی کے کیوں نہ بیٹھا بیچ گھر ماں اپنی کے یا باپ اپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے طرف اسکے یا نہیں دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اس چیز کے طرف ایک کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدوں کے یعنے مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کے دیکھا جاوے کہ آیا ہے حکم اسکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اسکے کے وقت نزدیک ہونیکے یا نہیں یعنے پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہیں صحیح اسی طرح ہے شرح السنۃ میں **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے داخل ہے اسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور گھر گروی کا کہ رہے اسمین گروی لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہووے اسپر اور فائدہ اٹھاوے اس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدے کی یہ ہے کہ بیچنی کسیکے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ کو تاکہ قرض دے اسکو بھی بیچنے والا اسکو ہزار روپیے مثلاً اور اس قرض کا نفع اس چیز کے ثمن میں سمجھ لے پس یہ نہیں درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اس قرض کے لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا اس چیز کے مول میں ادا کیا اور جہاں دو عقدین ایسی ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کریں تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہے مثلاً اسی صورۃ مذکورہ میں دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونوں قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہیں پس وسیلہ طاعت کا ہے طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہے کہ منع کرتے ہیں حیلوں کو کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ سے نکلتے ہیں اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہیں پس نہیں وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ انکے نزدیک بھی نہیں درست بسبب اور قاعدے کے اور بعضے حیلے انکے نزدیک درست ہیں اسلیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہیں ہیں ع مولانا **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عدی ابن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کریں ہم تم میں سے کسی کام پر پھر چھپاوے ہم سے مقدار سوئی کے اور زیادہ اس سے چھوٹا ہے میں یا بڑا ہے میں ہوگا یہ چھپانا خیانت لاویگا اسکو دن قیامت کے یعنے از راہ فضیحت کے روایت کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور روپا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانوں پر پس کہا عمر نے کھول دونگا میں اس فکر کو تم سے پس گئے عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمہارے یاروں پر

یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین فرض کی زکوٰۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمھارے سے اور سوائے اسکے نہین کہ مقرر
کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمھارے ہی پس کہا ابن عباسؓ نے اللہ اکبر کہا عمرؓ نے یعنے بسبب خوشی کے
کہ دفع ہونے اس مشکل کے سے حاصل ہوے پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ
یہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور جب حکم کرے اُسکو فرمان برداری کرے اُسکی اور جب غائب ہو اُس سے محافظت کرے
اُسکی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** ساری آیت یون ہی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اُنکو عذاب دردناک کی یعنے اُنکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر
داغینگے اُنکے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اُنکی پس جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع
کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسلیے فرض کی ہی کہ مابقی مال پاک
ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ
اسی صورت مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہی کہ حضرتؐ نے بعد
قولہ انما فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسی قدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسلیے فرض کی ہی کہ ہو میراث طلب
تمھارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنے اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے
صحابہؓ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہؓ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اُنکو طرف اس چیز کے کہ
وہ بہتر ہی مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت و خوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ
جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہی
اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی
بعد مرنیکے اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا۔ ح ع

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاؤُكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمھارے پاس چھوٹا سا قافلہ
یعنے عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ اُنکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جس وقت آوے
تمھارے پاس پس کہو اُنکو مرحبا یعنے خوش وقت آئے تم اور خالی کرو درمیان اُنکے اور درمیان اس چیز کے کہ طلب کرین یعنے مال زکوٰۃ کا اُنکے
روبرو حاضر کردو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنے ثواب عدل کا
پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال اُنپر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اسلیے کہ پوری زکوٰۃ تمھاری رضا اُنکی ہی اور چاہیے
کہ دعا کرین عامل تمھارے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اُنکو بحسب اعتقاد اور
گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو
یعنے خوب کوشش کرو اُنکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو اُنکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ ادائے مال کے ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اسکا ہی اور مستحب ہی زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والے کے لیے ۔ع
وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنے گنواروں میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہیں ہم پر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کریں ہم پر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے راضی کرو انکو اگرچہ تمھارے اعتقاد میں ظلم ہو بسبب محبت مال کے ۔ع **وَعَنْ** بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنے پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہیں ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہیں کیا چھپا دیں ہم اپنے مالوں میں سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بحسب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع میں ایسا نہ تھا مولانا **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہی راہ خدا میں یہاں تک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے لینے عامل ہوتا ہی واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اسکو ثواب غازی کا ہوتا ہی بیت ۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے انہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچوا منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانوں انکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد جلب سے یہ ہی کہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے مکانوں سے دور اوترے اور وہاں مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہی کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اٹھا کر وہاں جاوے ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہی اور دوسری میں زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسکی ہی حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والوں کے اوترے اور انکے گھروں میں جا کر لونبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ۔ع ج **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ
اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہیں زکوٰۃ ہی اس مال میں یہاں تک کہ گذرے اسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق انھوں نے موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہ پر یعنے قول ہی ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اسکو ہاتھ لگے اسی جنس کا تو جبتک اسپر برس نگذرے زکوٰۃ اسمیں واجب نہیں یہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسّی بکریان تھین گذرے انپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگین اسکو اکتالیس بکریان اور مول کو یا ارث مین پایا اور طرح تو نہین واجب اسپر اکتالیس بکریون کی زکوٰۃ نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے یہان تک کہ تمام ہوا انپر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنے جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسّی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنے سب مین اسلیے کہ نصاب بکریون کی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اسمین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اسپر زکوٰۃ نہین جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے ۱۲ ح +

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوٰۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ہمارے نزدیک اور اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۱۲ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ کہا اُسنے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنے بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہان تک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنے زکوٰۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنے بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے ف لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوٰۃ کا مذہب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہان تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانے سے یہان تک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکرؓ بعد اُنکے اور کافر ہوے وہ لوگ کہ کافر ہوے عرب سے کہا عمر بن الخطابؓ نے ابی بکرؓ کو یعنے جبکہ انھون نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنے اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہان تک کہ کہین لا الٰہ الا اللہ یعنے اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ

بچا یا مجسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق رضی نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ
فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہے یعنے جیسی نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا
کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین اُنسے ندینے اسکے پر کہا عمر رض نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مین نے یہ کہ اللہ نے
کھول دیا دل ابی بکر رضی کا یعنے ساتھ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا مین نے یہی یعنے لڑنا حق ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کافر ہوئے وہ لوگ کہ
کافر ہوئے یعنے غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ ندی حضرت ابو بکر رض نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انھون نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس مراد کفر
کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہے پس انکار اسکا کفر ہے یا اسلیے کافر کہا کہ اُنھون نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق
تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابو بکر رض نے اُنسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر رض نے اوّل ظاہر حال انکا دیکھکر اُنکے کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا
حضرت ابو بکر رض پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابو بکر رض فرماتے ہین اور جنے
کہا لا الہ الا اللہ مراد اس سے کلمۂ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام
مین آور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے آور حساب اسکا
اللہ پر ہے یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہین کرینگے باطن
اسکے کی کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اسکے کا سپرد کرینگے علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرنے
درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ ندے آور عناق کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ
برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ
بچون مین زکوٰۃ ہے ادنی درجہ یہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو انمین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا
بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائین اور اونٹون کا ہے کہ مسنہ چاہیے اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا اور
لڑونگا مین ندینے اسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے انکی کے اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ کے
اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علی رض نے بھی منع کیا حضرت ابو بکر رض کو اور کہا کہ اوّل عہد خلافت
کا ہے اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابو بکر رض نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور مین تنہا ایک طرف
ہون تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رض کی تھی ۲ع بج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ
اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اَصَابِعَهُ رَوَاهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمھاری کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اس سے مالک اسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اسکو یہان تک کہ لقمہ کریگا انگلیون
اسکی کو روایت کی یہ احمد نے ف گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکے حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے
معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ ندی اس صورت
مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منھ مین انگلیان اپنی دیدے گا جیسے
عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اسکے منھ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہے ۲ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ

مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر گردانے گا اللہ یعنی لٹکا دیگا دن قیامت بیچ گردن اسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی حضرت نے بموجب مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہین ساتھ اسکے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکھی گئی ہے **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ** سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَّرٰی تَعَلُّقَ الزَّکٰوۃِ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو روایت کی شافعیؒ نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنے مراد اس حدیث کے نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اسکو یعنے پس زکوٰۃ ملی رہے اس مال مین پس ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنے بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے نہ ذمہ پر اسی طرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہؓ تک اور کہا احمدؒ نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنے معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ فقیرون کے لیے ہے **ف** ہلاک کر دیتی ہے یعنے وہ مال ضائع ہوجاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اسمین یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اٹھانے کے نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنے امام شافعیؒ اور اور امامؒ کہتے ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہین یعنے جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال مین سے دے قیمت اسکی دینی جائز نہین پس یہ بات انھون نے لفظ خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہین اور یا غنی یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال مین ملی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنے مالک نصاب کا ہوکر زکوٰۃ لے تو دونون صورتون مین مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے ہی معنون پر ہے اور شرح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہے علما نے ولیلین حنفیون کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کے اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہے انکی شرحوں مین دیکھ لے

بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ

باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے اسمین زکوٰۃ **ف** اتفاق رکھتے ہین سب علما اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چار پایون مین یعنے اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبا اور بھیڑ اور بھینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوای انکے اور جانور مین زکوٰۃ نہین لیکن گھوڑے مین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی مین اور اس چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگون کے اور ترکاریون کے اور میوون کے کہ برس دن تک نرہین اور امامون کے نزدیک واجب نہین زکوٰۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پہنچین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشر یعنے دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہووے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھاس مین نہین ہے دلیل امامؒ صاحب کی یہ حدیث حضرتؐ کی ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنے جو چیز نکالے زمین اسمین دسوان حصہ ہے

اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے لکھے ہیں اور زمین کی پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہے انمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے ❁ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوٰۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین ہے چاندی کے زکوٰۃ اور نہین ہے کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوٰۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے بتیس من کی ہوئی پس تیس من کھجورون مین دسوان حصہ ہے لینے تین من دینا واجب ہوتا ہے اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون انمین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کا اور نزدیک امام اعظمؒ کے اندازہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہوا اسکا دسوان حصہ دے مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسے بھر دے اور یہی حکم ہے اور میوونکا اور غلونکا لینے گیہون اور جوا اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظمؒ نے تاویل اس حدیث مین یہ کی ہے کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہے اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوے پس یہی نصاب ہے زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سواے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ یا روپے کسی سکے کے ہون تو اسپر قیاس کر کر زکوٰۃ دے تفصیل اسکی یہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے پس دو سو درہم مین چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہے اور انپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہے پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے مین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور پتلی دار تو چھ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے انپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلا لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ جز تینتیس جز پائی کے مین سے ہوئی انپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تینتیس جز پائی کے مین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل

شمار درہم	تعین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعین زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوٰۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	۵۲ روپے ۸ آنے	۱ روپیہ ۵ آنے	۵۴ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی ۶ جز ۳۳ جز پائی	۱ روپیہ ۵ آنے ۱۰ پائی ۲۲ جز ۳۳ جز پائی

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہے کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونے کا اس مین نہین ذکر ہوئے نصاب اسکے بیس مثقال ہے یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کے پاس سو اچھبیس روپے بھر چاندی کا زیور اور سوا چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینی آویگی اسی طرح اگر سوا چھبیس روپے کا اسباب ہو تجارت کا اور سوا چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پترے خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہے اسکا بھی اندازہ کرو اگر زکوٰۃ دے اگر حد نصاب کو پہنچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپے کا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہے ۱۲ مولانا ۔ و در مختار وغیرہ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ
علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے غلام اسکی کے اور نہ ہے گھوڑے اسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین ہے غلام اسکی کے زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہون انمین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کے
نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہون انمین بھی زکوٰۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اسکی مشخص کر کے دو سو درہم مین سے
پانچ درہم دے اور فتاوے قاضیخان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین بھی زکوٰۃ نہین وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ ھٰذَا الْکِتَابَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذِہٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِھَا رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا
فَلْیُعْطِھَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَھَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰی
خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی وَاِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَۃً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا جَذَعَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ ابوبکرؓ نے لکھا ہے انکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے کہ نام
ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ رحمٰن ہے اور رحیم ہے یہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسلمانون پر یعنے ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے
صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اسکی کے پس دے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دے واجب ہے چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہے
چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب ہو پہنچین پچیس کو تین پینتیس تک پس انمین ایک لوتی برس روز کی مادہ پس جسوقت ہو پہنچین
چھتیس کو پینتالیس تک پس انمین ہے لوتی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ ہو پہنچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس انمین ہے حقہ یعنے اونٹنی تین برس کی
قابل جست کرنے اونٹ کے یعنے جسوقت کہ ہو پہنچین اونٹ اکسٹھ کو پچھتر تک پس انمین ہے لوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت
ہو پہنچین چھہتر کو نوے تک پس انمین ہین دو لوتیان دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث مین گذرا کہ
راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس وہ حدیث خلاف ہے اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث مین جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوئے
صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی انکی طرف بموجب گمان زکوٰۃ دینے والون کی تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس
کچھ منافات نہین ہے فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَّتِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَّمِائَۃٍ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ
عَلٰی عِشْرِیْنَ وَّمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ اور جسوقت کہ ہو پہنچین اکیانوے کو ایک سو بیس تک پس انمین
دو اونٹنیان تین تین برس کے قابل جست کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایک سو بیس پر پس ہر چالیس مین لوتی دو برس کی ہے اور ہے ہر پچاس مین
اونٹنی تین برس پورے کی ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنے جب زیادہ ہون اونٹ
ایک سو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے
یعنے جب زیادہ ہون ایک سو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری جو بیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب
پہلی کے دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایک سو بیس سے از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور مانند اسکے حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے اور عبد

اونٹون مین مادہ ہو یا قیمت اسکی بخلاف گائین اور بکری کی کہ انمین نر اور مادہ برابر ہین ﴿ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ
عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ
الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ
شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ ﴾
اور وہ شخص کہ ہون ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہین انمین زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کی دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو
انمین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک مین
یہ دینی آتی ہے اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے
زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریان اگر میسر ہون اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمین
اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک مین یہ دینے آتی ہے اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے
اس سے چار برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین
اونٹنی تین برس کی اور نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریان یا بیس درم
اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینے آتی ہے اور ہو اسکے پاس تین
برس کی پس قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو
انمین اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اسکے پاس اور ہو اس پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے
بیس درم یا دو بکریان اور وہ شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہے اور نہین
وہ اس پاس اور اس پاس ہے دو برس کی پس قبول کیجاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اسکے
اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیاجاوے اس سے اور نہین ساتھ اسکے کوئی چیز اور واجب نہ لینا نہ دینا ف
قابل دینے کے کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنون مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی
کالعدم ہے یا اوسط درجے کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول
کیا جاویگا اور اسکے ساتھ کچھ اور جبر نقصان کے لیے لینا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت الوثۃ کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہی
﴿ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ

شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَاحِدَۃً فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا یُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ هَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّۃِ وَفِی الرِّقَۃِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَمِائَۃٌ فَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کے کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جسوقت زیادہ ہوں ایکسو بیس سے دو سو تک پس اُنمیں دو بکریاں اور جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس اُنمیں تین بکریاں تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں اُنمیں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا تو بطریق نفل کے دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنے خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ لوگ مگر اُسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنے اگر وہ چاہے لوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاویں جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاویں اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو دو شریکوں میں پس وہ رجوع کریں آپسمیں ساتھ برابری کے اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں اُس پاس مگر ایکسو نوے درم پس نہیں اُنمیں کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہ بخاری نے ف چرنے والے ہوں یعنے زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائے یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چارہ چرا تی ہوں اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنے چالیس سے کم میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں جب چالیس ہوں تو اُنمیں ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ ہوں تین سو پر یعنے ایکسو اور بڑھ جاویں کہ چار سو ہو جاویں تو چار بکریاں آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریاں دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہے کہ جب سارا مال اُسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیبدار ہو تو لیوے ایک اوسط درجے کی اور نہ لوک لوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اُسکا برا اور بدبودار ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاویں الخ مذہب شافعیؒ میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابوحنیفہؒ کے مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہے نہ گلہ کا پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریاں اَسّی ہونگی دو گلوں میں تو امام شافعیؒ کے نزدیک دو بکریاں لیوینگے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصوں کی اَسّی بکریاں ایک گلہ میں ہونگی تو امام شافعیؒ کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعیؒ کے یہ ہیں کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں اُسکی ہوں اور چالیس اَور کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنے اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریاں آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریاں اُسکی کسی اور کی بیس بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابوحنیفہؒ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنے زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصوں کے پاس بکریاں ہوں اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس نصاب سے کم ہوں جب دونوں ملیں تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس بکریاں دونوں پاس تو انکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنے جسوقت کہ ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی بکریاں چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصاب بیں اور نہ لیوے اُنمیں سے دو بکریاں بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہے اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہیں دو سو بکریوں میں شریک ایک کی چالیس بکریاں اور دوسرے کے ایک سو ساٹھ ہیں واجب ہوگی اوّل پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہیں ہوئیگا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ہم یعنے زکوٰۃ لینے والا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر دو دونون رجوع کرین آپسمین بین ساتھ برابری کے یعنے چالیس بکریون والا تین خمس اس بکری کے کہ
دی ہی دوسرے شریک سے کہ جسکی ایک سو اسی مین سے پس چالیس والے پر دو خمس پڑینگے موافق اسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اسکے حصہ کے پس یہ معنی ہین
تراجعان بینہما بالسویۃ کے بقول مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ**
فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ
زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اسمین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے یعنے جس زمین
مین مینہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اس زمین کو کہتے ہین کہ پانی
دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہین ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہی زمین مین بطور تالاب کے اور اسمین سے پانی پہونچتا ہی کھیتی وغیرہ مین
اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ٭٭ **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اسکا معاف ہی اور کوئین کھدوانے مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہی اور کان
کھدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہی اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنے گھوڑا یا بیل
وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اسپر کوئی سوار یا ساتھ اسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے
دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اسکا معاف ہی یعنے اسکے مالک پر کچھ ضمان یعنے بدلہ نہین اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا
کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اسکی ہی اور اسی طرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا ہی
اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورون کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہ قیدین اور حدیثون مین اور
دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگادے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان
یعنے خون بہا نہین آئیگا اور اسی طرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنے زمین افتادہ مین کہ مالک اسکا معلوم نہین اور اسمین کوئی
آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اسکے اذن کے پس ضمان یعنے خون بہا اوپر عاقلہ کھودنے والے کے
آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک جگہ کھودوا وے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین انکو کہ جو اسکے
ساتھ ایک آقا کے ہان نوکر ہون مثلا سپاہی کے عاقلہ وہ جتنے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے
کان ہی اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین بیچ زمین دن پیدائش اسکی کے سمجھ جانا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی لائق
پگلنے اور منطبع ہونیکے یعنے جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکے کے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور آگ
اور گندھک کی اور تیسرے وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہی خمس مگر قسم اول مین اور اسمین گذرنا
برس کا شرط نہین اور امام شافعی کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہی اور چیزون مین نہین ٭٭ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ

وَمِائَۃٍ

وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ
الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ
وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی
مین نے زکوٰۃ گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہون تو زکوٰۃ انمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا
پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنے بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اور نہین ہے ایک سو نوے کے کچھ زکوٰۃ یعنے دو سو سے
کم مین زکوٰۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس انمین ہین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین
حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علیؓ سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا دو یعنے ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچھ یہان تک کہ پورے ہون دو سو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو
درہم پس انمین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر اسمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین
ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک انپر پس دو بکریان دو سو تک اور جسوقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ
ہون تین سو پر یعنے اور ہون چار سو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر انتالیس پس نہین ہے تجھپر انمین کچھ اور بیچ گائے کے ہر تیس مین ایک بیل یکبرسہ
کا اور چالیس مین ایک گائے دو برس کی اور نہین کام والون مین کچھ ف پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ
ہو اسکا حساب کرکر چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دو سو درہم سے چالیس درہم تو انمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
اور اگر چالیس تک نہ پہونچین تو انمین زکوٰۃ نہین وہی سو کی زکوٰۃ دے انھون نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم
پر زیادہ ہونا چالیس درہمون کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا الخ اسمین نر و مادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گائے
جیساکہ آگے کی روایت مین آیا ہے جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہے بخلاف اونٹون کے اسلیے کہ اونٹون مین مادہ
افضل ہوتی ہے نہ گائین بکری مین اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائیں چالیس سے تو انمین کچھ نہین دینا آتا یہان تک کہ ساٹھ ہون جب
ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی یعنے برس برس روز کے بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنے گائین یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس مین
ایک تبیع دینا آویگا پس مثلاً ستر ہون گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ
دے اسی طرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو انمین کچھ نہین دینا آتا یہ مذہب صاحبین
کا ہے اور امام اعظمؒ صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کرکر زکوٰۃ انکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی
دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنے انکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان
حصہ دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہماری مذہب کے نزدیک صاحبین کا یہ اور تابعین انکے کی یہی ہے اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی
ہے جیسے گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کے ہے اور نہین کام والون مین کچھ یعنے جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانے مین

یا کنوین کے پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگرچہ نصاب کو پہونچین زکوٰۃ انمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینون اماموں
کا یہی ہے لیکن امام مالکؒ کے نزدیک انمین بھی زکوٰۃ ہے ع ح وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ
اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا انکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون
مین سے ایک بیل برس روز کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گائے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور دارمی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے
مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوٰۃ یہان تک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو
روایت کی یہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہے وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سوا
اسکے نہین کہ حکم کیا حضرتؐ نے اسکو یعنی مجکو یہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح السنہ
مین ف اسکے معنی یہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعیؒ کے اس چیز مین کہ اوگے زمین مین اور وہ
قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین +
ع ح وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى
زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیچ زکوٰۃ انگورون کے کہ تحقیق کُن کیجاوین جیسے کہ کُن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجور
کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجورون مین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص
ماہر کہ یہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحبؒ کے نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبینؒ
اور شافعیؒ کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ع ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کُن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی
اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ خطاب ہے زکوٰۃ
لینے والون کو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اسمین سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اسپر تا وہ ہمسایون کو
اور راہ گیرون کو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعیؒ کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور مالکؒ کے اور قول جدید شافعیؒ کا یہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ سے

کچھ اور تاویل حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرتؐ نے مساقات کی تھی انسے اسپر کہ آدھی کھجورین وہ لین اور آدھی حضرتؐ لیں حکم فرمایا
اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑدے تہائی یا چوتھائی ازراہ احسان کے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرتؐ کو دے اور آدھی اُنکو ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس تخمینہ کرتے کھجوروں کا حین کہ شیرینی ظاہر
ہوتی انمین پہلے اسسے کہ ہوں لائق کھانیکے روایت کی یہ ابوداؤد نے ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ
عَشْرَةِ أَزْقٍ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کے کہ ہر دس مشکوں مین ایک مشک ہے کہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور نہین صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس باب مین بہت سی روایتین ف علما مین اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک شہد مین زکوٰۃ نہین اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسمین دسوان حصہ ہے کم ہو
یا زیادہ اگر عشری زمین مین ہو اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اسمین بھی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک
ح وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ
حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زینب بی بی عبداللہ بن مسعودؓ کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت
کی یہ ترمذی نے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوٰۃ کی اور بند دینے کی اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مطلق زیور مین زکوٰۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ نہین ہے زکوٰۃ اس زیور مین کہ مباح ہے استعمال اُسکا
پس جسکا استعمال حرام ہے اسمین اُنکے نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہے اور دلیل امام ابوحنیفہؒ کی یہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثین ہین
ع زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابوں شافعیؒ مذہب کے مین ہے جو چاہے وہانسے دیکھ لے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ
قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ
وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے ہاتھوں مین دو کڑے تھے
سونے کے پس فرمایا حضرتؐ نے اُن دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ اُنکی کہا دونوں نے کہ نہین فرمایا اُن دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اُنھوں نے کہ نہین فرمایا پس ادا کرو زکوٰۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے ضعیف
کیے جاتے ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوٰۃ زیور مین واجب ہے
اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا
مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكٰوتَهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تھی مین پہنتی وضع سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ
اسکی یعنے حد نصاب کو پہونچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہے یہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہے مال جمع
کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہ بھی اسمین داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہونچا اور زکوٰۃ دی گئی
تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ✽ع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے
سمرہ بن جندبؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنے سوداگری
کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَةِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّکٰوةُ اِلَی
الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جاگیر کر دین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر زکوٰۃ آج تک روایت کی
یہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کر دین یعنے انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ انمین سے نکالین اپنی معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہے
طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر
زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنے نہین لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانون کا ہے اور یہ مذہب امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ
کے اور شافعیؒ کے بحسب ایک قول کے کانون مین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعیؒ سے یہ ہے کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ ہے
والا خمس ہے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہ کہ حضرتؐ نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے کہ ہو یہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کے
اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اور تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لے ✽ع ✽ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَةٌ وَلَا فِیْ
اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْجَبْھَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْھَةُ الْخَیْلُ وَ
الْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت
کے درختون مین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہے
اور خچر اور غلام روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اس
کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اسکو مالک اسکا محتاج کو اور اسکی ملک مین کر دیتا ہے کھجورین اسکی تمام سال کو پس انمین زکوٰۃ نہین
اسلیے کہ وہ نکل جاتے ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس حیلہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا ✽ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ
اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِیَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ
وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَةَ اور روایت ہے طاوسؒ سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کی یعنے تا زکوٰۃ انکی لیوین پس کہا
نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعیؒ
نے اور کہا شافعیؒ نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنے پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص ساتھ

زیر قاف کے وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا مین خواہ درمیان دو فریضون کے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہے کہ گائین بیل تیس سے کم
ہون پس انمین زکوۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کے یہ کہ مثلا تیس گاے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک
نہ پہونچین انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہان تک کہ ساٹھ ہون
تب انمین زکوۃ واجب ہے انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین اور اسی طرح ساٹھ سے بڑھین تو انمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو
انمین زکوۃ ہے اسی طرح سے آگے ہر دہاکے کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتے ہین انمین زکوۃ
معاف ہے اور مراد اسمین قسم اول ہے یعنے تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کے زکوۃ دینی صاحبین کے
نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین
گذر چکی ہے اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ٭٭ مولانا **بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ** یہ باب ہے بیچ بیان
صدقہ فطر کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا
اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور
سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ
دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سنت موکدہ ہے
نزدیک مالکؒ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہے شافعیؒ اور احمدؒ تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالکؒ اسکے
معنے یہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہے پس فرض عملی ہے نہ اعتقادی یعنے واجب ہے نہ فرض اور امام شافعیؒ کے
نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہے کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگون کا کہ جنکا اسپر فرض ہے اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ
فطر کے اور امام اعظمؒ صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنے سواے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو
یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہے فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مر جاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے
یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہے فطرہ اسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہے اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا
دینا اسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکے طرف سے دینا واجب نہین اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی واجب
نہین مگر بعد آنے اسکی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ
اسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہے اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب
نہین مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہے لفظ عبد سے اور اسکے مابعد کے لفظون سے
پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہوتا ہے اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو
چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے
دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سے ساقط نہین ہوجاتا ٭٭ ملتقی الابحر **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے

کہ کہا تھے ہم نکالتے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور ہمارے علما کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہوں کے پس ہوگا عطف مابعد اسکے کا اس پر قبیل عطف خاص کے اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسمیں سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک امام اعظم کے نزدیک مانند گیہوں کے ہیں یعنے آدھی صاع دینی چاہییں اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنے ایک صاع چاہییں اور یہی روایت کیا ہے حسن نے امام صاحب سے بھی ۔ ع ۔ ملتقی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوٰۃ روزے اپنے کی یعنے فطرہ دو فرض کیا یعنے واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف امام اعظمؒ بموجب اسی حدیث کے کہتے ہیں کہ گیہوں آدھے صاع دینے چاہییں ۔ ع ۔ **وَعَنْهُ** قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام بری سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے فطرہ اسلیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بے پروا ہو جاویں سوال کرنے سے اس دن اور زیادہ کیا ہے دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ مقبول ہے اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے ۔ ح ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا مکے کے کوچوں میں تا کہے خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوائے اسکے کہ انگور خشک ہوں یا چار سیر طعام سے یعنے اور غلہ سوائے گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنے آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے ۔ ح ۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنے گیہوں ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد یا عورت ہوں اے غنی تمہارا اس پاک کرتا ہے اسکو اللہ اور اے فقیر تمہارا پس دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں میں نام راوی کا اسی طرح لکھا ہے اور صواب یہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور اخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ غنی بھی فطرہ دے اور فقیر بھی

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اس سے دیگا کہ دیا ہے اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہے لیکن تخصیص فقیر کی اسکی تسلی اور عزت دلانیکے لیے ہے۔

باب من لا تحل له الصدقة

باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اسکو زکوٰۃ کھانی اور لینی۔ **ف** یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی باپ اور ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح انکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسیکو انمیں سے زکوٰۃ دینی درست نہیں اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو اور خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے داروں کو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے اپنے کو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہوں پھر ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنوں کو اور اسی طرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہیں درست اور انھیں کے حکم میں ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اسکو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں مالک کے کو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں انکو زکوٰۃ دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ داران کے ہوں اسی طرح سے داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اسے کہتے ہیں کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونے کا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنی بڑھنے کا رکھتے ہیں اور مواشی سوداگری کے اور بچے لینے کے یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی [illegible] نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوٰۃ لینی نہیں درست اور حویلی متعلق رہنے کی اور کپڑا پہننے کے اور باسن پکانے کے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگروں کے حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوٰۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی میں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتون سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفرؓ کی اولاد اور تیسرے عقیلؓ کی اولاد اور چوتھے حضرت عباسؓ کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیوں کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی انکے آزاد ہوں جب بھی زکوٰۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں **مسئلہ** کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہ مستحق زکوٰۃ کے ہیں یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادائی دین میت کے لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو اسمیں زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جس پاس کچھ نہ ہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق زکوٰۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور پیسا انکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ انکے وطن میں مال بہت سا ہے اور اسی طرح سے اور مسافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اسکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جسکے پاس ایک دن کا قوت ہو اسکو

سوال کرنا درست نہیں مولانا محمد اسحاق نے ترجمہ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس رضؓ سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ سلم ایک کھجور پر کہ راہ مین پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کھاتا مین اسکو یعنے واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہے علما ہمارے نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اس چیز کا کہ پاوے راہ مین اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہے کہ مالک تلاش اسکی نہین کرینگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو بچے اس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو اسمین ۔۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرَۃِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِخْ کِخْ لِیَطْرَحَھَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی رضؓ نے ایک کھجور کھجورون زکوٰۃ کی سے ڈالی وہ کھجور اپنے منہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دین اسکو پھر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنے بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہین جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اسکو مخاطب یعنے کیونکر تجھپر یہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسن رضؓ کو باوجود خورد سالی کے اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا ہے علما ہمارے نے کہ حرام ہے ماں باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا ۔۔ **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنے زکوٰۃ سواے اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون کے اور وہ نہین حلال واسطے محمد ؐ کے اور نہ اولاد محمد ؐ کے یعنے بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کے اوتارنے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت ؐ کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہے ۔۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ اَھَدِیَّۃٌ اَمْ صَدَقَۃٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ ضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَکَلَ مَعَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ ہے یعنے تحفہ ہے یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یارون کو یعنے سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یارون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اس مالکو کہتے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے والے کو اسلیے حضرت ؐ پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اسکی کے اور شان ہدیہ یہ ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اسکا اسمین بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ۔۔ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّھَا عَتَقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَۃُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَۃً فِیْھَا لَحْمٌ قَالُوْا

بَلٰی وَلٰکِنْ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْکُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہ کہ آزاد ہوئی اسپر مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنے کے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزادی کا واسطے اس شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ گھر میں اور ہانڈی جوش
مارتی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک لائی گئی حضرتؐ کے روٹی اور سالن گھر کے سالنون میں سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی میں نے ہانڈی کہ
اسمین گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگون نے یہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے
صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد
حضرت عائشہؓ کی تھی بسبب اسکے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح مین رہے
کہ نام اسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اس سے اسکو علما خیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے
کہ چاہے اسکے نکاح مین رہے چاہے نرہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اسکا غلام کسیکا ہو تب اسے اختیار ہے اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد
ہو دونون صورتون مین مختار ہے اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اسکو اور مغیث اسکے عشق و فراق مین روتا اور
فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اسکے لیے ہے کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ
لونڈی تھی ایک یہود کی اسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے
حضرت عائشہؓ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے
بیچین تو میں لیتی ہون پس وہ گئی اور انسے جا کر یہ کہا انہون نے کہا کہ بیچتے ہین لیکن اس شرط سے کہ ولا یعنی میراث اسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہؓ نے
حضرتؐ سے عرض کیا کہ یہود یہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولا اسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اے عائشہؓ
خرید اور آزاد کر ولا اسکی تیرے لیے ہوگی تیسرا حکم وہ ہے کہ آخر حدیث مین ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ مین سے
دیوے اور وہ فقیر اسکو دے کہ زکوٰۃ لینی اسکو جائز نہین تو درست اور حلال ہے اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روا ہے **وَعَنْهَا**
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اسپر روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرون مین
روایت کی یہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پاؤن کی کہ ایک چیز حقیر ہے تو بھی قبول کرون
اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اسمین اشارہ ہے اسپر کہ حضرتؐ نہایت تواضع اور خلق رکھتے تھے ساتھ خلق اللہ کے
اور اسمین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی
یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ بِهٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْأَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہے لوگون پر پھیرتا ہے اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہے کہ نہین پاتا مالداری بقدر

اسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنے بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اسپر اور نہین اوٹھتا یعنے اپنے گھر سے تا مانگی لوگون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہی مسکین یعنے کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہین ہی کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جا کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہی جسکا ذکر کیا ۱۲ مولانا عبد العزیز

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْہَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابی رافعؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینے کو پس کہا اُسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہان تک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اُنسے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرتؐ سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنے بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنے غلام آزاد قوم کا اسی قوم مین سے ہی یعنے زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرتؐ کے تھے حضرتؐ نے انکو زکوۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئے ہون ۱۲ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے **ف** نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اُسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنے ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنے نہین حلال ہی زکوۃ واسطے اسکے کہ اعضا اسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اسکو اور عیال اسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ انکی نزدیک حلال نہین ہی زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرتؐ دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرتؐ کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہ ہی کہ نہین لائق اسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت یعنے زکوۃ کے ۱۲ح

وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّہُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَہُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْہَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْہَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونون نے حضرتؐ سے صدقہ ... سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرتؐ نے ہم مین نظر اور پست کی یعنے سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دونون مین تمکو اور نہین ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک پہونچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دونون تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہے کہ نہین لائق لینا زکوۃ کا اسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ؎ **وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ** اور روایت ہی عطاء بن یسارؒ سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصون کے یعنی یہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لیے چوتھے اسکے لیے کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اسکو درست ہی پانچوان اسکے لیے کہ ہی پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہے یعنی مسافر کو بھی دینا اس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بھرنے والے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اسکا کفایت نہین کرتا تو اسکو بھی زکوۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسی کا تھا اسنے آپسمین صلح کر واسطے کے لیے وہ وجہ اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو السبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ لے اُنکے اغنیا سے اور اُنکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اسمین برابر ہی اور تاوان بھرنے والے کا مال کالعدم ہی کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہی کہ اپنے محل مین پہونچ چکے اب ملک اُنکی ہی جسکے ہاتھ چاہین بیچین چاہین یونہین دین ہوع ؎ **وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائیؓ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کی بیچ اُنسے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہان تک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہی تو ان آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینے پر چوتھے واسطے الفت دلیون کے کہ ایمان سے نہ پھرین اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنی مکاتب غیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنے والے کو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو اٹھون کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیہ مین

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ آخر تک ۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اس شخص سے کہ پلایا تھا انکو کہان کا ہی یہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اسکا پس ناگہان وہان کتنے اونٹ تھے اونٹون زکوۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹون کو پس دوہا انھون نے تھوڑا سا دودھ انکا پھر ڈال لیا مین نے اسکو اپنی مشک مین پس یہ وہی دودھ ہی پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا منہ اپنے مین پھر قی کی روایت کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین، ف یہ حضرت عمرؓ نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا ورنہ اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوۃ کے مال مین سے کہ کسی نے اسکو دیا ہو تو روا ہی کھانا اسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

باب ہی بیچ بیان اس شخص کے کہ نہین درست اسکو سوال کرنا اور اس شخص کے کہ درست ہی اسکو ف لکھا ہی علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہی یا قادر ہی کسب پر اسکو زکوۃ حلال ہی اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہی اسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سوال کرنے اسکی کے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہ ہی کہ حرام ہی اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہی لیکن ساتھ تین شرطون کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنی نفس کو دوسرے الحاح یعنے مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسرے ایذا ندے اسکو کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطون مین سے نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا ناکارا ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اس چیز کی کہ حقارت کی اسکی اللہ تعالے نے یعنے دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمدؐ کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اسکو اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہین ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تھا اور واسطے سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہی کہ اگر دینے والا جانتا تو ندیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور حرام ہی اسپر وہ اور واجب ہی پھیر دینا اسکا مالک کو اور اسی طرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اسکی کے یا شر غل چوری اسکی کے تو حرام ہی اسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہ ہی کہ ہاتھ ندے اسکو چومنے کے لیے اور ندینا چاہیے اس سائل کو کہ طبل یعنے نقارہ یا ڈھول دروازون پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنے ڈوم سب سے بدتر ہی سب مسائل مطالب المومنین مین مذکور ہین ۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ

حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ
اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی قبیصہ بن مخارق
سے کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین انسے ادای
دین کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹھیرا رہ یہان تک کہ آوے ہمارے پاس زکوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اس زکوۃ کے پھر فرمایا ای قبیصہ تحقیق
سوال نہین درست مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اسکے لیے سوال لینے بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے مین
یہان تک کہ پہونچے اس ضمانت کو یعنے پہونچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہونچے
اسکو آفت یعنے مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اسکا پس درست ہی اسکو سوال یہان تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنے
بقدر قوت ولباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہی یعنے غنی کہ پہونچے اسکو حاجت سخت یعنے
ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہان تک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اسکی سے کہنے والے ہون کہ پہونچی فلانے کو حاجت سخت پس درست ہی
اسکو سوال یہان تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی مین
پس جو کچھ کہ سوائے ان تین صورتون کے ہی سوال سے ای قبیصہ حرام ہی کہا جاتا ہی صاحب اسکا حرام روایت کی یہ مسلم نے **ف** حمالہ اس مال کو کہتے ہین
کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اسکو اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح آپس کے یعنے جماعت آپسمین لڑتے تھے اور خونریزی
کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ انپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنے ضامن ہوا اور بسبب اسکے قرضدار ہوا اور
اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکے سوال کرنے سے اور سہل جاننے سے
سوال کو ۱۲ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا
يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے
لوگون سے مال انکے یعنے کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوائے اسکے نہین کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے
ف بہتایت کے لیے یعنے تا مال زیادہ ہونے واسطے رفع فقر وحاجت کے اور انگارا آگ کا یعنے آگ دوزخ کا مراد یہ ہی کہ اس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ مین
عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہاً فرمایا یعنے سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہی کم ہو یا بہت ۱۲ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ
لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگون سے یہان تک کہ
آویگا دن قیامت کے اس حالت مین کہ نہ ہوگی اسکے منھ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے قیامت کو آویگا ذلیل بے آبرو یا حقیقۃً
یہی حال ہوگا کہ اصلا اسکے منھ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگون مین کہ یہ مانگتا تھا دنیا مین اسکی سزا یہ ملی ہی ۱۲ع
وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاویہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہی اللہ کی نہین مانگتا مجھسے کوئی تم مین سے کچھ پس نکالے واسطے اسکے سوال کرنا اسکا
مجھسے کچھ اس حال مین کہ مین اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت دیجاوے واسطے اسکے بیچ اس چیز کے دی ہی مین نے روایت کی

یہ مسلم نے **ف** یعنے نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہوکر ساتھ برکت کے یعنے جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اس مال مین برکت نہین ہوتی ﴿ **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عوام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمھارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اسکو پس رکھے اللہ بسبب اسکے آبرو اسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہی اسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اسکو یا ندین نقل کے یہ بخاری نے ﴿ **وَعَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا مجکو پھر مانگا مین نے پس دیا مجکو پھر فرمایا مجکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز ہی شیرین یعنے خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہی پس جو کوئی لے اسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنے بغیر سوال کے اور بغیر حرص وطمع کے برکت کی جاتی ہی اسکے لیے اسمین اور جو کوئی لے اسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اسکے اسمین اور ہوتا ہی مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہی اور نہین پیٹ بھرتا یعنے بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہی اور ہاتھ اونچا یعنے دینے والا بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھ یعنے کسی سے کچھ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنیکے آپ سے یہان تک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنے مرون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقے کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہی ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہی خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہی مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا انکو پھر مانگا انھون نے انسے پس دیا انکو یہان تک کہ ہوچکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہی اسکو خدا یعنے ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنے جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کر دیتا ہی اللہ تعالی اسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بے پروائی بے پروا کرتا ہی اسکو اللہ یعنے جو بے پروا ہوتا ہی لوگون کے اموال سے اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالے اسکا دل غنی کر دیتا ہی اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہی اسکو اللہ تعالے یعنے جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالے سے اسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہی ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنے صبر اللہ تعالے کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دینا یعنے اجرت انکے عمل کی کہ عامل ہوئے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا مین دیجیے یہ زیادہ محتاج کو مجسے پس فرماتے کہ لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنے اگر احتیاج ہو تجھے اور للہ دے اسکو یعنے اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہوا اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنے بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھ لگے پس نہ پیچھے لگا اسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ مشقت اوٹھا اسکی طلب مین اور منتظر اسکا نرہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہی لا رد و لا کد اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہی کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پیر و ٹھایا اسکو نان تمام نے پس جب کہ آئے گھر مین اور کہی تھی روٹی کھلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا آپنے بیٹے کو کہ دیوے ایک روٹی نان کو پس دینے لگا روٹی نان کو پس انکار کیا انھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے نان گھر کے حکم کیا امام نے دیے کہ ... پس دے روٹی پس اسنے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام سے سبب اسکا ... کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اسکو روٹی بغیر طمع کے ... لی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب انکے آدمی منہ اپنے کو یعنے بسبب سوال کے ابرو ریزی اپنی کرتا ہی کہ وہ مانند زخمی کرنے منہ کے ہی پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہ پر یعنے آبرو بسبب حیا کرنیکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنے بسبب سوال کرنیکے یہ تہدید ہی سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر مین کہ ضروری ہی اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اس سے حق اپنا دیگا وہ اگر ہوگا مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطاے سلطانی کے اور صحیح یہ ہی کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہی سوال اس سے اور لینا اس سے والا حلال ... ضروری ... بغیر سوال کے ... نہین ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہی جیسے کہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی تنگی سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کھانے اور کہا غزالی نے کہ اسی طرح واجب ہوتا ہی سوال اسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اسکو چاہیے کہ لوگون سے ... دہ مانگ کر جاوے حج

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منہ اسکے کے خاموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہی اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کی یہ

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے عالموں نے یہ الفاظ قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سبکے معنونکا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ متباین ہیں معنون میں یعنے ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے او خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخونکے اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کے درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ۱۲ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کرے اسکو سواے اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنے جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنے اور روایت میں کہ پوچھا گیا حضرتؐ سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کی کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنے جواب حضرتؐ کا اسطرح روایت کیا ہے کہ ہووے واسطے اسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** نفیلی استاد ہیں ابو داؤد کے اور کرے اسکو قوت صبح و شام کا یعنے جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہے اسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعودؓ کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہ ہے کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آیندہ میں عطاء سے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہؒ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایک وقیہ کا لکھا ہو وہ غنی ہے اسکو حرام ہے سوال کرنا انکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اسکے ہوں چالیس درہم یا برابر چالیس درم کے یعنے سونا وغیرہ اتنی قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنے زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہے لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یعنے نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ۱۲ ع **وَعَنْ** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَّاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنے جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضاء کے ولیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین میں ڈالا یعنے فقر نے اسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑہاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منہ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** زمین میں ڈالا یہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہے کہ محتاجگی نے خاک میں ڈال رکھا ہے اور اوٹھ نہیں سکتا اور اخیر حدیث میں امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیت

میں فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ یعنے جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے طیار کی ہی کافرون کے لیے آگ ۔

ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْاَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہی موٹی اوڑھتا ہون مین کچھ اسمین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون مین اسمین پانی فرمایا لے آ ان دونون کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان دونون کو پس لیا ان دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونون کو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درم سے دوبار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمون کو پس دیے وہ دونون اس شخص کو پس لین حضرت نے دونون درہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنے غلہ اور ڈال اسکو طرف اہل اپنے کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس ٹھونک دی اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنے یہان نرہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اس حال مین کہ پہونچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے انمین سے کپڑا اور ساتھ بعض کے انمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہی تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین پر ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہونچاوے یعنے دیت دینی آ پڑے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے لیا تھا اور اسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور مقدور اسکے ادا کرنے کا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے تو یوم القیمۃ تک ۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنے حاجت سخت پھر ظاہر کیا اسکو لوگون پر یعنے بطریق شکایت کے اور چاہا حاجت روائی ان سے نہین روا کیجائیگی حاجت اسکی اور جسنے عرض کیا اسکو اللہ سے جلدی پہونچا دیگا اللہ اسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب موت جلدی کے یا دولتمندی دیر سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف لفظ عاجل بیچ جملہ معنی عاجل کے ہیں اکثر نسخون مصابیح کے مین جامع الاصول مین یعنے جلدی فائدہ کو پہونچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنے جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابی داؤد

اور ترمذی میں فہی اتبل ہی ہمزہ سے اور یہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنے اسکے لکھے ہیں اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سے وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنے جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہی اللہ اسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اسکو ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنے لوگوں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنے کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنے اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی انکے پاس اور بردبار اور مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسلیے فقراء بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایکبار انکے گھر کے لوگوں کو احتیاج خمیر کی پڑی انکی بیٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال انکے صلاح و تقوی کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سوتے تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہی پس گھر والوں سے پوچھا انھوں نے حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والوں نے بھی انکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیروں کو دے دیں کہا ہاں ولیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اسکی کے پس نہ لیا فقرا نے بھی پھر ڈال دیا انھوں نے دریا میں بغیر حکم انکی کے ؏ **وَعَنِ** ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا میں اس سے اور پہونچائی میں نے زکوٰۃ طرف حضرت عمرؓ کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوٰۃ کے پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا میں نے زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دی مجکو مزدوری یعنے ارادہ کیا دینے کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور صدقہ دے یعنے جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب و تدریس کے بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبر گیران ہو انکا اور جو کہ انکے حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گذری ہی اسی طرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنے اسکی کے تو واجب ہی قبول کرنا اسکا مذہب امام احمدؒ وغیرہ کا بھی ہی اور جمہور نے حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحۃ پر واللہ اعلم ؏ **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهٗ بِالدِّرَّةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے یہ کہ انھوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگوں سے پس کہا حضرت علیؓ نے کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ دُرّے کے نقل کی یہ رزین نے **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہی سوائے اللہ تعالیٰ کے اوروں سے مانگتا ہی اور اسی طرح مسجد میں بھی سوال نہ کرنا چاہیے ؏ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَيِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا جانو تم اے آدمیوں تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق نا امید ہونا یعنے آدمیوں سے تونگری اور بے پروائی ہی اور تحقیق آدمی جب نا امید ہوتا ہی ایک چیز سے

بے پروا ہوتا ہے ان سے نقل کی یہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہے یعنے محتاجگی موجود ہے یا باعث ہے محتاجگی کی اور ناامید ہونا توانگری ہے کہا سید ابو الحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا انسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنے کسی سے امید نرکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو غیر اسکے کہ قسمت مین کیا ہے تیری اور معنی طمع کے بین نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اسکے پہونچنے مین یعنے کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہے یا نہین دیتا اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محنت و رحم کے یقین ہو اسکے دینے کا وہ طمع نہین ہے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن ہون مین اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنے اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ضامن ہون مین بہشت کا کہ اوّل ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والے کے اور مستثنا کیا گیا ہے اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہان تک کہ مر جاوے تو مرے گا گنہگار ہو کر وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یعنے شرط کی مین نے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجسے یہان تک کہ اوترے تو طرف اسکی پس لے تو اسکو نقل کی یہ احمد نے **ف** یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک مین کہ واقع مین یہ مانگنا نہین ہے اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگنا ہے لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نگذرین مجھپر تین راتین اور ہووے پاس میرے اسمین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اسمین سے نرکھتا مگر کچھ ادای دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادای دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور انپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین انکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اسپر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک انکا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جا بجا خرچ کرتا ہے اسکو بہت سا بدلا دے یعنے دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنے جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بے محل خرچ کرتا ہے اسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خرچ کر یعنی جس خرچ سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر یعنی کم کر یگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے
اور کر دیگا اسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لے گا تجھ سے اسکا آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکے گا
اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی
یہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اسکا اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اسکو حقیر اسلیے
کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر
اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ مین اور
بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے مینے تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا و عقبیٰ مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ
یُخْلِفُہٗ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اسکا ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر
رکھنا تیرا اسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی پہلے
خرچ کرنے اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رکھے وے
مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمان و احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور
بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی سے کہ
جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہل دینے مین انھین سے کر جب ان سے بچے تب بیگانون کو دے یہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اورون کو دے اور ظاہر یہ ہے کہ
یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اسکی نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا
اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْہُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ
کُلُّ حَلْقَةٍ بِمَکَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والا
مانند حال دو شخصون کے ہے کہ ہون انپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائے گئے ہون ہاتھ انکے طرف چھاتی انکی کے اور جنبر گردن انکی کے یعنی بسبب
تنگی زرہون کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا مل
جاتے ہین اور بھنچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہے سینہ
اسکا بسبب خوشی کے اور فرمانبرداری کرتے ہین اسکی ہاتھ اسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اسکے سمٹ جاتے ہین
خلاصہ اسکا یہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کیجاتی ہے خیر اسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَهُمْ وَ
اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہے ان لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا انکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ
مسلم نے ف معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہ اسکی کے پس یہ شامل ہے سب گناہون کو یعنے جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے
کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم سبب سے اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب انکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور انکا آگے انکے یا مراد
اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی
اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمانون کی
کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی
ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہے کہ دشمن کی عورتون کو اور مال کو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے ع وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ
لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اس شخص کو کہ قبول کرے اسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا
مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ دو یعنے غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے
بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنے کا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت
ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخر زمانہ مین یعنے زمانہ حضرت امام مہدی کے ہوگی ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روے
ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ دیر کر
یہانتک کہ جسوقت پہونچے جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنے صدقہ دے حالت تندرستی مین کہ اسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے
محتاجگی سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہوجاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک
کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہوگیا ہے فلانے کا یعنے وارثون کا حق متعلق ہوگیا ہے حاصل
یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہین ہے ع وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ
انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ
أَبِيْ وَأُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ
شِمَالِهِ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس
جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبے کے پس کہا مین نے قربان ہو تمھارے باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ
بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ایدھر اودھر اور ایدھر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے
اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابوذر صحابی نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے انکی تسلی کے لیے

یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف افضلیت فقر کے ہو ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ
بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون سے یعنے سب دوست رکھتے ہین
اسکو دور ہی آگ سے اور بخیل یعنے جوکہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہی اسپر دور ہی اللہ سے دور ہی بہشت سے دور ہی لوگون سے نزدیک ہی آگ سے
اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہی ضد عابد یعنے جوکہ ادا کرے فرائض
نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ہو ع وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی
اسکے لیے دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی
بہت دینے سے مرتے وقت ہو ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ
مَوْتِهٖ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کی کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہی یعنے بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کی ہی
کہ تحفہ بھیجتا ہی یعنے طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ف یعنے
مرتے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہی بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ بعد دینا او
ازاد کرنا حالت صحت مین افضل ہی جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہی ہو ع وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے لائق نہین ہی
کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہی کہ اسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو
ساتھ انکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان
کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھکنا اور سہولت کرنی امور مین اسلیے کہ بعض بعد
شناخون اسلام سے ہی ہو ع وَعَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ
وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت
مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے ف نہ داخل ہوگا یعنے اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے
بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے
اور دوسرے معنی اسکے ہین کاٹنے والا یعنے جو ناتے داریون سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے محبت نہ رکھے ہو ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کی کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ
کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہؓ سے کہ بعضی بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم میں سے جلدی ساتھ آپکے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنی جو صدقہ بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے پس لی لکڑی کہ ناپتی تھیں اس سے اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرتؐ کی لمبی ہاتھ میں پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والیں ہم میں سے ساتھ حضرتؐ کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہؓ نے اور تھیں بیبیاں حضرتؐ کی ناپتی تھیں آپس میں لمبان ہاتھوں کی کہ کون سی انمیں سے لمبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہؓ نے آپس تھیں ہم میں سے لمبی ہاتھ کی زینب اسلیے کہ تھیں وہ کام کرتیں ساتھ ہاتھ اپنے کے اور صدقہ دیتیں ف پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر محمول کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینبؓ پہلے مریں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لمبے ہاتھ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت زینبؓ دباغت کرتی تھیں چمڑوں کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتیں اور صدقہ دیتیں قیمت انکی۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق اسکے کو پس دیا انکو چور کے ہاتھ میں یعنی بغیر جانے اسکے کہ وہ چور ہے تو مستحق نہیں اسکا پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہنچے پس نکالی

اُسنے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زنا کرنے والے کے پس صبح کی لوگوں مے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنے والے کو پس کہا الٰہی تیرے ہی لیے ہی تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اُسکے یعنے صدقے تیرے سب مقبول ہوے اے پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنے مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال کفایت کرے اور اے پر زنا کرنے والے پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اے پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اُسمین سے کہ دیا اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی اللہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہی کہ اللہ دینا بہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ☆ ح **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی زمین مین پس ناگہان ایک نالے نے اُن نالیون مین سے یعنے جو کہ اُس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنے نالی مین سے پانی بہنے لگا اُسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہونچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنی کے پس کہا اس شخص نے واسطے اُسکے اے بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مین نے آواز اُس ابر مین کہ یہ پانی اُس ابر کا ہی کہ کہتے تھے وہ آواز یعنے جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اُس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنے اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اُس بزرگی کا ہوا کہا اے یہ اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہون تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ سے پس اللہ دیتا ہون تہائی اُسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اُس باغ مین تہائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنا یہ کیا حضرتؐ نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آتا ہی صریحاً یعنے ابر مین نام اُسکا لیا گیا تھا حضرتؐ نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنے کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلہ اُسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنا یہ کیا یعنے فلانا کہا اسکو بیان کرنے یا یہ معنی کہ تیرا نام سنا تھا اُسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ☆ ع **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً

مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ
اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ
فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ
شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ
بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ
قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ
بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ
بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ
شَاۃً وَالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ انھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک
کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف
انکے ایک فرشتہ یعنے بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اسنے کون سی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے
رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ
پھیرا فرشتے نے اسپر پس دور ہوی اس سے گھن اسکی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال
بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے انمین سے
اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین اپنے شک فقط تعین مین ہے کہ اسنے کیا کہا اور اسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیاں
حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اسمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے
طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہوجائے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھ سے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسکے سر پر پس جاتا رہا
اس سے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ کہا
فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو انمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے پھیر اللہ
طرف میرے بینائی میری پس دیکھوں مین ساتھ اسکے لوگوں کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اسپر ہاتھ پس پھیر دیا اللہ نے اسکی بینائی
اسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیاں پس بچے لیے [illegible]
اور گنجے نے اونٹوں کے اور گاؤنکے اور بچے لیے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل
گایوں کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ
النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ

وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْکَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فرمایا پھر فرشتہ آیا گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنے جس صورت وہیات مین پہلے اس پاس آیا تھا اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہونچنا ہوسکتا مجھکو آج یعنے منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنے مانگتا ہوان اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنے حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اسنے یہ بات جھوٹ کہی اسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھکو اللہ نے صحت ومال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنے کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اسکو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پہونچنا ہوسکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطے اس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہون کہ پہونچون مین بسبب اسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمائش کیے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنے کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری انکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر بسبب تیرے اسی طرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے ۱۳ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقِفُ عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیَ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِہٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنے اور مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے

دینے مین یعنے کچھ نہ کچھ دیدے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ۱۲ وَعَنْ مَوْلیٰ لِعُثْمَانَ قَالَ اُھْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَۃَ بِضْعَۃٌ مِّنْ لَحْمٍ وَّکَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِیْہِ فِی الْبَیْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْکُلُہٗ فَوَضَعَتْہُ فِیْ کُوَّۃِ الْبَیْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ فَقَالُوْا بَارَکَ اللّٰہُ
فِیْکَ فَذَھَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ اَعِنْدَکُمْ شَیْءٌ اَطْعَمُہٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ
اذْھَبِیْ فَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ اللَّحْمِ فَذَھَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِی الْکُوَّۃِ اِلَّا قِطْعَۃَ مَرْوَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِکَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَۃً لِمَا لَمْ تُعْطُوْہُ السَّائِلَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمانؓ کے سے
کہ کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو
رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا
پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو صدقہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنے یہ جواب دیا سائل کو
جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ چیز ہے
کہ کھاؤن مین اسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا
طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سائل کو نقل کی
یہ بیہقی نے دلایل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِیْلَ نَعَمْ
قَالَ الَّذِیْ یُسْئَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ
بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہان خبر دیجئے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے
اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ سب لوگون
مین بڑا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہو گا یا جس سے مانگا اس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے
عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اس مال کا ہو اور اس پاس مال زیادہ حاجت سے
ہو ۱۲ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہُ اسْتَاْذَنَ عَلٰی عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَہٗ وَبِیَدِہٖ عَصَاہُ فَقَالَ عُثْمَانُ یَا کَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّیَ
وَتَرَکَ مَالًا فَمَا تَرٰی فِیْہِ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَصِلُ فِیْہِ حَقَّ اللّٰہِ فَلَا بَاْسَ عَلَیْہِ فَرَفَعَ اَبُوْ ذَرٍّ عَصَاہُ فَضَرَبَ کَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِیْ ھٰذَا الْجَبَلَ ذَھَبًا اُنْفِقُہٗ وَیُتَقَبَّلُ مِنِّیْ اَذَرُ خَلْفِیْ مِنْہُ سِتَّ اَوَاقِیَّ اَنْشُدُکَ
بِاللّٰہِ یَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ انھون نے پروانگی مانگی حضرت عثمانؓ سے آنے کی
پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ مین لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمانؓ نے اے کعب یعنے وہ وہان حاضر تھے تحقیق عبدالرحمن نے
وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اسکے حق مین یعنے کثرت مال کی اسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا کعب نے
کہ اگر ادا کرتے تھے عبدالرحمن اسمین حق اللہ کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ڈر انپر پس اٹھائی ابوذرؓ نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور
کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد یا اور پہاڑ
سونے کا کہ خرچ کرون مین اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اسمین سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم

قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے اے عثمان تمنے بھی سنا ہی اسکو کہا یہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ ہان نقل کی یہ احمد نے **ف** ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھی مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب اللہ دے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر بارے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کا شکے قبول ہو اور لفظ ادرساتہ حذف انکے مفعول ہی احب کا یعنے اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ اللہ چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن ﴿ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ اور روایت ہی عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی متوجہ ہوئے طرف یعنے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرائے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت انپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے انکے سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ روکے مجکو یعنے قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنے اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہی کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونیکا زکوٰۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین اسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوائے اللہ کے طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب سے یا یہ تعلیم امت کے لیے تھا ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ انھون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری انکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین انکو پھر باز رکھا مجکو یعنے بانٹنے انکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنے فرصت نہ پائی انکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھے حضرت نے حال انکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہین بانٹین مین نے قسم ہی خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنے انکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوالیا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا انکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اسکے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہی مقام نبوت کے ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اور نزدیک بلال رضی اللہ عنہ کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ اے بلال رضی اللہ عنہ کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو

کل کے لیے یعنے اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین دن
قیامت کے خرچ کر تو اے بلالؓ اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنے دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی
اور بخار یعنے اثر کہ پہونچے کا طرف تیرے پس یہ کنایہ ہی قریب ہونے اسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور حاصل
حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچا دیگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلالؓ
کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو ورنہ جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے
ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ
يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ
حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اُسمین سے پس نہین چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو بہشت مین یعنے اگرچہ آخر الامر
ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اسمین سے پس نہ چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو دوزخ مین
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہی یعنے سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اسکو درخت کے ساتھ
اسلیے کہ جیسے درخت ہوتا ہی اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنے ایک
قسم قسمون سخاوت کے سے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدقہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے
پہلے دو صدقہ اسلیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہ رزین نے **بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ**
باب ہی بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی
اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل ہو ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ
ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ
مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا
بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب
طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اسکو وجہ حلال سے یعنے بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ
کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جاے صرف ہوتا ہی چنانچہ
شیخ علی متقی عارف باللہ رح نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا
اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا انکے پاس ایک دنیا دار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ صدقہ دون مین پس بتا مجھکو
مستحق کہا انھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اسنے اسبات مین غنی نے کہا انھون نے نقل ... [illegible]

اس شخص سے کہ رحم کرے اسپر دل تیرا دے اسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اسکو پھر دوسرے دن اسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہے ایک شخص ہے کہ پاس
اسکے تھا یہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اسکو شراب خواری مین غلانے بدکار کے ساتھ پس نکلا
آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے
اسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک رویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اسیکو دی
درہم پس جب لی اسنے درہم پھرا اپنی سے اور ساتھ چلا اسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری
راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اسکے اس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اسکے غنی اور قسم
دی اسکو یہ کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا
سرگردان پھر دیکھا مینے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اسکو انکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا
وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جاے اور قبول کرتا ہے ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنے خوب قبول کرتا ہے اور راضی
ہوتا ہے اس سے اسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہے پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنے بڑھاتا جاتا ہے اسکو تا کہ
بھاری ہو میزان اعمال مین ٭ع٭ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ
اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو سبب معاف کرنے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے
مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے کہ برکت زیادہ
ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسی کا بخش دیتا ہے باوجود قدرت رکھنے کے
بدلا لینے پر اسکی اللہ تعالے عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنے
عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین ٭ع٭ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ
اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ
يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون
بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنے آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنے بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاوے گا دروازے نماز کے سے یعنے جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو
اہل جہاد سے یعنے جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنے صدقہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے
صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنے روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنے باب الصیام سے کہ نام اسکا
ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے کہ نہین ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے یہ کہ بلایا جاوے

سب دروازون سے یعنے کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو انہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو ہری چیز یعنے مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنے بلاوینگے دار وغہ جنت کے سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر ان اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کما گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اسمین شراب طہور پہلے پہونچنے کے درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنے اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس داخل ہو اسمین ساتھ رحمت خدا تعالے کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہی کہ راضی برضاے مولے اسمین سے داخل ہونگے اور لفظ فمل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہی سوال کے یعنے فمل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو انہین سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابو بکرؓ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین **ع وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی تم مین سے آجکے دن روزے سے کہا ابو بکر صدیقؓ نے کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہی تم مین سے کہ گیا ہی آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہ چیزین یعنے ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے بلا حساب والا نرا ایمان بھی کافی ہی مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہی انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہ ہی کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ **ع وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون مسلمان نہ حقیر جانے ہمسایے یعنے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنے کو واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا تصدق دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اس چیز کو کہ موجود ہو اس پاس یعنے جو ہوسکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب اُس عورت کو ہے کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نجانے کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجے اور سمجھا نیکا اور تصدق کے نہیں ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو اسلیے کیا کہ اُنکے مزاج میں غصہ اور پھیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ اور حذیفہؓ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کام نیکی کے ہیں خواہ کسی کے خواہ کر نیکے اور ہیں موافق مرضی اللہ کے انکا ثواب ایسا ہے جیسا اللہ دینے کا ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچھا ہے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنے بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں کے کسب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنے بدن سے یا مال سے حاجت مند غمگین داد خواہ کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر یہ بھی نکر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنے اپنی تئین یا اور ونکو برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ اسکے لیے ہے صدقہ یعنے صدقہ دینیکا سا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہونچانے سے یعنے زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے اور یہی مضمون کسی نے اسمین کہا ہے مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدن میں لازم ہے انپر یعنے انکے مقابلہ میں صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اسکے کہ سوار کر دے اسپر یا لاد دے اسپر اسباب اسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لازم ہے انپر یعنے جوڑوں کی پیدائش میں جو تین سو ساٹھ ہیں بڑی بڑی ہیں انکے شکر میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد ازاں بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہے کہ مال اللہ دے بلکہ یہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ ہیں اور بات اچھی یعنے جس سے ثواب حاصل ہو یا سایل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسی کے حکم میں ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے لیے اور طلب علم اور مانند انکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور مٹی اور نجاست وغیرہ کے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ

فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طريق الناس او شوكة او عظما او امر
بمعروف او نهى عن منكر عدد تلك الستين والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه
عن النار رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو
ساٹھ جوڑون کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور
کرے پتھر لوگون کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کہے یہ اقوال و
افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑون کے پس تحقیق وہ چلتا ہی اسدن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی
یہ مسلم نے ف لفظ اس دن مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہون کا ہووے وعن ابي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف
صدقة ونهي عن المنكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله ايأتي احدنا شهوته ويكون له فيها
اجر قال ارأيتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيه وزر فكذلك اذا وضعها في الحلال كان له فيها اجر رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی
اور ہر تحمید یعنے الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنے لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بری
بات سے صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک
ہمارا اپنی شہوت اور ہو اسکو اسمین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اسپر اسمین گناہ پس اسی طرح جب شہوت کو
دفع کریگا اسکو حلال مین ہوگا اسکے لیے اسمین ثواب نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جیسے کہ دینے مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے
پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین لیکن ازبسکہ اسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی
اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہی اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہی بموجب
حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا سا وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الصدقة اللقحة
الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہی
بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف عرب مین یہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتًا دیتا ہی تا وہ
حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرتؐ نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہ وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه انسان او طير او بهيمة
الا كانت له صدقة متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر وما سرق منه له صدقة اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندے یا چار پائے یعنے اگرچہ بغیر
اختیار مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہی اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابرؓ سے یہ بھی ہی اور جو کچھ چوری گیا ہی

اس سے اسکے لیے صدقہ ہی **ف** یعنی صدقہ دینے کا سا ثواب پاتا ہی اسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہی اسکو ثواب امین تسلی ہی اسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی **ف** اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہی اور یہان نیت نہوے جواب یہ کہ منظور اصلی کھیتی مین حیوۃ نوع حیوان و انسان کی ہی مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے متعلق ہوی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہی ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب ﴿ مولانا عبد العزیز **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے بسبب اس کام کے کہا گیا یعنے صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہی فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر تر پر یعنے جاندار پر ثواب ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہی سوا موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہی یعنے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہی مذہب ہی اہل سنت کا ﴿ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہانتک کہ مر گئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہی عقائد مین ﴿ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنے درخت پر کہ تھے اوپر راہ کے یعنے نہ ادہر اودہر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے انکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا ﴿ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ مسلم نے ﴿ **وَعَنْ** اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی برزہؓ سے کہ کہا کہا مینے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجھکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کی سے نقل کی یہ مسلم نے **وَسَنَذْكُرُ** حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ

النبوۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اسکا یہ ہی اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مین نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہی چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا ای آدمیون افشا کرو سلام کو یعنے پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایکسے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنے بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے دارون سے اور پڑھو نماز رات کو اس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہی غضب پروردگار کے کو اور دور کرتا ہی مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے ف بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنے دنیا مین عافیت سے رکھتا ہی کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنے بری حالت کو وقت مرنے کے یعنے وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکھتا ہی حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی بیچ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی اور بعضی نیکیون مین سے یہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالدے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہی یعنے جس زمین مین بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ راستہ بھولتے ہین اسمین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنے ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھ کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہی

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف جب ڈول سے ڈول مین پانی ڈالنے مین یہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول کے نہو
اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ہ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ
اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہؓ سے کہ کہا اے
رسول اللہ تحقیق مان سعد کی یعنے مان میری مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنے اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہ کنوان
صدقہ ہے واسطے مان سعد کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا مین خصوصاً ان شہرون
گرم مین ہ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ
مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ
سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کھلاوے
کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلا دے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب
مہر کی ہوئی مین سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف یعنے شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اسکے
کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور مہر اسپر مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہے
يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ یعنے بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مہر کی گئی ہے ہ ع وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہے سواے زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرتؐ نے ساری یہ آیت نہین نیکی یہی کہ پھیرو منھ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سواے زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ
بھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند
ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے
وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنے احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے
اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنے
ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی کے
قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس
یہ آیت حضرتؐ نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمین اول تو اللہ تعالے نے تعریف کی مومنون کی ساتھ دینے مال کے
اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سواے
دینے زکوٰۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہے سواے زکوٰۃ کے وہ یہ اس آیت ثابت ہوا

کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ٭ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ
قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ
تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ کے کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ
کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اس سے فرمایا کہ
نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف**
پانی یعنے جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگون کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے رہتے ہین
اسکو چندان قدر نہیں رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہے سب بھلائیون کو یعنے دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال ہے یہ باز
رکھنا انکو اور اورون کو اس سے پس یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لا یحل بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنے لائق نہیں ہے
منع کرنا ان چیزون سے ٭ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ
وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے
زمین خشک یعنے کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اسکے لیے اسمین یعنے اسکے آباد کرنے مین ثواب ہے اور جو کچھ کھاوین جانور یا آدمی اسکے
حاصل مین سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنے جبکہ راضی وشاکر ہو اسپر نقل کی یہ دارمی نے ٭ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی
یعنے روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ
ترمذی نے ٭ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ
شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ
اللهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ
بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا
وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ
وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَ
إِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ
حَدِيثَ السَّلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا مین مدینہ
مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اسکی سے یعنے عمل کرتے ہین موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے واضح کر
کہا کہ نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اسپر کہا مین نے کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے دو بار کہا مین نے
علیک السلام یعنے تجھپر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہے مردے کی لہ السلام علیک یعنے سلام ہے

تجھ پر کہا مین نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کا اگر پہونچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے
تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل مین کہ دور ہو
آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اسکو پھیر لاوے سواری تجھ پر کہا جابر نے کہ کہا مین نے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو
کہا جابر نے پس نہ برا کہا مین نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیون کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہین برا کہا
جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنے نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان
بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہوسکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے
اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اسکے منہ تیرا یعنے تواضع اور خوش کلامی کر اس سے تاکہ خوش ہو دل اسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ
تحقیق یہ بھی نیکی سے ہی اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے آزار کے سے اسلیے کہ لٹکانا آزار کا
تکبر سے ہی اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تجھ مین
پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تو اسمین اسلیے کہ نہین ہی گناہ مگر اسیپر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے
اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنے سر حدیث کا کہ اسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنے
ترمذی کی بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہ ہی کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اسکا اور ہوگا وبال اسکا اسپر **ف** جابر نے دوبار سلام اسلیے کیا کہ پہلا
سلام یا تو حضرت نے سنا نہین یا جواب نہین دیا اسکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہی اور کہنا علیک السلام کا
دعا مردے کی ہی ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہین
ولیکن تحقیق یہ ہی کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہی اسلیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ جب زیارت مونے کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس
معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہی یہ ہین کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہ تھا کہ جب سلام کرتے
قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف وعادت انکی کے نہ یہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردون کو
اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اسلیے کہ یہ افضل ہی اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے مین نے کسیکو برا نہین کہا یہ بات سدباب کے لیے تھی والا جایز ہی برا کہنا
ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول رہے ذکر حق مین اور کسیکو برا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب
نقصان کا ہی اور کسیکے برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کے مین بھی آور جیسے پاینچے ٹخنون سے نیچے کرنے منع ہی ویسا ہی کرتا
وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچے کرنا منع ہی اور نہین ہی گناہ اسکا مگر اسیپر تو برا کہہ کر کیون وبال مین پڑتا ہی **بیت** بدی را بدی سہل باشد
جزا ٭ اگر مردے احسن الی من اسا ٭ اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت
نقل کی ہی اسلیے بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی
ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہی **وعن عائشۃ** اَنَّھُمْ ذَبَحُوا شَاۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ
مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا غَیْرَ کَتِفِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ **صَحَّحَہٗ** اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ اہل بیت نے ذبح
کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمین سے کہا حضرت عائشہ نے کہ نہین باقی رہا اسمین سے مگر شانہ
اسکا یعنے سب تقسیم کر دی سواے شانہ کے فرمایا باقی رہی ہی سب سواے شانے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

صحیح ہی ف یعنے باقی وہ ہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہی اسمین اشارہ ہی طرف اس آیت کے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِىْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اسپر اس کپڑے مین سے ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہونچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی یعنے نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنے نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنے ضعیف ہی ایک روایت کرنے والا اسکا ابو بکر بن عیاش ہی وہ بہت غلطی کرتا ہی ف داہنے ہاتھ اپنے سے اسمین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اسکو دے کہ داہنی طرف ہو اسکے اور چھپاوے اسکو بائین ہاتھ یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہین کہ داہنی طرف والے کو دے تو بائین طرف والے کو نہ خبر ہو غرض کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ع وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِىْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِىْ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقِىَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِىُّ الظَّلُوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِىُّ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ یہ ہین ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنے یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اسنے واسطے قرابت کے یعنے یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اور درمیان انکے ہی پس نہ دیا انھون نے اسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اسکو چپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اسنے کہ دیا اسکو اور دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہان تک کہ جسوقت ہوئے نیند سب پیاری طرف انکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سو رہے

تو مین پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو اور پڑھنے لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست
کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے اپنے کے یہان تک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی انسے اللہ ایک تو
بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنے جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے
نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنے ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ
دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی مجھسے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث
کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے
اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالیٰ کا اور شیخ
سے مراد یا تو بوڑھا ہی یا محصن ضد بکر یعنے جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ
واللہ عزیز حکیم یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنے والا اور مثنیٰ ہی اس سے تکبر کرنا اسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنے فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے
تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رضی کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجھکو
اے امیر المومنین رضی فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے
بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہ خصلتین مذکورہ سب کے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب
اسکا ظاہر ہی اسلیے دشمن خدا کے ہوئے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ
جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِہَا عَلَیْہَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ
شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ
خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ
ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْہَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے
پہاڑ پس ٹھیرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے
کیا ہی مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنے وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنے وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے رب
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنے وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنے وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ دہنے ہاتھ اپنے کے
چھپاتا ہی اسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے
زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین

یہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میرے دینے کو دیکھین اور میری تعریف
کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ
سخت اسلیے ہی کہ اس سے حاصل ہوئی ہی رضا مولی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہی ہم وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ
تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہون کو کتاب الایمان مین اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ
زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا
فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ
مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو
طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہی کہا ابو ذرؓ نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہی یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوے دو اونٹ
اور اگر ہووین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہ نسائی نے ف اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ مین خرچ کرے مانند
حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہی یعنے اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف
بلاتے ہونگے دربان وہانکے وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ
کہ کہا حدیث کی مجھکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق
سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہی ویسی ہی صدقہ
سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اسکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر
تانین گے تا گرمی اسدن کے سے بچے ہم وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ
فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ
وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالی
اسپر باقی سال اسکے مین کہا سفیان ثوریؒ نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہم نے اسکا پس پایا ہم نے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل
کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعودؓ سے اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ اور جابرؓ سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو
ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانے کی دن
عاشورے کے جو بعضون نے نقل کی ہی کچھ اصل اسکی نہین اور اسی طرح اور دنکے اعمال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہین انکی بھی
کچھ اصل نہین سوائے روزے کے اور وسعت کرنی کھانیکی کہ یہ ثابت ہین حدیث سے ہم وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ کہا کہا ابی ذرؓ نے
اے نبی خدا کے خبر دو مجھکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اسکا فرمایا چند در چند ہی یعنے کئی کئی حصے ہی اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہی نقل کی یہ احمد نے

ف کئی کئی حصے ہو حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ دس حصے سے سات سو تک ہو اور زیادہ بھی ہو کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے واللّٰہ یضاعف لمن یشاء یعنے اللہ بڑھاتا ہو ثواب جسکے لیے چاہتا ہو

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

باب ہو بیچ بیان بہترین صدقہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهٗ روایت ہو ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہو کہ ہووے بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے تنہا حکیم سے ف بے پروائی سے یعنے صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنے قوت اہل و عیال کا رکھلے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نرکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اسکا اور تحقیق یہ ہو کہ ضرور ہو اللہ دینے والے کو کہ یا تو غناء نفس حاصل ہو یعنے ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کرکر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نکرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرت نے انکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم رکھے نفس و عیال کو اتنا دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہین بیچ بیچ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہو مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنے بیوی اور قرابتیون پر اور اسمین توقع رکھتا ہو ثواب کی ہوتا ہو اسکے لیے صدقہ یعنے بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ مین یعنے حج یا جہاد یا طالب علم مین اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہو کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر سب بڑی ان دینارون مین از روی ثواب کے وہ دینار ہو کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہو کہ خرچ کرے اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یارون اپنے کے اس حال مین کہ وہ جہاد کرنے والے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے خرچ کرنا ان تین پر افضل ہو اورون پر خرچ کرنے سے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ام سلمہ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہو خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین

پس فرمایا خرچ کر انپر پس تیرے لیے ثواب ہے اس چیز کا کہ خرچ کریگی تو انپر نقل کیا یہ بخاری و مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابوسلمہ صحابی کی تھیں اُنسے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور درّہ جب وہ مرے تو حضرتؐ سے نکاح ہوا انکا پس ان بچون کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھین اُسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے اُنکے دینے مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹون سے بیٹے اسکے ہونگے یا ابوسلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اُنکے دینے کا حکم پوچھا اسصورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ ع ۱۲ ح

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہے زینب بیوی عبداللہ بن مسعودؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمھارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی مین یعنے حضرتؐ کی مجلس سے طرف عبداللہ بن مسعودؓ کے پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنے فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقہ کے پس جا حضرتؐ کے پاس اور پوچھ اُنسے یعنے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجسے تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اسکو طرف غیر تمھارے کے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبداللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرتؐ کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرتؐ کے پاس پس ناگمان ایک عورت انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اُسکی کے تھی یعنے وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اُسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلالؓ پس کہا ہمنے اُنکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اُنکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اُنسے خاوندون اُنکے کو اور یتیمون کو کہ اُنکی پرورش مین ہین اور نخبر کر تو حضرتؐ کو کہ کون ہین ہم یعنے مبالغہ کیا ہے نفی ریا کے کہ اسمین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلالؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرتؐ سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلالؓ نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرتؐ نے بلال کو کون سی زینب یعنے زینبین کئی ہین یہ کونسی ہے کہا عورت عبداللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُنکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنے اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبس ہیبت اور عظمت

دی تھی کہ لوگ انکے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے انکی اسلیے کوئی جرأت نکرتا تھا کیا یک داخل ہونیکی انکے پاس اور ہیبت خدا داد تھی کہ اللہ تعالےٰ
نے سبب عزت کا کیا تھا اسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب بدخلقی کے تھی اور بلالؓ نے ان عورتون کو بتادیا باوجودیکہ انھون نے منع کیا تھا
اسلیے کہ جب حضرتؐ نے پوچھا تو واجب ہوا انکو بتادینا اور نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنی خاوند
اپنے کو نزدیک ابوحنیفہؒ کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً صاحبین کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین
زکوۃ دے پس امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل
دونون کو ہی ۴ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام المؤمنین
میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ انھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرتؐ نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنی ماموؤن کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہ بخاری
او مسلم نے ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادمہ کی پس انکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ہی ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا
اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائے پس کسکو انمین سے تحفہ بھیجون یعنے پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اسکے کہ
بہت نزدیک ہو تجسے جسکا دروازہ انمین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب
دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث مین مراد یہ نہین ہی کہ اسیکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہی کہ پہلے یا زیادہ اسکو بھیجے
کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اسکے حال کی
بہت رہتی ہی پس اس سے سلوک و محبت کرنی اولے ہی ۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ
مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیال لذت کا نکر
بلکہ بہت سا شوربا کرکے سالن مین اور ہمسایون کو بانٹے ۴

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اسکو کہ لازم ہو تجپر نفقہ
اسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنے افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ
استطاعت اسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہی تطبیق ان دونون مین یہ ہی کہ فضیلت متفاوت
ہی بسبب اشخاص اور قوۃ توکل و ضعف یقین کے یعنے پہلی حدیث انکے حق مین ہی کہ جو توکل نرکھتے ہون اور یہ انکے حق مین ہی کہ جو توکل قوی
کامل رکھتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یعنے کم والے کو غنی القلب یعنے دل غنی ہی تاکہ موافق ہوجاوے اس حدیث کے
افضل الصدقۃ ما کان عن غنی عن ظہر غنی حاصل یہ کہ التصدق کرنا ظہر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی التصدق کرنی مالدار کے سے اگرچہ بہت ہو ۴
وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنے ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنے اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اسکا فرمایا خرچ کر اسکو اپنے پر کہا اسنے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اولاد پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اہل پر یعنے بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنے خادم پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف تو تو دانا تر ہے یعنے اسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اسکو دے ۱۲ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا انمیں یعنے جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوۃ انکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنے سائل اسطرح مانگتا ہے اس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہیں دیتا ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ف ساتھ بہترین آدمی کے یعنے اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ اسلیے کہا کہ نمازی بسبب لوگوں سے افضل نہیں ہے اور اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہ مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہی ہے ۱۲ع وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم جلے ہوئے کے ہو نقل کی یہ مالک و نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے ف یہ مبالغہ ہے بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ ادنی اس چیز کے کہ میسر ہو یعنے جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کے نہیں مراد ہے اسلیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے نہیں ہے ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنے کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنے اگر کوئی مانع حسی

یا شرعی سنو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنے قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اُسکو یعنے تم بھی احسان کرو اسپر جیسا اُسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اُسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہان تک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص پناہ مانگے الخ یعنے جو شخص پناہ مانگے تم سے اور طلب کرے تم سے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہ کہ دفع کر مجسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالیٰ کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہی یعنے جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اس سے اور یہان تک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہان تک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اسکا اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اُسکے احسان پس کہا اُسنے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اسکے کہنے مین گویا اُسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اُتارنے مین اور سپرد کیا حق سبحانہ تعالیٰ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی ام المؤمنین عائشہؓ کی کہ جب دعا کرتا انکے لیے سائل تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتین اُسکے لیے پھر دیتین اسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اُسکے لیے تو البتہ ہو حق اسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اُسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہون اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہی میرے لیے تاکہ بدلا اوتارون مین دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ہو ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْئَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے مگر بہشت نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے نہ مانگو لوگون سے کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یعنے نہ کہو کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت مین ہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْا بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْطَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین قسم کھجورون سے اور تھا بہت محبوب مالون اُنکے سے طرف بیرحا کہ نام اُنکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنے مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اسمین اور پیتے پانی اسمین کا کہ اچھا تھا یعنے شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انسؓ نے پس جب اوتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنے جنت کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اسکی کی یعنے موجب آیہ کریمہ کے اور امیدوار ہون

ذخیرہ رکھنے اسکے کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو ای رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنے آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ معنی بیچارہ مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سنا مین نے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
یہ کہ تقسیم کر دے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنے محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
یعنے جو فرمایا آپنے سو تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف بنی عم سے مراد ہے
اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتے دار مراد ہون ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر
صدقہ کا یہ ہے کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ
جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہے یعنے سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنے کھلانا انکا اچھا نہین ۱۲ ع بَابٌ ف عادت ہے
مولف کی کہ کہین نرا باب ہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اسمین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کے چنانچہ یہ باب بھی ویسا
ہی ہے اور بعضے نسخون مین یون ہے باب ما ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنے اس باب مین بیان ہے اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے
مال مین سے ۱۲ ع ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تصدق کرتی ہے
عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہے واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوگا اسکے
خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسکے یعنے کھانا جسکے حوالہ ہے اسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے
ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میاں بیوی کو نہین کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ محمول ہے اسپر کہ خاوند
نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنے کا صریحا یا دلالۃ اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادت اہل حجاز کے کہ عادت
انکی یہ ہے کہ اپنی بی بیون کو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور
ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کرین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنے مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اسکے کے پس واسطے اسکے ہے آدھا ثواب اسکا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے حکم کے مراد بغیر حکم اسکے سے یہ ہے کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہے رضا خاوند
کی بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنے تھوڑی چیز ہو کہ اسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے بیان نقیہ او ٹکڑا یا کوڑی دیدیتے ہین ۱۲ ش
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے یعنے صدقہ اور تمام
اسکے کے پورے بدون نقصان کے خوشی حالانے کے سے پس دیوے اس چیز کو طرف اسکے کہ حکم کیا گیا ہے اسکے لیے ساتھ اسکے ایک ہے دو تصدق

کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور
تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اسکو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہے
نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنے ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین انمین کا ایک یہ بھی ہے
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہے یعنے داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہے حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ
جو کچھ مالک دینیکا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے
ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا
اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عایشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان
مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اسکو کہ اگر بولتی کچھ صدقہ دیتی یا وصیت کرتی صدقہ دینے کی پس کیا ہے واسطے اسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اسکی طرف سے
فرمایا ہان ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہے اور اسی طرح دعا و استغفار
میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہے کہ انکا
بھی ثواب پہونچتا ہے اور امام عبد اللہ یافعی رحمہ نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ہم
دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اسکے پایا ہمنے ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ
امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے
ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر
خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنے اذن صریحا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس ترین ہے
مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب اپنی چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل
چیز ہے یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدون کو جو کوئی
دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انسے تطبیق معلوم ہوجائیگی ہوع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا
فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی یعنے عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلۂ مضر کی عورتون
سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے
مالون انکے سے یعنے بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد تازے مال سے یہ ہے
کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہیں
اسلیے کہ عرف عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہے بخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن
ور رضا ضرور چاہیے ہوع ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ

أَقْدِيدُ لَحْمًا فَجَاءَ نِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے
سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرون مین گوشت کو یعنے سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے
پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے
صاحب میری کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہی اور ایک روایت مین ہی
کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنے چیز
قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہی آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان
تم دونون کے یعنے اگر امر کرتا تو دیگا یار اضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین
علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو
اور درگذر کرے اس سے غرضکہ یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنے جائز رکھنا فعل غلام کا **بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي**
الصَّدَقَةِ باب بیچ بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوے اپنے کو یعنے نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ
أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ
بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ
كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنے ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے
اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اسکے پاس یعنے بسبب بے غوری کے دبلا کر دیا پس چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اسکو اور گمان کیا
مین نے یہ کہ بیچیگا وہ اسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے
ایک درہم کے یعنے یہ عود صورت ہی نہ حقیقۃً اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کر
اپنے صدقہ مین یعنے اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
بیچیگا اسکو سستا یعنے بسبب دبلے ہو جانے کے یا اسلیے کہا کہ مین محسن اسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے عالم طرف
اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہی بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہی
وہ یہ ہی کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہی صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اسکے کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنے والے
کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی انکے پاس ایک عورت

پھر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی مین نے اپنی مان کو ایک لونڈی اور تحقیق مان مرگئی یعنی پس آیا لون مین اسکو اور عود کر گئی میرے ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنے بسبب تصدق کرنیکے اور پھیر دیا لونڈی کو تجھپر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تھی مان پر روزے مہینہ بھر کے کیا روزے رکھون مین اسکی طرف سے یعنے حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اسکی طرف سے کہا اس عورت نے کہ تحقیق مان میری نے نہین حج کیا کبھی کیا حج کرون مین اسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازی ہے یعنے پھیرا اسکو اللہ نے تجھپر بسبب میراث کے اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقے مین عود کرنا جو منع ہے یہ اس قبیلے سے نہین ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکھ یعنے حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت مین بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور یہان حج کر لینے برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہین وصیت کی تھی اسکو یا نہین وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کرواے یا آپ کرے بغیر اذن اسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کے اب آگے اسکے ہے کتاب الصوم نسأل اللہ اتمامہ

کتاب الصوم

کتاب ہے بیچ بیان روزے کے ف صوم کے معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنے رمضان کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اسکی اور سب اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنے رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنے رغبت کرتے ہین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتون سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے یعنے کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزون سے امن مین ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرتا ہے اور ایک اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اور اٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ منقول ہے بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوئے کانپتے تھے اور کپڑے انکے لٹکتے تھے سو پایہ پر پس کہا

انکو کہ ایسے وقت مین کپڑے اتارے تھے کہا ای بھائی فقرا بہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری انکی کرون کپڑون کی طرف سے پس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہین انھی اور ایسے تھے کتنے بعضے اولیا و عارفین وقت کھانے ہر لقمے کے اللھم لا تواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلے کے کہ انکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ ہون ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ اٹھارواں مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کا کافر ہوتا ہے اور تارک بغیر عذر گنہگار چنانچہ در مختار کے باب مالیفسد الصوم مین لکھا ہے ولو اکل عمدا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وہ سزاوار قتل کیا جاوے **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور ایک روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہے کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین اسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنے زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے انکے نہین قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہے قوت حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کے جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کے گناہون کے اور قوی ہوتی ہے قوت ملکیہ باعث ہوتی ہے طاعات کی تب ہی تو دیکھا جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور بجاے فتحت ابواب الجنۃ کہ ایک روایت مین آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ۲ **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ مِنْھَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین انمین سے ہے ایک دروازہ کہ نام رکھا گیا ہے اسکا ریان نہ داخل ہونگے اسمین مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ریان کے معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصوم مین تفصیل کیا گیا ہے چاہیے وہان سے دیکھ لے ۳ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور
اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانے کیلیے رکھا بخشے جاوینگے اسکے لیے جو کہ پہلے
کیے گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی
کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنے ایمان رکھتا ہوا اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جاوینگے اسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اور کھڑا ہوا رمضان میں یعنے رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور
عمرہ کرے اور مانند انکے کے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اسکو یا نہ جانا اور بخشے جاوینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات
یعنے اعمال گناہ جھاڑنے والے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اسکے ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کے
بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ
فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اسکے کے
سات سو تک فرمایا اللہ تعالے نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اسکی یعنے اسکی جزا مین جانتا ہون
آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اسکو فرشتون کو چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنے بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور
ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کے یعنے
بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنے اسکے سبب سے بچاتا ہے شر شیطان سے
دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمہارے کا پس نہ فحش کہے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے
پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** ایک نیکی
کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو تک بسبب ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے
بلکہ یعنے جاے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنے ثواب اسکا
بے نہایت ہے کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالے کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہے ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون
سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہ خالص اللہ تعالے ہی کے لیے ریا اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا
ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنے روزہ خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین جو دیکھنے مین آوے بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ
کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا
ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنے چھوڑتا ہے اپنی چیزون کو کہ دل چاہتا ہے یعنے جو چیزین منع ہین روزے مین سو چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعامہ
بعد لفظ شہوتہ کے ہے تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوۃ سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے

نکلنے کے عہدۂ حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کے معنی
یہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اسکو برا نکہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہ بات یا تو زبان سے
کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اُسنے کہا اُسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھے بھی لڑنا اُسوقت اسلیے کہ
یہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ
مین اللہ تعالےٰ کے ذمہ مین ہون یا یہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نہ چاہیئے کہ برا کہون یا لڑون ۱۲ع ۱۲ح لفظ
الا الصوم پر مولانا عبد العزیز نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے تصدیق
کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے ہین ویسے روزہ
کسیکا نہین رکھتے تھے سوائے اللہ تعالےٰ کے اور حق یہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پر
اسبات مین متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالیٰ کے یعنی جیسے باریتعالیٰ منزہ ہے کھانے پینے سے ویسے روزہ دار بھی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے سے
دنکو پس اس سبب یہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۱۲ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے اور یہان کے
بعضے لوگون نے ایسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے لوگ اور لوگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس
بلا سے مؤلف **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ
وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی تو قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے جاتے ہین
دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اُنمین سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا ہے اُنمین سے کوئی
دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے
بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بہت بندون کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے
پس شاید کہ تو بھی ہوا نمین سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنے رمضان کی شبون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی
احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف شیطانون کو قید کرتے ہین اسلیے کہ وہ وسوسہ نڈالین روزہ دارون کے
دلون مین اور نشانی اسکی یہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع لاتے ہین طرف اللہ تعالےٰ کے
اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کی کہ بیٹھ رہی ہے اندر بُرے نفسون کے یعنے پہلے
جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اسکی پڑ رہی ہے اسسے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالےٰ کے یعنے بہت کوشش اسکی عبادت
مین اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بند رہ برائی سے یعنے باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف
اللہ تعالےٰ کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ تُفْتَحُ فِیْہِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِیْہِ

أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالیٰ نے تمپر روزے اسکے کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے
اور بند کیے جاتے ہین اسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اسمین یعنے رمضان کی
راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے عمل کرنا اسمین افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہو انمین
لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش شیطانون کے سمجھا جاتا ہے
اس حدیث سے کہ مقید ہوتے سرکش شیطان ہین یعنے ... دور ہوجاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا لیس ... عطف مردۃ الشیاطین پہلی
حدیث ... اور آخر شب جاگنا اور بندگی
کرنا ... لیلۃ القدر ... محروم رہا ہر بھلائی سے اسمین
... **ف** ... دور ہوتا ہے بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے
وہ ہے جو ... فائدے مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف ... پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید
ہوتے ہین تو ... دکیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطان کی ہے اور دوسرا جواب
یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین
قید ہوتے ہین پس وہ دوسرا جواب ... خوب ہوا ایک آفت ... میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہے اس سے
اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانونکا
قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنے سرکش شیطان واسطون ... بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان
... اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے
تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب ... بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے
سے ہوتے ہین ... محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی مؤلف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ
بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ
اے رب میرے تحقیق مین نے منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنے پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر
میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مین نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت
انکی ... مین **ف** قرآن یعنے پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ
رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ۱۲ع **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ
كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہی تمپر اور اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے
یعنی خیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر
اسکی سے مگر ہر بے نصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمھارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دونون کو روزے رکھو اور قیام
کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہی اور نہین ذوق ہی اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اس سے

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ
اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ
الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ
يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ
شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ
مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر
دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہی
بابرکت مہینا ہی کہ اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیے اللہ تعالے نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا
نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہی مانند اسکے کہ ادا کیا فرض سوا ے
رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہی
مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ
زیادہ کیا جاتا ہی اسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار
کو یعنی کسب حلال سے ہوتا ہی اسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اسکے کے اور سبب آزادی ذات اسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہم کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کرواوین ساتھ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالے یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کروادے
روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اسکو اللہ
حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اسکے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلے اسکے
رحمت ہی اور بیچ مین اسکے بخشش ہی یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اسکے آزادی ہی آگ سے یعنی یہ تینون چیزین مومنون
ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین بخشتا ہی
اللہ تعالے واسطے اسکے اور آزاد کرتا ہی اسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اسکی واسطے

تراویح پڑھنے اور مانند اسکی کے سنت موکدہ پس جسنے کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالے کے
عتاب مین اور ابوداؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علے رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہے فامر بلالاً فنادی فی الناس ان یقوموا وان
یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے چاندکی تو حضرتؐ نے حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اُنھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین
یعنے تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہے کہ بند رہتا ہے آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہے کہ فقیرون اور
بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے وانک لا تظمؤا فیہا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلے اُسکے رحمتکی
یعنے وقت اوترنے رحمت عامہ کا ہے اگر اُسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنے کام کم کروایا اس سے
رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونے اُسکا ئے ہوئ ع وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شھر
رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا
مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنے جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے
یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے اُنکے چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ اُنکو اُنسے کہکر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے
کہ جو قیدی کہ حضرتؐ کے حق کے لیے ہوتے ہون اُنھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرتؐ سواے رمضان کے بھی ہر سائل
کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ع ۱۲ مولانا عبد العزیز وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من رأس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ھبت
ریح تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بھم اعیننا
وتقر اعینھم بنا روی البیھقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے ہر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے
باؤ نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر حور عین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے کر دان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند
ٹھنڈے ہون یعنے لذت اٹھاوین بسبب اُنکے یعنے بسبب صحبت اُنکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی بسبب ہمارے نقل کین
بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف ہر سال سے سال آیندہ تک ہر سال غرہ محرم سے ہے اور بعید نہین ہے کہ یہ ہر سال غرہ
شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنے
کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ انکو
پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک زوجہ
حور عین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حور مقصورات فی الخیام ۱۲ ع وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ اھی لیلۃ القدر قال لا ولکن
العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرتؐ کے یعنے جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہے

فرمایا نہین ولیکن کام کرنے والا سواے اسکے نہین کہ پوری دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہی کام سے کہ وہ رکھنا روزہ کا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرتؐ نے جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابو ہریرہؓ نے بیان کیے نہ لفظ حضرتؐ کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ۞ ۞

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنے پہلی رات کے چاند کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنے بہ نیت رمضان کے بیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اسکو یعنے عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنے تیسوین شب کو بسبب ابر کے یا دھوئین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنے تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنے بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنے دیکھو چاند یا ثابت ہو تمھارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنے عرب جماعت ہین امی کہ حساب و کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنے دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیساکہ کہا یعنے پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہی کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتھ رویت چاند کے بیچ دیکھنے کے پس اسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر دن پر لفظ یعنے کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھ پہلی لفظ یعنے کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنے کے دونون اشارونکو کھول دیا ۞ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے
عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتے ہین یعنے انتیس انتیس دنکے نہین ہوتے
یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتے اگرچہ گنتی مین ایک انتیس کا ہوا ویک
انتیس کا یا دونون انتیس کے ہون ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایک دنکا یا دو دن کا
مگر یہ کہ ہوا ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عادۃ اسکی
تھی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہین اسدن روزہ رکھنا اور جسکو
عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمین تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل و فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو
کہ وہ فرض روزون کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے ہے ع
یہ روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سواے روزے عادت کے ۰۰ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ
فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
یعنے سواے روزے قضا کے یا او واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف
نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی انکے حق مین ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی
نہ رکھے پس مستحب ہے اسکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اسکے لیے بھی نہین اسلیے کہ
ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے مین روزے رکھتے تھے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینہ کے دن گنتے رہو تاکہ جانو آنا رمضان
کا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہون دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف یعنے تمام مہینے شعبان کے مین بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع مین بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالے ۰۰ ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ

کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اسدن کہ شک کیا جاتا ہی اسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کیجاوے گواہی اس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوے گواہی انکی اسکی صبح کو دن جو ہوا اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہوا اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہی اور اسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہی کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آپڑا ہی کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اسکو روزہ رکھنا اسدن کا اور اسی طرح افضل ہی یہ روزہ یوم الشک کا اسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمرؓ اور اور بہت صحابہؓ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہی اسکو علماء نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہی روزہ تو مراد اس سے یہ ہی کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نہ رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہی کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اسدن رمضان کا ہونا ح وفتاوی عالمگیری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مینے دیکھا چاند یعنے چاند رمضان کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہی تو یہ کہ محمدؐ پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنے فاسق ہونا اسکا معلوم نہو مقبول ہی گواہی اسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک ہی کی مقبول ہی رمضان کے چاند مین چنانچہ نزدیک حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہوا انتیس کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہی اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہی گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر انکی کے ظن غالب کل ہوا ور بحسب ...

مدد کی مفوض ہے طرف رائے امام کے اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسفؒ سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مین نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اسقدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اُنپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینون سے کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہے نہین محتاج ہوتا طرف اسکے ہر کوئی ہر سال ہے وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم یعنے اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباسؓ سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباسؓ نے کس رات دیکھا تمنے اسکو کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنے فلانی شب کو بتایا اسکو کہ دیکھا تھا ہمنے مثلاً پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنے جب چاند دیکھیں رمضان کرین پس وہ اس رات کا ہے کہ دیکھا تمنے اسکو اسمین اور ایک روایت مین ابی البختریؒ سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباسؓ کے کہ پوچھے اُنسے یعنے یہ کہ کس رات کا ہے یہ چاند بسبب اختلاف مذکورہ کے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی یعنے تیس فرض شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اسکے بڑے ہونیکا کچھ نہین بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلالون کا قیامت کے علامتون سے ہے اور روایت ہے دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اسمین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا اُنکو پھر جبکہ پہونچے ہون بطن نخلہ مین

پوچھا ہو انکسے بالمشافہہ پس جواب دیا ہو انکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کے تیسوین تاریخ چاند دیکھے دنکو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسی طرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جاویگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جاویگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اُسکا تو اسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزے کو تو قضا لازم آئیگی فقط ۱۲ع باب یہ باب ہی بیچ مسائل متفرقہ روزون کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سحری کھاؤ یعنے سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیے ہی اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہی یعنے کھانا کھانا اسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہی اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہ ہی کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہی روزہ رکھنے کی ۱۲ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاص رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنے یہود و نصاری کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے، اور ہمارے ہان بھی ابتدای اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکر گزاری اس نعمت کی ہی ۱۲ع وَعَنْ سَہْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنے جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہونچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہی ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گتھ کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنے رافضیون کی انکی بھی مخالفت ہو جائیگی اسمین کہ یہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ۱۲ع وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنے مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اٹھے اور جاوے دن اسجگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طی کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طی کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اسیے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ طی کا سوائے حضرت کے اورونکے لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اسکے لیے کہ قادر ہوا اسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہ رض کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے انپر اور بعضے صحابہ رض سے مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت کے سے ہی اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ جلو پانی کے تا حقیقت وصال سے نکل جاوین واللہ اعلم اور کھلاتا ہی الخ کھلانے پلانے سے مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہی کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہی بلکہ غذاے روحانی مراد ہی کہ بسبب فیض معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی انکے سبب سے تمدای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبتون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جای محبة حقیقی اور مسرت معنوی ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ روایت ہی حفصہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ رض پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہی اسمین مذہب امام مالک کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہین سوائے نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہی اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونیکے پہلے تک بھی جائز اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب نے یعنے معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ رض پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنے صبح کی ایک تمھارا اور پاس ہوا اسکے ہاتھ مین یعنے ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانے کا [illegible] کو بہانہ نکرے رکھے اسکو یہان تک کہ روا کرے حاجت اپنی اس سے

نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حکم اسوقت ہی کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح ہونے کا یا گمان ہو اُسکا تو ممنوع ہے کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہو گئی ہی یا گمان ہوا اُسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہوا اُسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہی یعنے اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہی لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِي اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میرے وہ ہی کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہی نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سواے ترمذی کے **ف** امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہی اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کھانے کی ہوتی ہی تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہونچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصا قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور اُنکے مزاجون کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہی اسلیے اس سے افطار کرنے کو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمین نیک فالی ہی ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازی کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ابو یعلی نے روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہونچتی اُسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملاوے اُسکو ساتھ اس پانی کے یہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکے مین رہے آپ سے یہ نہین نقل کیا گیا **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اُسکو ثواب مانند ثواب اُسکے کے ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی محیی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرانے والے کو اور سامان جہاد

درست کر دینے والے کو بھی ہوتا ہے اسلیے کہ مدد گار ہوا نیک کار پر ۔ ع مد و عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ
الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالے نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمیں رغبت دلائی حضرت نے
عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اسلیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہے ۔ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُھْرَۃَ
قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلاً اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے
کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی یہ ابو داؤد
نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ
کر لیا ہے کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کے ایک دعا ہے کہ رد نہیں کیجاتی اور
[illegible] وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور یہ بھی پڑھتے تھے الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت
انتہی ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَا عَجَّلَ
النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داؤد
و ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہیں افطار میں یعنے اسقدر کہ تارے گتھ نکل آویں اور ہمارے زمانہ میں پیروی انکی رافضیوں نے کی ہے پس انکے خلاف
میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی و غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کے ہے اور انکی موافقت میں نقصان دین کا ہے

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنے اے ایمان والو
نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے انکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم میں سے پس وہ انھیں میں سے ہے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ
عَطِیَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدُھُمَا
یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوۃَ قَالَتْ اَیُّھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
قَالَتْ ھٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہ کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ کے پاس
پس کہا ہمنے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں ایک انمیں روزے کو جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے
اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہے اور دیر کر نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون انمیں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود
کہا حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف عبد اللہ
بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے انھوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے انھوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا انکو اور
شاید کہ کبھی کبھی ایسے ہونگے واللہ اعلم ۔ع وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ
فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داؤد ونسائی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحر مومن کی

کچھ نقل کی ہی ابوداؤد نے

باب تنزیہ الصوم

باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزے کے **ف** یعنے اس باب مین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا انسے **ف** غرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن مین نے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اسمین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے درمختار مین سے بھی لکھے ہین

فصل بیچ بیان ان چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھالیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھول کر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھول کر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنے وہکاندے بعد یاد آنیکے یہانتک کہ منزل ہوجاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اسپر کچھ ہی اور اگر ایک شخص بھول کر کھاتا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزے کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلانا اسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اسکو اور اگر یاد دلاوے اسکو کوئی کھانیکے وقت اور اسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولے یہ ہی کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہووے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتھ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گراوے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہ فعل [illegible] بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہو اسپر وبال یعنے فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کرے اسپر اور اگر دو بیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہوجاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپس مین قصداً اور منزل نہوان تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہووینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہونچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اسکا حلق مین یا رنگ اسکا رینٹ مین یا تھوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہی اور آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل ہو مسامات سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھے آنکھ مین دودھ یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اسکا یا تلخی اسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنے روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈوری مین اور ڈورہ اسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند اسکے کے اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسی طرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹنے کا مگر تر ہوئی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اس سے بچ نہین سکتا اگر منہ بند کرے تو ناک مین جاتا ہی پس یہ ہی مانند تری کے کہ باقی رہتی ہی منہ مین بعد کلی کرنیکے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دھوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوائے انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دھوان اپنی طرف لیگا

اور سونگھنے کا دھوان اسکا اس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ
ہونا چاہیے اور یہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہما کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو مین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کے اندر پہونچے اسکے
فعل سے فرق ظاہر ہی اور اسی طرح دھوین حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا
جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق مین جاوین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی اونکی حلق مین معلوم ہوگی
تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوئے یا مکھی یا اثر دوا کا ان کا یعنے دوا کوٹتے ہوے یا پٹیا
باندھتے ہوئے اسمین سے کچھ اوڑ کر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز اس سے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا
اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسی طرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین دوا یا تیل
اور وہ مثانہ مین پہونچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنے راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو
نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈے ہی مین رہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا اور پانی مین بیٹھے اور
کان مین پانی جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور نکلے اسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یونہی کرے نہین روزہ جاتا اور اگر اوترے دماغ سے رینٹ اور پہونچے
ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگل جاوے اسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک منہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر
نگل گیا اسکو تو نہین جائیگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم منہ بھرا ہوا نگل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہی پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا یعنے جگہ
جاری ہونے سے اور پہونچتا ہی منہ مین اور یہ قادر ہی اسکے پھینکدینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ انکے نزدیک اور اگر قے آپسے آوے روزہ
جاتا نہین اگرچہ منہ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منہ بھرے ہوئے ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک
جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوے اور ہو وہ منہ بھرے ہوئے سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آئیگا اور منہ بھرے ہوئے نہین ہوگی تو اسکے نگلنے سے روزہ
نہین جائیگا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قے کرے منہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور منہ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہی اور کہا
امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپسے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے اسمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا
اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کے کھانے مین سے اٹک رہی اور ہووے وہ کم چنے سے اسکے نگل جانے سے دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اسکے دانتون مین سے اور داخل ہو
اسکی حلق مین اور نہ پہونچے اسکے پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پہونچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائیگا
اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہی ساتھ اسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کے باہر سے منہ مین ڈال کر چباوے
یہان تک کہ وہ پھیل جاوے منہ مین اور مزا اسکا حلق مین نپاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر منہ مین پھیلی نہین اور مزہ اسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائے
ثابت وہ چیز نگل جاوے اگرچہ مزا حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز ان چیزون مین سے ہی کہ انسے کفارہ آتا ہی کفارہ اویگا و الا قضا فصل
بیچ بیان ان چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہی انسے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ انسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنے عاقل بالغ ہو
اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنے قضا مین نہین اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اسکے توڑنے سے کفارہ نہین آئیگا اور بعد
روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد ان چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاویگی
کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنیکے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آئیگا

اور اگر بعد توڑنیکے سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کرے بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آئیگا
اور وہ مضطر نہو مضطر ہو کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہ ہین
جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور بیچ معنی غذائیہ کے علمانے اختلاف
کیا ہے بعضون نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اسکے کھانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اسکے کھانے سے
اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کھائی جاتی ہے عادۃً پس کفارہ آتا ہے اگر مینہ یا اولے یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھاوے
چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوے گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چباوے اور منہ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوے تھوک بی بی کا
یا یار کا تو کفارہ آتا ہے اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اسمین اور کے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہے اور تھوڑے نمک
کھانے سے کفارہ آتا ہے نہ بہت سے موجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ مین لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ مطلق نمک کھانے سے کفارہ آتا ہے یعنے تھوڑا ہو
یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھنے پس نہین کفارہ اسپر اسلیے کہ نہین کھائے جاتے ہین کچے اور یہ خشک جو کا حکم ہے اور اگر تازے بال ہوے نکال کر کھاوے تو کفارہ
آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنے برابر ہے کہ عادۃ ہو اسکے کھانیکی یا نہ عادہ ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی ہے دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل
اور کفارہ آتا ہے کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اسکے کھانیکی پس نہین کفارہ ہے اسپر کہ نہین عادت رکھتا ہے اسکی اور اگر بعد غیبت
کرنیکے قصداً کھانا کھالے کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہونچی ہو اسکو حدیث یا نہ پہونچی ہو تاویل اسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ
افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبة تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنے پچھنوں کے کہ بعضے علمانے
اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد ہمخوابی کے نیکے اور مباشرت فاحشہ کے
بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اونگلی کے دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون
مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوے دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنے پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل
اسکی موجب ہے سب کے نہین کفارہ آئیگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے
بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک تو اسی طرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہے
اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کراوے ایک شخص سے کہ اسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہین آئیگا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا
اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہان تک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان
چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفارے کو وہ یہ ہے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اسیدن اسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور
اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اسمین افطار اور بیماری آپسے ہوئی بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپسے
ہوئی الخ اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھ سکتا اس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے
یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہین
ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمیع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہان تک کہ سخت لگی اسکو پیاس پس افطار کر ڈالا
کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آئیگا اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کر سکے
یہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہون انمین دن عید کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ انمین روزے رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت

ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ کر سکے
روزے بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور
سحر کو اور شرط یہ ہے کہ اول جنکو کھلاوے انہیں کو دوبارہ بھی کھلاوے یہاں تک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر انکے کو نہیں کفایت کریگا یہاں تک کہ
پھر کھلاوے دونوں غرضوں میں سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیر کا
یکلم کا الشئے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہوں کی بغیر سالن کے بخلاف جو کے روٹی کے کہ اسکے ساتھ سالن ضروری ہے اسلیے کہ بسبب
سختی کے پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہوں کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہوں کی سالن
اسکا اسی میں ہے اسلیے طلب کیا اسکے ساتھ سالن نہیں ہے وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ سو کوئی انمیں پیٹ بھرا یہاں تک کہ اگر ہوگا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند
بھونے کے احتیاج ہوگی اور کے کھلانیکی بسپا تو کھانا کھلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنے پونے دو سیر گیہوں یا آٹا اسکا یا ستو اسکے
یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ میں دے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان انکے
کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان میں کفارہ ندیا تو دسوں کے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان میں کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور
وہ کئی روزے جو توڑے عام ہیں کہ ایک رمضان کے ہوں یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہ روزے ایک رمضان
کے ہوں اور اگر کئی رمضانوں کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علحدہ علحدہ دے فتاوے عالمگیری میں یہی روایت نقل کی ہے **فصل** بیچ بیان انچیزوں کے
کہ روزے کو توڑتے ہیں اور قضا ہی ان سے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمیں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اسمیں غذائیت نہو یا غذائیت ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور
پہونچاوے اسکو پیٹ میں یا دماغ میں اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہوا اس سے شہوۃ شکم کی پوری یعنے حلق وغیرہ تو اسمیں کفارہ نہیں آتا پس اگر کھاوے روزہ دار ادا
رمضان میں چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہوں کا اور جو کا جبکہ بھگو لے ساتھ پانی کے اور ملاوے اسمیں شکر
واجب ہوتے ہیں کفارے کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبار کی یا کھاوے مٹی سوا گل ارمنی کے کہ نہ عادت ہو اسکے کھانیکی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا تھوک اپنا کہ متغیر
تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ کے ذالک ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اسکے وہ چیز کہ نہیں کھائی جاتی ہے عادۃً یا کھائے بہی کچی
یا مانند اسکے ایسے پھل کچے کہ نہیں کھائے جاتے ہیں پہلے پختہ ہونیکے اور انکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اسمیں گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا
یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہے گی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک میں دوا لی یا منہ میں دوا رکھی اور اسمیں سے کچھ حلق میں اوتر گئی یا تیل ڈالا
کان میں قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالے کان میں تو اسمیں اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون میں تو لکھا ہے کہ
روزہ نہیں ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم میں اور وہ پیٹ میں پہونچی یا
دماغ کے زخم میں ڈالی اور وہ دماغ میں پہونچی یا داخل ہوا حلق میں مینہ یا برف اور نہ نگلا انکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا
مثلاً کلی کرنے میں پانی حلق میں اوتر گیا یا ناک میں پانی دیتے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتھ جماع کے ہو یعنے خاوند نے
زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتوں میں نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع میں زبردستی کرنے والے پر
کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اسپر قضا اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو یعنے حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانے کے بسبب خدمت کے یا افطار کرے لونڈی
بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اسکو بسبب خدمت کرنے کے قسم کھانے سے یا کپڑا دھونے سے قضا لازم ہے اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولے کا اگر ایسے کام کو
کہے کہ عاجز کرے اسکو اداے فرض اللہ سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سونے کے منہ میں پانی یا پی جاوے سونے والا پانی اس پر قضا ہے اور نہیں ہے وہ مانند

بھولنے والے کو کیا نہیں جانتا ہے تو کہ سونے والا یا جسکی عقل جاتی رہے اگر ذبح کرے نہیں درست اسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور اگر روزے مین بھول کر کھانیکو کھایا یا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک نفلی روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اسکو افطار یا رات سے ایکنے نیت روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر میں یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کھانیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھا دیگا اپنے مکان مین یا پہلے جدا ہونیکے ابادی مقام اپنے کے سے تو کفارہ اور قضا دونون لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے بندر ہا تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کے یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہونے فجر کے اور فجر اس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب کے حالانکہ آفتاب اسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونے کفارے کے دو روایتیں ہیں مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گرائے کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینے کے یا چھونے کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادائے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسیے سونے مین اور وہ روزے سے تھی روزہ جاتا رہیگا اسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اسسے جماع کسیے کیا اس عورت پر بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسیے انگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنے دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہونچا دبر مین حقنے کی جگہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہے کم یا پہونچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین مسے بواسیر والے کے اور دھوے انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلے اٹھنے کے اور پھر اوپر چڑھ گئے نہین ٹوٹنے کا روزہ اسلیے کہ پانی پہونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہونچنے کے طرف باطن کے بسبب عود کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزون کو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہو جائینگی یہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا ۔ اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ مین پھر نکال لیے نہین ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نکل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دھوان اپنے فعل سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوین عبیر و عنبر اور عود کے ہے اور ان دونون کے دھوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اسکے کے اور اسی طرح حقہ کے دھوان داخل کرنے سے بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا ۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے اور قے اپسے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتون کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے کے دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلے نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش ہے قضا لازم آویگی مگر نہ قضا کرے اس دن کے کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہے اسلیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا انکی قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اسدن کی بھی قضا آویگی ۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی ۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین آئیگی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم مین ہے ۔ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے

امام اعظم کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کھایا بھول کر پھر گمان کیا افطار کا پس کھایا قصداً تو نہین کفارہ ہے اور اگر جانتا تھا نہ افطار ہونا پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً واجب ہوگا کفارہ پس اختلاف ... کھانے کو مانند اسکے ۱۲ ط

کذا فی الا بدمنہ - اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہی بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز میں اور واجب ہی بند رہنا
حائض اور نفساء پر جبکہ پاک ہوں بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے
پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصوں اخیر کے - اور حائض اور نفساء اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر کھاویں نہ
بلکہ پوشیدہ کھاویں **فصل** بیچ بیان اون چیزوں کہ مکروہ ہیں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہی روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا
یعنے جیبھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ میں ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا
یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہیں مکروہ - اور فتاوے نسفی میں ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اسکو بھی
چکھ لینا کھانے کا تا اسکے ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنے جو کہ
پکانے کے لیے ہوں اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منھ میں دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اسکے
پاس ہو تو اسسے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہی
چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہیں اسمیں مرد و عورت اسلیے کہ اسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوائے روزے کی حالت کے مردوں کے لیے
چبانا اسکا مکروہ ہی مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضوں نے کہا مباح ہی بخلاف عورتوں کے کہ انکے لیے مستحب ہی چبانا اسکا اسلیے کہ یہ انکے لیے قائم
مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنے عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہیں مکروہ - اور
مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا منھ میں قصداً اور پھر نگل جانا اسکا - اور مکروہ ہی روزہ دار کے لیے کرنا اس چیز کا کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنوں کے
اور جو فصد و پچھنے ایسے ہوں کہ ضعف نہو اسے تو نہیں مکروہ - اور نہیں مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھوں کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال
کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی میں - اور نہیں مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر وضو کے - اور نہیں مکروہ ہی غسل کرنا
اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث
آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحر کھانے اور دیر کرنے سحری میں اور جلدی کرنے افطار میں بیچ غیر روز ابر کے اور ابر کے روز احتیاط
ضرور ہی **فصل** بیچ بیان ان عوارض کے کہ مباح ہی بسبب انکے افطار وہ دس ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنے زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ
پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے
ہونیکا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اس سے احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت
کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہی اول باطن میں پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکھ دکھنے کا یا زخم یا درد سر کا غرضکہ کوئی
مرض ہو جب خوف ہو اسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہی اسمیں افطار - اور لکھا ہی علماء نے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ میں لڑونگا
کفار سے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے میں پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہی
علماء نے اس شخص کے حق میں کہ اسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز میں پہلے آنے تپ کے بگمان اسکے کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر دیگی
تو نہیں مضائقہ افطار کا اسکے لیے پھر اگر تپ نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہیں آنیکا کفارہ - اور اسی طرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور حیض
نہ آیا تو صحیح تر یہ ہی کہ کفارہ نہیں آنیکا اسپر - اور فتاوے عالمگیری میں لکھا ہی کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا - اور اسی طرح بازار والے اگر سنیں
آواز طبل کی تیسویں تاریخ اور گمان کریں کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالیں پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہیں کفارہ انپر

زبردستی سے مراد یہ ہے کہ کوئی پچھاڑ کر منھ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے مین مار ڈالنے کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہے افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی
کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا
گیا ہے کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ حدیث مین عام ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم
اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃ خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس - اور جائز ہے دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فائدہ
کریگی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ
جائز ہے افطار اسکے لیے کہ ہوا اسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہوا اسکے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا - اور جو یہ سبب مشقت مین ڈالنے
نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آئیگا - اور پوچھے گئے
علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے کے سے کہ جب جانے وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمین افطار اور ہے وہ محتاج طرف
حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہین پس منع کیا انھون نے اشد منع اور در مختار مین لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اسکو
چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے - اور جائز ہے افطار اس مسافر کو کہ
سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اسکے تو درست ہے اور بعد موت
قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہ کب ہے کہ جب نہون تمام رفیق
اسکے افطار کیے ہوے اور نہ مشترک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کے - اور نہین واجب ہے
وصیت کرنی ساتھ فدیہ اس عذر کے کہ افطار کیا اسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر دن مذکورہ سے اور قضا کرے ان عذرون
کی کہ قادر ہو انکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہے اسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہے قضا
روزے مین پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلد ہی ذمہ سے اتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع مین روزے
تیرہ قسم کے آئے ہین انمین سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان مین جو
قصداً افطار کرے اسکے کفارے کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزون مین اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل
روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ
فانی اسکو کہتے ہین کہ عاجز ہوا اسے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اسکا یہان تک کہ نا امید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ
فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والون کو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر
عاجز ہوا اس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنے
عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اسپر فدیہ مانند اور عذر والون کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم
ہو تو استغفار کرے اللہ تعالے سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلا دے جیسے کہ جائز ہے تملیک
بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اسمین تملیک مانند زکوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اسمین تملیک اور اباحۃ اور
جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور اداء کے شرط ہے اسمین تملیک اور نہین جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ توڑ ڈالنا
روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنیکے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہے اسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون میں

ع
یعنی بخشدیا اللہ نے مسافر سے آدھا روزہ
آدھی نماز اور
روزہ اور حاملہ سے اور دودھ
پلانے والی سے روزہ ۱۲

نفل روزے رکھے دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہے قضا انکی توڑنے مین اسلیے کہ ان دنون مین روزے منع ہین شروع سے
واجب نہین ہوتے اور اگر ان پانچ دنون کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنون مین افطار کرے اور قضا انکی رکھے اور دونون
مین اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اسمین اور مارا جاوے اسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور
کام کرنا برا یعنے روزے مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہے اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے ف باطل بولنا کلام باطل
وہ ہے کہ جسکے بولنے مین گناہ لازم آوے یعنے باتین کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا
کا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزین کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا انسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار
نے باطل بولنا اور برے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالے کو کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے سے
توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اس سے یہ یعنے برے قول و فعل نہ چھوڑے تو نہین پروا کرتا اللہ تعالے روزے
اسکے کی اور اسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہے نہ التفات کرنا اسپر اور نہ قبول کرنا اسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے
اللہ تعالے اسکی طرف کہ اسنے ترک تو کیا اس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اسپر
ہر وقت مین اور مشائخ نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز
رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک ہونے سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ
اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اسکے غیر کی طرف ہو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتے اس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرتؐ بہت قادر تم سے واسطے
حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاجت سے مراد شہوت ہے یعنے حضرتؐ بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور
بدن لگانے کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا
اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا انزال ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ہو **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پالیتے انکو فجر رمضان مین یعنے کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے
حضرتؐ کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہا لیتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزے کی
کرنی اور صبح کو نہانا منع نہین اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اسمین
بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین
ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنیکی خواب مین اور وہ امن مین تھے اس سے ہو **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھچوائی

حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزے کی حالت مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرتؐ حالت احرام
مین اور روزے سے تھے اور یہ بھری ہوئی سینگی ہی یہ مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم و ھو صائم محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والے کو
سینگی لینی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسی طرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون امامون کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری سینگی لگانے والے کا
اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہیں واجب آتا ہے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ
فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہووے
روزہ دار پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہیں کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے
ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھول کر کھا لیوے یا پی لیوے تو روزہ نہیں جاتا اور مذہب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان
کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے وَعَنْہُ قَالَ
بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکْتُ قَالَ مَا لَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ
وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَجِدُ رَقَبَۃً تُعْتِقُھَا قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ
قَالَ لَا قَالَ ھَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ
اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْہِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ ھٰذَا فَتَصَدَّقْ بِہٖ فَقَالَ الرَّجُلُ
اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَھْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُہٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْہُ اَھْلَکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ناگاہ آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنے بسبب گناہ کرنیکے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنے جماع کیا اور
تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے
دو مہینے کے پے درپے کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینوں کے کھلانیکا کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اسوقت کہ ہم اسی طرح بیٹھے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ایک عرق کہ اسمین تھین کھجورین اور عرق
کہتے ہین تھیلی بڑے کو یعنے کھجور کے پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسمین پندرہ چو سیرون سے لے بیس چو سیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے
پوچھنے والا کہا اسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور صدقہ دے انکو پھر کہا اس شخص نے کیا اللہ دونین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ
یعنے مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیرون کو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے
گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
حضرتؐ کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے
روزے رکھے پے درپے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سر اسم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو کے اور اگر پکا کر دے تو
دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنے اصول و فروع کو دینا درست نہیں اور حضرتؐ نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف
کیا ہے علما نے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اسی کے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل اسوقت ہی کہ اسکے کھانے سے اور اسکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہوا دا کرے پس وہ محتاج تھا اسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلادے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہؓ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان انکی نقل کی ابوداود نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرتؐ زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ۞ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنے بدن سے بدن لگانا ولگانا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اسکو اور آیا حضرتؐ کے پاس ایک اور پس پوچھا اسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداود نے **ف** بڈھا امن مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اسکو نہین ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قی یعنے آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہین اسپر قضا اور جو شخص قی لاوے یعنے اونگلی وغیرہ حلق مین ڈال کر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی وابوداود وابن ماجہ ودارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنے بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنے منکر ہی **ف** قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنے قی لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھول کر لاوے تو قضا نہین اور یہ مسئلہ استیار باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے ۞ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی انکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبان سے دمشق کی مسجد مین اور کہا مین نے کہ ابودرداء نے مجکو حدیث کی ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداء نے اور مین نے ڈالا تھا حضرتؐ کے واسطے پانی وضو انکے کا نقل کی یہ ابوداود وترمذی ودارمی نے **ف** یعنے رسولؐ کو نفل مین قصداً قی کر کر روزہ توڑ ڈالا اسبب کسی عذر کے یعنے عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنے اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ وغیرہما نے کہ قی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کے قی سے انھون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا منہ کا واللہ اعلم ۞ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّكُ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک

کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک
اور بہت حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک تر
یعنے تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد
زوال کے ٭ح وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال
نعم رواه الترمذی وقال لیس اسناده بالقوی وابو عاتکة الراوی یضعف اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی
نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہے
اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہے
اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل
دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہے ٭ع ٭ح وعن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال لقد رأیت النبی صلی الله علیه وسلم بالعرج
یصب علی راسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالک وابو داود اور روایت ہے بعضے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کے میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے
نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار
کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی بیچ باطن اسکے کے ع نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے
لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسی طرح در مختار
میں لکھا ہے وعن شداد بن اوس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی رجلا بالبقیع وهو یحتجم وهو آخذ بیدی
لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواه ابو داود وابن ماجة والدارمی قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه الله
وتاوله بعض من رخص فی الحجامة ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لا یامن من ان یصل شیء الی
جوفه بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینہ کے
مقبرے کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہیں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ
ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو
بعضوں نے ان میں سے جنہوں نے اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنے قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اس واسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہونچ جاوے کچھ پیٹ اسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصوں سے مراد ہیں یعنے اکثر علما ہیں مذہب اکثر
علما کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنے بھری
ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک و شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے انھوں نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب
افطار کے ہو جاتا ہے یعنے بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانیکے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ موجب ہوتا ہے افطار کرنیکے
تا ہلاک نہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منھ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

ہوتا ہو ان سینگی سے ... جانا نہیں یقین کر ... ہو تو ... سینگی ... ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث خاص دو شخصون کے حق مین فرمائی
کہ انھون نے سینگی ... جبکہ ... غیبت کی تھی ... غیبت کا ... نے یہ فرمایا کہ دونون کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر
منسوخ ہوا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ
لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ
تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ اور روایت ہو
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہین بدلا
ہوتا اسکا روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور
کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے محمد کو یعنے بخاری کو کہ کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہین جانتا ہون واسطے اسکے سوا اس حدیث کے ف بدون رخصت کے
یعنے بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہوچکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہو پہلے جملہ کے اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے
اور تشدد کے فرمائی اور مراد یہ ہو کہ ثواب روزہ فرض کا اس درجہ ہو کہ روزہ نفل سے نہین ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اسکے ایک روزہ
رکھے فرض ادا ہوجائیگا اور اگر رکھکر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے
اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہین کفایت کرتے چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رض کا یہی مذہب ہو اور اکثر علما کا مذہب یہ ہو کہ کفایت کرتا ہو ایک دن بدلے
ایک دن کے یعنے فرض ادا ہوجاتا ہو اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنون مین اور گرمی مین اور رکھے بدلے اسکے چھوٹے دنون مین اور سردی مین اور ظاہر یہ ہو کہ
نماز بھی روزے کے حکم مین ہو اسلیے کہ نہین فرق ہو دونون مین بلکہ نماز افضل ہو روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ... وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہو ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہین کہ نہین انکو حاصل روزے انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے
ہین کہ نہین انکو قیام انکے سے مگر بیخوابی نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی
اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکے کے اور ممنوعات سے ہوتی ہو اسکو بھوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط
ہوتا ہو اور اسی طرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اسکو کچھ بھی ثواب نہین ہوتا جیسے نماز مین یا گھر چھپنے ہوے مین
پڑھے تو اسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہو اور اسی طرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اسکے فرض ساقط ہوا قضا اوسکی
لیکن اسکو ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسی طرح اور عبادتین مانند حج و زکوۃ وغیرہما کے اگر خلوص سے نہون کچھ نہین فائدہ انسے سوے تضییع مال و رنج بدن کے
مولانا من الطیبی وغیرہ وَذُکِرَ حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضو کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ
وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ روایت ہو
ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے یعنے جو قے آپ سے آوے
اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین محفوظ اور عبدالرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہو حدیث مین ف روایت کیا ہو
اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابوداؤد نے بھی اور حدیث ابوداؤد کے ساتھ صواب کے ... وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ

انسَ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا
نہیں مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے سینگیوں کو بسبب ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزے کو توڑتی ہے ؎ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ
تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہے بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا تھے ابن عمر سینگی کھچواتے
روزے میں پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو ف یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری نے
بغیر سند کے روایت کی ہے اسکو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً ؎ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ
مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ اَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ
لَا اَقُوْلُ اِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے عطا سے کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈالدے
پانی کو کہ اسکے منھ میں ہے یعنے بالکل ڈالدے تو نہیں ضرر کریگا اسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہے منھ اسکے میں اور نہ چباوے مصطگی پس اگر
نگل گیا تھوک مصطگی کا نہیں کہتا میں کہ افطار کیا۔ لیکن منع کیا جاتا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ ما بقی میں حرف
موصولہ ہے اور عطف ہے اسکا لفظ ریقہ پر یعنے ضرر نہیں کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنیکے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے
غیر ممکن ہے اور مصطگی بعضے آدمی دانتوں کی تقویت کے لیے منھ میں رکھتے تھے پس حالت روزے میں اسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکے چبانے ہوے
تھوک جو منھ میں جمع ہوا اسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہیں اسلیے کہ وہ منھ میں سمٹ جاتی ہے اس سے کچھ جدا نہیں ہوتا کہ حلق میں اتر جاوے اور روزہ
توڑ ڈالے ولیکن منع ہے یہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو
ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہے ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانیکی کراہت اسی صورت میں ہے کہ یقین ہو اسکے نہ اترنیکا حلق میں
اور اگر یقین ہو کہ اسمین سے کچھ حلق میں اتر گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک ڈورا رنگا ہوا منھ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے
مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہے روزہ اسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہے
واللہ اعلم ؎

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

یہ باب ہے بیچ بیان روزے مسافر کے ف یعنے مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور افضل کیا ہے ان دونوں میں ؎

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت
روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھوں میں
سفر میں یعنے رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنے کیا حکم ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں اکثر علما اسپر کہ
افطار اور روزہ رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو رکھنا روزے کا بہتر ہے
اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے تو افطار روزے کا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ افطار کے نزدیک
حنفیہ کے [illegible] اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ؎ و مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ

صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَجِدِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم
ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولھوین رمضان کو بعضوں نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنے قویون نے اور بعضوں نے ہم مین سے افطار کیا یعنے ضعیفون نے یا
امیرون کے خادمون نے پس عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنے اسلیے کہ عمل کیا اُسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا
اُسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنے دھوپ سے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہ کہا انھوں نے کہ یہ روزہ دار ہے یعنے
بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے روزے سے جب ایسی حالت ہوجاوے تو سفر مین
روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہے ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ
فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس
بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنے والے پس اُترے ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنے بسبب ضعف کے
لائق کاروبار کے نرہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنے خدمت مین مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹون کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنے والے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ثواب یعنے ثواب کامل تر لے گئے اسلیے کہ افطار اُنکے حق مین ایسے
وقت مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمتگاری روزہ دارون کے تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہے کہ
خدمت صالحون کی افضل ہے نوافل سے ۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ
فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے طرف
مکے کے یعنے جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہان تک کہ پہونچے عسفان تک کہ نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر اُٹھایا اسکو
ہاتھ مین یعنے ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھین اسکو لوگ پھر افطار کیا یہان تک کہ آئے مکہ مین اور یہ سفر تھا رمضان مین پس تھے
ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھین اسکو لوگ یعنے جانین کہ جائز ہے افطار کرنا یا
اختیار کرین متابعت حضرت کی ۴

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس بن مالک کعبیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے موقوف کردی مسافر سے
آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حاملہ سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** موقوف کردی یعنے
سر سے مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہیں اسپر نہ یہ کہ پہلے چار تھین پھر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ

یعنے واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا انکو اور بعد رفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے انپر فدیہ بھی ٭ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے سواری کہ پہونچاوے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنے اچھی حالت مین سفر کرتا ہو پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہان آجاوے رمضان اسکو نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے والا جائز ہے سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے بیچ طرف مکے کے رمضان مین پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا اسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیون نے روزہ رکھا یعنے روزے ہی سے رہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہین پکے گنہگار یہ ہین پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جھڑک لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کرین بیچ قبول کرنے رخصت اللہ تعالے کی پس جنھون نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالے کی نہ اسلیے حضرت نے خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر مین ٭ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر مین یعنے گھر مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین بڑا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر مین لیکن یہ حدیث اکثرون کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو مولانا من الشروح ٭ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ انھنے کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنے مین قوت روزہ رکھنے کی سفر مین پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنے روزہ رکھنے مین یا افطار کرنے مین فرمایا یہ یعنے افطار کرنا رخصت ہے اللہ عز وجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس نہین گناہ اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولے ہے ٭

بَابُ الْقَضَاءِ

باب ہے بیچ بیان قضاء روزے کے ف یعنے حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضاء روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہین اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کے اسمین قضا ہے ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عائشہؓ سے کہا ہوتے مجھپر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹے سعید کے نے کہ منع کرتا عائشہ کو یعنے قضا روزے سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت عائشہؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوائے شعبان کے اسلیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تھین حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتین اور روزہ قضا کرتین ہو **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت مین کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے کسیکو اپنے گھر مین آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت ہی شافعیہ پر کہ انھون نے استثناء کیا ہی عرفہ اور عاشورے کے روزون کو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور یہ حکم اذن کے ہی علم رضا اسکے کا یعنے زبانی اذن ندیا مگر جانتی ہی یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنیکی کہ اذن دلالۃً ہی ہو **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا اسنے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہوتین ہم حیض سے حضرتؐ کے زمانے مین پس حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے شارع نے جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ یہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہؓ کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اسلیے قضا اسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین انکی قضا مین اتنا حرج نہین اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجکو حرج و مشقت نہین ہو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنے فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی علمانے اس شخص کے حق مین کہ مر جاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علماء کہ انھین مین امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعی رحمہم اللہ ہین گئے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہی کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہی چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صحیح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت کو تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال مین سے پر اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہین واجب وارث پر جبتک

زیادہ ہے پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے اسکے کے اور یہ سب جب ہے کہ فوت ہوا ہے بعد ممکن ہونے قضا اسکی کے اور جسکو فوت ہو کچھ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہین لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہے اسپر اجماع ہے علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک وصیت کرے یا نکر دیا جاوے کل مال سے ❊ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامُ شَہْرِ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْہُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عُمَرَ روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اسپر ہون روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روزے کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمرؓ پر یعنے قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روزے کے مسکین یعنے دو دو سیر گیہون دے سر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب ہے کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہین کہا جاتا اپنی عقل سے ❊ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُسْأَلُ ہَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ اور روایت ہے مالکؒ سے کہ پہونچا انکو یہ کہ ابن عمرؓ تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور حنفیہؒ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہوجاوے درست نہین لیکن حنفیہؒ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ**

باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَہْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مینے حضرتؐ کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنے شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ مین اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے حضرتؐ روزے رکھتے تمام شعبان مین تھے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنے کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنے ابتدای حدیث کے یہ ہین کہ عادت شریف حضرتؐ کی روزہ نفل مین یہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہین اور جملہ اخیر یعنے لفظ کان دوسرے سے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ روزہ رکھتے تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ❊ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا مین نے واسطے حضرت عائشہ رضی کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہین
جانتی مین انکو کہ روزے رکھے ہون کسی مہینے مین تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہین افطار کیے تمام مہینے یہان تک کہ روزے رکھتے کچھ اسمین یہان تک کہ
وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا
أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران بن حصین رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانیکے کیا نہین روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے
کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس شخص نے واجب
کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے مین فرمایا جب رمضان ہو چکے اور
افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق رکھنے کا
نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ دینا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ین روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہے
اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہے بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثین رجب کے روزون کی موضوع ہین
اور پیچھے نماز فرض کے یعنے اور سنتون موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور
دور ہونیکے ریا و سمعہ سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار سبب تاکید ہونے انکے کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہے
فرض مین وتر بھی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ
إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہون اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنے روزے دن عاشورہ کے کو اور اس مہینے کو
یعنے مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرت کسی روزے کو اسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوائے عاشورہ کے روزے کے
اور رمضان کے روزون کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہے علما نے کہ یہ فہم ابن عباس کا ہے کہ انحضرت کے حال و مقال انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ایسا سمجھا ہے الا روزہ عرفہ اور روزہ اسکا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اسکے سے ہے وَعَنْهُ قَالَ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا اسوقت
کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورہ کے اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اسکے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق
یہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہین اسکی یہود و نصاری یعنے اور ہم دوست رکھتے ہین مخالفت انکی پس کیونکر موافقت کرین ہم انکی اسکی تعظیم
کرنے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نے
سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کے اول حدیث مین آتا ہے اور حکم کیا اپنے صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھ

مستحب ہونیکے پس جبکہ ہوا دسواں سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا انکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو نویں کو رکھونگا یعنے فقط نویں ہی کو یا نویں کو ساتھ دسویں کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک بلکہ وفات پائی بارھویں ربیع الاول کو پس ہوا نویں کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اسکے یا بعد اسکے پس اگر نہ رکھے دسویں کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی

ع وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑے انکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت روزے سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزے سے پس بھیجا میں نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام الفضل بیوی حضرت عباس کی تھیں اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہیں اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہے

ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے بیچ دہی کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دہی سے نو دن اول بقرعید کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں میں یعنے سوائے دسویں کے نویں تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب میں اسی دہی کے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا اور دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنوں کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا مولانا من المرقاۃ

ع وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہاں تک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنے راوی کو شک ہوا

کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمرؓ نے کیا حال ہی اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی کہا عمرؓ نے
کیا حال ہی اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ ہی روزہ حضرت داؤدؑ کا کہا کیا حال ہی اسکا کہ روزہ رکھے
ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پس یہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسے ہمیشہ
روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنے غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلے اس سے ہی
اور گناہ اس سال کے کہ پیچھے اس سے ہی یعنے بچا دے گناہ کرنے سے اسمین یا اگر واقع ہون گناہ اسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن
عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کے پہلے اس سے ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنے نشانی
غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب
دیتے حضرتؐ جو کچھ کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرتؐ کے سے سوال کرے اسلیے کہ حضرتؐ کے افعال مین بیچ قلت وکثرت کے اسرار
اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسے نہین ہو سکتے اور حضرتؐ بہت روزے نہ رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین
اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنے یہ اچھا ہی یا برا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے ساتھ
تفصیل کے آدب وعاجزی سے پوچھا اور جملہ لاصام ولا افطر یا دعا بد ہی اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہی کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے
حکم سے نہین ہی اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھا یا کچھ کہا شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنے تمام
سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہین روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ
انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دونون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا انپر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہی کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سے اور ادا ے حقوق سے پس جو کہ ضعیف
نہووے اس سے نہین مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور فتاوی
عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنے اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اسکو
یا پس یہ افضل ہی اور یہ روزہ داؤدؑ کا ہی یعنے یہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادت وعادت کی کہا ہی بعضے علما نے کہ کوشش کر
علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا
اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنے دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت
دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجھکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ ہی
اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجھکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے
عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینے مین یعنے آیام بیض کے تیرہوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے
مہینے مین یہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہی **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُّ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گیے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اسدن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوترنی

مجھپر نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ پوچھا سبب حضرت کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اس روز کے روزے کے مستحب ہونے کا پوچھا ہر تقدیر سبب اسکا یہ ہے
کہ بڑی نعمت اسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور وحی اوترا اسکے شکرانہ مین یہ رکھتے ہین ہح وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ
أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ
قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذۃ عدویہ سے یہ کہ انھنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنون مین مہینے کے
روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے کے روزہ رکھنے کی یعنے جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثون اور آثار مین بھی واقع
ہوئے ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہون گی ہح وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ
حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعیؒ کے
نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہے یعنے دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھے اور امام اعظمؒ کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہین کہ سارے
مہینے مین رکھے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف نحر سے مراد جنس ہے یعنے سب دن نحر کے اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے دنون مین بھی حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین
ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کے نحر ہے فقط اور دو دن بعد اسکے یعنے گیارہوین بارہوین
نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایکدن بعد ان دو دنون کے یعنے تیرہوین تشریق ہے فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہین دو روزے دو نو
عیدون کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیرہوین تک ہع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ
وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے روزہ بیچ دو دن کے یعنے دو وقتون کے
دن فطر کے اور عید قربان کے یعنے چار دن تیرہوین تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہین گیارہوین
بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اسکے یہین چارون روزے
حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہے ان دنون کی اور وہ منع ہے مگر
جبکہ روزہ معمولی آپڑے اسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنے باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اسمین
اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازون کے بعد کی اور وقت ذبح اور
رمی جمار اور سوائے انکے کے ہع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اسکے یا روزہ رکھے پیچھے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِیَامٍ مِنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ مِنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَصُوْمُهٗ اَحَدُکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزے دن کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے اور نصارے اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصارے کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات مین معطل رہنا کچھ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ الخ یعنے مثلا عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اس روز جمعہ آپڑا یا مثلا روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑے تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز متبدعہ کے کہ نام اسکا صلوۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علما نے بہت سی کتابین اسکی برائی مین اور گمراہی اسکی نکالنے والے کے مین لکھی ہین ۱۲ ع ح نرے جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمۃ اللہ نے توجیہات لکھے ہین تو یہ بموجب مذہب انکے کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ انکے نزدیک یہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس انکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے ۔ مولانا **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنے ذات اسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راہ خدا مین یعنے جہاد مین یا خالصۃ للہ ۱۲ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَیْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ صُمْ کُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامَ یَوْمٍ وَاِفْطَارَ یَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنے خبر پہونچی ہے مجکو یہ کہ تو روزے

رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب پس کہا میں نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہوں فرمایا کہ نکر روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر اور
قیام بھی کر اور سو بھی رہا سواسطے کہ واسطے بدن تیری کے تجھ پر حق ہے یعنی بہت مشقت میں نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھوں
تیری کے تجھ پر حق ہے یعنی کبھی سویا بھی کرتا آنکھیں آرام پاویں اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی اسکے ساتھ سو اور صحبت اور مخالطت کر
اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی کلام کر انسے اور خاطر داری کر اور کھانا کھا انکے ساتھ نہ روزہ رکھا چاہیے کہ روزہ رکھنا تیرا
تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہیں روزے رکھ ہر مہینے میں تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن شریف
یعنی ختم ہر مہینے میں کر لیا کر کہا میں نے طاقت رکھتا ہوں میں زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن بیچ سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزوں اور ختم کا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنی نکر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتوں ضروریہ میں خلل پڑتا ہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے
ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اسلیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں پس تین روزوں کی تیس لکھی گئیں گویا سارے مہینے
روزے ہی سے رہا ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم الاثنین والخمیس رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ
رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض
الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل یعنی درگاہ رب العزت میں دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہوں
میں یہ کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں ہوں روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہیں اور عرض
ان دونوں میں ہوتے ہیں پس تعارض نہرا اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل رات کے پہلے عمل دن کے
اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہوں اور مجمل ان دونوں میں ہے وعن ابی ذر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ
رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر جس وقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے
تین دن پس روزہ رکھ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح
پر آئے ہیں لیکن افضل اسی طرح ہے کہ ان تین دنوں مذکورہ میں رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہیں ہے وعن عبد اللہ بن مسعود
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شہر ثلثۃ ایام وقلما کان یفطر یوم الجمعۃ
رواہ الترمذی والنسائی ورواہ ابو داؤد الی ثلثۃ ایام اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کریں دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی
اور نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے ثلثۃ ایام تک ف پہلی حدیثیں کے ذریعے انسے معلوم ہوا کہ تیرے جمعہ کو روزہ نہ رکھے اور اس سے
روزہ ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا
خاصہ حضرتؐ کا تھا جیسے روزے ملا کے رکھنے یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہے یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ہے یا دیں

بموجب مذہب اُنکے کے ہے کہ جو مکروہ رکھتے ہین نرے جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا
اس روزے کا ثابت کرتے ہین مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ
وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت عمل
کرتے تھے کہ سب دنون ہفتہ کے مین روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالے کے ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین ترک کرین جمعہ کا
روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنون کا اسمین ہے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ
اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجکو یہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا انمین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے ف لفظ والخمیس
مین واو بمعنی او کے ہے یعنے تین روزے رکھ کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دو منگل و بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ و ہفتہ چنانچہ طبرانی کی
روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ف وَعَنْ
مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
مسلم قرشی سے کہ کہا پوچھا مین نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھپر
حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل انکے ہین یعنے شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل
کی یہ ابوداود و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہے یعنے ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اس سے انکی اداے حقوق مین
قصور آتا ہے اور اسی طرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہو اسکے لیے نہین مکروہ
بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنے جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے
اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنے ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزون کے ہر
مہینے سے ع ح - اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کی گئی انسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار
مین بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور بیان جو ملا علی رح نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین
اور نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی یہ ابوداود نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے وہان کے
اعمال مین قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ۱۲ع وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ
شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے
کہ نام انکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنے اکیلا مگر اس صورت مین کہ فرض کیا جاوے

تو پس اگر نہ پاوے ایک بھی مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اسی کے حکم میں ہیں روزے سنت موکدہ
مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزوں میں سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں اور پس چاہیے کہ چباوے
اسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا
روزے ہفتہ کے سے یہ ہے کہ اسمیں تعظیم اسکی لازم آتی ہے اور اسکی تعظیم کرنے میں مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہیں رکھتے
بسبب ہونے اسکے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہیں اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ع ح **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی
راہ میں گردانتا ہے اللہ تعالے درمیان اسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے ف خدا
کی راہ میں یعنی جہاد میں یا حج کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ
شدید ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت
ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے میں ہے یعنی بے محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ**
اَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِي بَابِ الْاُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے
باب میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ
فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ
تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا
فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ میں پس پایا یہودیوں کو روزے سے دن عاشورے کے
پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمیں روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیوں نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے
اسمیں موسیٰؑ کو اور قوم اسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اسدن موسےؑ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں
اسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسیٰؑ کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مِمَّا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ
اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اس چیز سے
کہ روزہ رکھتے اور دنوں میں اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہیں واسطے مشرکوں کے یعنی وہ انمیں روزے نہیں رکھتے بسبب عید
ہونیکے پس میں بہت دوست رکھتا ہوں یہ کہ خلاف کروں میں انکا نقل کی یہ احمد نے ف مشرکوں کے یعنی یہود و نصاریٰ کے انکو مشرک اسلیے کہا

کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکھنے سے سنیچر کو یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرت کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب وہ ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ہع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورہ کے اور رغبت دلاتے ہمکو اسپر اور خبرگیری کرتے ہماری یعنے نصیحت کرتے نزدیک آنے اُسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اُس سے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے اُسدن کے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوٰۃ کے مین بغیر لفظ نا کے ہے مگر صحیح مسلم مین موجود ہے وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حفصہؓ سے کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے سنتون موکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذیحجہ کا یعنے نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنے سنتین فجر کی نقل کی یہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین نہ سفر مین نقل کی یہ نسائی نے ف مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنے تیرہوین اور چودھوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنے راتون کی ہے ان راتون کو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلون کو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو انکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرہوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودھوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا اور جاننا چاہیئے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکھلے اور دوسرے یہ تین روزے اول مہینے کے یعنے پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودھوین پندرہوین اور چھٹے یہ کہ اول انکا دوشنبہ ہو یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہ کہ اول انکا پنجشنبہ ہو یعنے پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین تو چنے پیر اور دو جمعراتین اور نوین تو چندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھیر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین اکیاون ہین تین تین تو یہی ہین حساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذیحجہ مین یعنے پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین ہع وَمَوْلَانَا فِدَاهُ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنے بڑھنا ہے کہ دیا جاتا ہے بعض اسکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ اسکے اور زکوٰۃ

روزہ ہی کہ گھلتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اس سے اور پاک ہوتا ہی گناہوں سے بسبب اُسکے پس زکوٰۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰہُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنے اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالے ان دونوں مین واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالے چھوڑ دے انکو یہان تک کہ صلح کرین نقل احمد و ابن ماجہ نے ف بخشش کرتا ہی الخ یعنے روزہ رکھتا ہون انمین بسبب بزرگی ان دونون کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور فرماتا ہی یعنے فرشتے کو جو کہ معین ہی مٹانے برائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کرین یعنے آپسمین پس جب مغفرت کیجاوے گی انکی سح لمع +
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰہِ بَعَّدَهُ اللّٰہُ مِنْ جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالے کے دور رکھتا ہی اسکو اللہ تعالے دوزخ سے مانند دور رکھنے کوّے اوڑتے ہوے کے اور وہ ہو بچہ یہان تک کہ بوڑھا ہو کے مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سے ف کہا گیا ہی کہ عمر کوّے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتداے عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا رہے تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کر لیگا جتنی وہ مسافت طے کر لیگا اوتنا ہی اللہ تعالے روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہی ع ح بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہی اور عمل اسکا مضاعف ہی اور دعا اسکی مقبول ہی اور گناہ اسکا بخشا گیا ہی اور یہ بھی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل مین سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اسکے کو اور بہت دیتا ہون ثواب اسکو اور خطیب نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالے واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سواے جنت کے یعنے اسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالے کے ایک خوان ہی کہ اسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ انکا آیا ہی نہین بیٹھینگے اسپر مگر روزہ دار باب ہی یعنے یہ تتمہ اور لواحق بابون پہلے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہارے کچھ یعنے کھانیکی چیز کہا ہمنے کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پھر آئے ہمارے پاس ایکدن یعنے اور پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہی عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مین نے روزے سے پھر کھا لیا نقل کی یہ مسلم نے ف مین اسوقت روزہ دار ہون یعنے نیت روزہ کی

کرلی ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن میں کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کے روزے میں بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ مثل مالیدہ کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہے اور قروت اسے کہتے ہیں کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسیپر ہیں اکثر علما اور امام ابوحنیفہؒ اور علما انکے کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اسکا اور جائز نہیں افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل انکے مذہب کی آگے آتی ہے ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَاَهْلِ بَيْتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرتؐ کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کو بیچ مشک اسکے کے اور کھجور اسکے باسن میں اسلیے کہ تحقیق میں روزے سے ہوں پھر کھڑے ہوئے طرف کونے کے گھر میں سے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والوں انکی کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرتؐ نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہیں ہونگی لیکن اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل روزے والے کے لیے ضیافت عذر ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنے والے کے لیے اگر صاحب اسکا نہ حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونیکے کھانے پینے میں راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہیں ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ۞ درمختار ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے میں ہوں روزے سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے اور نہیں تشویش میں پڑے گا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہے اور اگر دونوں امر برابر ہوں اسکے نزدیک تو افضل ہے یہ کہ کہے انی صائم یعنے میں روزے سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ

اَلْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہؓ اور بیٹھین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانیؓ داہنی طرف حضرتؐ کے تھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اسمین تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانیؓ نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین نے اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے اسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنے یہ روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجھکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اسکے پس کہا ام ہانیؓ نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنے ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنے نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنے اختیار کرے روزہ نرکھنے کو یا معنی یہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہ ہے کہ نفل روزے والے کو پہونچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اسکو پہونچتا ہے کہ افطار کرے تا انس و الفت ہو آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہے حدیث آئندہ مین اور اس حدیث ام ہانیؓ کے مین کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکے اسناد مین اختلاف بہت ہے ۱۲ ع ح **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے زہری سے کہ اسنے نقل کی عروہ سے اسنے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی مین اور حفصہؓ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین سے پس کہا حفصہؓ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا انھون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اسمین واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ انکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہے قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ امر استحباب کے لیے ہے انکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال بیان معنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنے منقطع ہے کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمین نہین یہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہ ہے کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے

ام عمارہ بیٹی کعب کی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس پس منگوایا انہنے واسطے حضرتؐ کے کھانا پس فرمایا حضرتؐ نے انکو کھاؤ تو کہا انہنے مین روزے سے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہے نزدیک اسکے یعنے اور رغبت کرتا ہے دل اسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہے روزہ اسپر رحمت بھیجتے ہین اسپر فرشتے یہان تک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءَ یَا بِلَالُ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاْکُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ اَشَعَرْتَ یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہے بریدہؓ سے کہا داخل ہوئے بلالؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانے کے لیے اے بلالؓ کہا بلالؓ نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلالؓ کا جنت مین ہے کیا جانا تو نے اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اسکی اور بخشش چاہتے ہین اسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** باب ہے بیچ بیان لیلۃ القدر کے ف یعنے اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہے اسکے ہونیکی اور اسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونے اسکے کے اور بیچ تعین اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہے خصوصًا طاق راتون عشرہ اخیر کے مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمرون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرون کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین انکے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی انکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ ایک روز حضرتؐ نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ انھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالی کی اسّی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوبؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت خرقیلؑ اور حضرت یوشع بن نونؑ پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ اور کہا اے محمدؐ تعجب کیا آپ کی امت نے عبادت کرنی ان لوگون کے سے اسّی اسّی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالے نے خیر پھر پڑھی انہنے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری سورۃ یعنے لیلۃ القدر افضل ہے اس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالے کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہے اور اسمین اوترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات علما اور عابدین کے اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدائش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اسمین دعا قبول ہوتی ہے اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور حکمت اسکی پوشیدہ ہونے مین یہ ہے کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اسپر اور لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کے پاویگا اسکو انشاء اللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہے من لم یعرف قدر لیلۃ القدر لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضے علما نے کہا ہے کہ اس رات کی علامتین ہین کہ

کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہے بعضی علامتوں کو اہل کشف نے طبری نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتے ہیں
اور زمین پر گر پڑتے ہیں بجہ بجائے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہیں اسمین سر جنز اور صواب یہ ہے کہ شرط نہین ہے بیچ پانے اس رات کے دیکھنا
ان امور کا بہت لوگ پاتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی چیز انمین سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جا ہوں اور دونوں اس
شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اسمین
ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ بہتر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام
رات شب بیدار رہے اور باعث ملال اور خلل کا ادائے فرائض اور سنتوں موکدہ میں نہو افضل و اکمل ہے و الاحسبقدر کہ توفیق
قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ و ح مولانا تا قال امیر اللہ المنور وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر
کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہے رمضان کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** بیچ طاق راتوں کے یعنے اکیسویں شب او تیئیسویں شب و پچیسویں
شب اور ستائیسویں شب اور انتیسویں شب ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ
فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ
مُتَحَرِّیْہَا فَلْیَتَحَرَّہَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی
شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں
اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اسکو بیچ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کے ہیں یعنے اکیسویں شب سے ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی
یعنے تیئیسویں شب سے انتیسویں شب تک اسلیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہے اسکے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے
واللہ اعلم ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَۃٍ
تَبْقٰی فِیْ سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَۃٍ تَبْقٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہے اخیر کے رمضان سے یعنے شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنے اکیسویں شب بیچ ساتویں رات کے
کہ باقی رہی یعنے تیئسویں شب بیچ پانچویں رات کے کہ باقی رہی یعنے پچیسویں شب نقل کی یہ بخاری نے **ف** یا گنا شروع کیجیے آخر سے
یعنے تلاش کرو بیچ نویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ انتیسویں شب ہے اور بیچ ساتویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ
ستائیسویں شب ہے اور بیچ پانچویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ پچیسویں شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نے کہا کہ یا تمیز
مذکورہ یہ ہیں بائیسویں شب اور چوبیسویں شب او چھبیسویں شب **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّۃٍ تُرْکِیَّۃٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْتَکِفُ
الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ
کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُہَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ

صَبِیْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ
فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صَبِیْحَةِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ فِی الْمَعْنٰی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِیْ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے
دہی میں رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہی میں بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنے خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے کیا تھا اعتکاف پہلے دہی میں
تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کے دہی میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کے ہے
پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہی آخر کے میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں تعین شب قدر
کو پھر بھلایا گیا میں یعنے جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں اپنے خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں
اسکی صبح کو یعنے لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہی آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر
طاق رات کے یعنے اخیر کے دہی کے طاق راتوں میں کہا راوی نے ابر برسا مینہ اس رات کو یعنے جس رات کہ حضرتؐ نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد
کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ انکی پیشانی پر تھا نشان پانی
اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکے نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے ہیں قول تک فقیل لی انہا فی العشر
الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبداللہ انیس کے کہا تیئیسویں شب یعنے بعوض صبح اکیسویں شب کے نقل کی
یہ مسلم نے ف خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کے نمدیکا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں اور من صبیحۃ میں جو من ہے من کا معنی فی کے ہے
اور متعلق ہے ساتھ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرتؐ نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ میں مٹی اور
پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنے اس رات مینہ بھی برسا تھا وہی علامت انھوں نے پائی اس خواب کی رات میں کہ اکیسویں
شب یا تیئیسویں شب تھی معلوم کیا اس علامت سے کہ حضرتؐ نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب ہے ۲۶ مولانا

وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یَّقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ
فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ
وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ
اَوْ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن جیش سے
کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا میں نے ابی بن کعبؓ سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنے دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے
تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعبؓ نے رحم کرے انکو اللہ ارادہ کیا یعنے اس کہنے سے انکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق
ابن مسعودؓ نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ دہی آخر کے میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب
نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس کہا میں نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کنیت ابی بن
کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اس دن نہیں
روشنی ہوتی واسطے اسکے یعنے اور دیکھا میں نے آفتاب صبح کو ستائیسویں کو کہ نکلا اسی طرح نقل کی یہ مسلم نے ف نہ اعتماد کریں لوگ

ایک قول ہے اگرچہ وہ صحیح ہے اور بحسب ظن غالب کے فتوی اسپر دیتے اگر جانینگے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہے تو اسی رات مین قیام کرینگے اور ترک کرینگے قیام تمام راتون کا اسلیے ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ تمام سال مین ہے اور قسم کھائی یعنے بنابر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنے انشاء اللہ کہنے مین قسم جزما اور منعقد نہین ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزما ہووے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے مین اسقدر کہ نکوشش کرتے بیچ غیر اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنے زیادتی طاعت مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اسمین ہووے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنے رمضان کا مضبوط باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** مضبوط باندھتے تہبند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتون سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنے اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتے اور ایک روایت مین جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنے حضرت تمام شب نہین جاگے تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہین واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنے جگاتے بی بیون کو اور بیٹیون کو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرے کے مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی ع-د مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانون مین کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہون مین اسمین یعنے کیا دعا مانگون اسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنیکو پس معاف کر مجسے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہ دعا جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالے سے بندون نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے انکو اور عافیت دے انکو **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ يَبْقَيْنَ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنے شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنے اونتیسوین شب یا بیچ ساتوین کے کہ باقی رہی یعنے ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی رہی یعنے پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنے تیسوین شب یا آخر رات مین یعنے سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمرؓ پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہین جاتا شب قدر سے یعنے ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمین شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہین اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے مین ہے اسلیے سوا

نہین ہوتی۔ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ بَادِیَۃً اَکُوْنُ فِیْھَا اَنَا اُصَلِّیْ فِیْھَا بِحَمْدِ اللّٰہِ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُھَا اِلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ قِیْلَ لِابْنِہٖ کَیْفَ کَانَ اَبُوْکَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ لِحَاجَۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَہٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْھَا وَلَحِقَ بِبَادِیَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنے میرا گھر جنگل مین ہے کہ رہتا ہون اسمین اور نماز پڑھتا ہون اسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجھکو ساتھ ایک رات کے کہ اترون مین اسمین طرف اس مسجد کے یعنے شب قدر رمضان مین کونسی ہے اس رات مسجد نبوی مین آ کر عبادت کرون پس فرمایا حضرتؐ نے اونتیسوین رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبداللہ کے کہ نام انکا ضمرہ تھا کس طرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنے بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے یعنے جو کام کہ منافی اعتکاف کے ہے یہان تک کہ نماز پڑھتے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہونچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آئی اس سے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرتؐ نے انکو یہ فرمایا اس سال اونتیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرتؐ کو انکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ جو ہے کہ حضرتؐ کو بھی تعین اسکے معلوم نہ تھے تو مراد یہ ہے کہ تعین ہر سال کے معلوم نہ تھے اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو یعنی انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرتؐ نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اسکو انتیسوین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنے تعین اسکی میرے خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس مین بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہے آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمہارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادت مین ہوگا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَّذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلٰئِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلٰئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ مَلٰئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون سے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہوتا ہو یا بیٹھا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہے دن عید

عید الفطر کا فخر کرتا ہے سبب انکے اللہ تعالیٰ فرشتوں انپر سے یعنے ان فرشتوں سے کہ جنہوں نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہے اے فرشتو میرے کیا ہے بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہیں فرشتے اے رب ہمارے بدلا اسکا یہ ہے کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل اسکے کی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے فرشتو میرے غلاموں میرے اور لونڈیوں میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا انپر یعنے روزہ پھر نکلے یعنے گھروں سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوے ساتھ دعا کے قسم ہے عزت اپنے کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلند قدری اپنی کے اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا میں دعا انکی پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جاو یعنے اپنے گھروں کو تحقیق بخشا میں نے تمکو اور بدل ڈالیں میں نے برائیاں تمہارے نیکیوں سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہیں لوگ اس حالت میں کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے انکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

باب ہے بیچ بیان اعتکاف کے **ف** اعتکاف کے معنی لغت میں ہیں ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع میں ٹھہرنا ہے مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہے اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتے رہے اسمیں اور درمختار میں لکھا ہے کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنے بعض کے ادا کرنے سے ادا ہوجاتی ہے اور تارک انکے ملامت نہیں کیے جاتے اور واجب ہوتا ہے اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ میں نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنوں کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ میں نے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جاویگا تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کرونگا اور سوا ان دونوں قسموں کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے جائز ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمدؒ کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہے خواہ رات میں ہو خواہ دن میں اور یہی ظاہر روایت ہے امام اعظمؒ سے اور اسی پر فتویٰ ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد میں آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی میں نے جبتک کہ ہوں مسجد میں تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اکثر روز ہے یعنے آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہے کذا فی درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہے پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے میں یہانتک کہ قبض روح انکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا انکی بی بیوں نے پیچھے انکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیوں نے یعنے اپنے گھروں میں اسلیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتوں کو یہ کہ اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر میں مسجد ٹھہرا کر اسمیں اعتکاف کریں پس وہ انکے حق میں حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اسمیں سے نہ نکلیں اور عورت کو مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے کذا فی الدرمختار **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگوں میں ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرنے رمضان میں تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر شب رمضان میں پڑھتے روبرو جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنے ساتھ تجوید کے پس جسوقت ملاقات کرتے حضرت سے جبرئیل ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باوجود جاری ہونے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہت سخی لوگوں میں ساتھ بھلائی کے یعنے حضرت نفع

بہت پہونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اور دنون کے خصوصا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی انمین افضل ہو اور ہوا بھلائی کی سے یعنے جو ہوا کہ مینہ لاتی ہو حاصل یہ کہ نفع اس ہوا کا عام ہوتا ہو اور بہت ہوتا ہو اس سے بھی زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پہونچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیل کے اور اس حدیث مین اشارہ ہو ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے مین اور یہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائے کہ حضرت رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ۔ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّۃً فَعُرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنے جبرئیل پڑھتے تھے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑھا گیا قرآن روبرو حضرت کے دو بار اس سال مین کہ حضرت وفات کیے گئے اور تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیل کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہو اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیل اور پھر پڑھتے ہون روبرو انکے حضرت جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہو اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونیکے درگاہ رب العزۃ مین **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک ✤ آتش شوق تیز تر گردد ✤ اور اسمین تنبیہ ہو امت کو یہ کہ لازم ہو ہر انسان پر آخر عمر مین یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالے کے اور واسطے کھڑے ہونیکے روبرو اسکے رزقنا اللہ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَہٗ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُہٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد مین پس کنگھی کر دیتی مین انکے اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ دلیل ہو اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہو اعتکاف اسکا اور دلیل ہو اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنے ضرورت کے نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہو اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہو طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہو مگر شرح اوراد مین لکھا ہو کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنے اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا داخل حاجت مین ہو اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیح کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھہر گیا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہو زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانے لے آنا بھی داخل حاجت مین ہو اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اسکا استحسانا کذا فی البدائع اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے

روک سکتا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہین فاسد ہوئیگا اور کوئی دوڑتا ہو یا چلتا ہو اور یہ اسکے نکالنے کو لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر ون مذکورہ بعد کے نکلیگا ایک ساعت یعنے لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبینؒ کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح۔ عالمگیری۔ ودر مختار **ف** اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد مین جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین۔ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مین نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت مین جاہلیت اس حالت کو کہتے ہین کہ تھے اسپر عرب پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنے دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے اور پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اسکا پیچھے بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین صحیح ہے تدراسکی دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے ظاہر الروایت یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے اسمین روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنے دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل انکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہین روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف اس دن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو دوسرے مہینے مین قضا اسکی کرے ساتھ روزون مستقل کے پس نہین جائز ہوئیگی قضا اسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو ان دنون کی راتون کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسی طرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو ع ح۔ درمختار۔ مالابد منہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے مین رمضان کے پس ایک سال اعتکاف نہ کیا

یعنے شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے
ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر
کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی تشبیہ نری قضا کرنے میں ہے بعد فوت ہونیکے دلالت قضا فرض
کی فرض ہے اور قضا النوافل کی نفل ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى
الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتے
اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہہ اعتکاف اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے
اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روزے سے ہے اور چاروں اماموں کے نزدیک یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے
اعتکاف ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس انکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت
اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اس حجرے میں کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا
جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ میں صبح کو ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت میں کہ ہوتے اعتکاف
میں یعنے اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جس طرح کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پس گذرتے یعنے گذرتے
اس ہیات پر کہ ہوتے وہ اسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہے اوپر کے مجمل کا
اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسأل بیان ہے یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی
نے کہ جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز جنازے کے اور نزدیک چاروں اماموں کے جبکہ نکلے قضائے حاجت
کے لیے اور اتفاق پڑے انکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ پھیرا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہونیکا
اعتکاف اور اگر پھیرا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکر جنازے کے لیے اور نماز جنازے
کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلے گا ان چیزوں کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے
یہ کہ نکلوں گا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنے وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہ ع عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ
عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ
إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنت ہے یعنے طریقہ لازم ہے
اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنے ساتھ قصد کے اور ٹھہرنے کے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے یعنے خارج مسجد کے مطلقاً
اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضرور ہے یعنے پیشاب و پاخانہ
وغیرہ کے لیے اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ مباشرت
کرے مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی
اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر انزال

تو فاسد ہوتا ہے اور نہیں تو نہیں اور جائز ہے معتکف کو مسجد میں کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اس چیز کے کہ خریدتا ہے
یا بیچتا ہے اور حاضر کرنا اس چیز کا مکروہ تحریمی ہے اور یہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہے اور تجارت کے لیے ہو تو
نہیں درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہیں درست مسجد میں اور چپ رہنا معتکف کو مسجد میں مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت
جانے اسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتوں سے واجب ہے اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہے اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر
میں ہے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد میں الیا حسنات کو کھاتا ہے یعنی نابود کرتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو اور کلام
نیک کرنا اور ذکر خدا تعالے کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابوں حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین
اور اور کتابوں دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے انکو اور نہیں اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل حنفیہ کے ہے بیچ شرط ہونے روزے کے
اعتکاف میں اور مگر مسجد جامع میں یعنی جسمیں لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہوں امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ نہیں صحیح ہونا اعتکاف
مگر اس مسجد میں کہ پڑھی جاویں جماعت سے پانچوں وقت کی نمازیں اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا بیان افضل
کا ہے لکھا ہے علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہے کہ ہو مسجد حرام میں پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس میں پھر مسجد جامع میں پھر
اس مسجد میں کہ نمازی بہت ہوں اور صاحبین اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد میں ۱۲ ط ق درمختار **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا اعتكف طرح له فراشه او يوضع له
سريره وراء اسطوانة التوبة رواه ابن ماجة روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے وہ جب اعتکاف
کرتے بچھایا جاتا انکے لیے بچھونا انکا یا رکھی جاتی انکے لیے چارپائی انکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہے
ایک ستون کا ستونوں مسجد نبوی سے یہ نام اسواسطے ہوا کہ ابولبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی انھوں نے اپنے تئیں اس ستون سے
باندھ دیا تھا کہ رہونگا یہان تک کہ توبہ میری اللہ قبول کرے جب انکی توبہ قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھول دیا ۱۲ **وعن** ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف هو يعتكف الذنوب ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها
رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق میں کہ وہ بند رہتا ہے گناہوں
سے اور جاری کیجاتی ہیں واسطے اسکے نیکیاں مانند کرنے والے سب نیکیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہے گناہوں سے یعنی
جو کہ مسجد میں رکا رہتا ہے اسکی شان سے ہے کہ بچتا ہے البتہ گناہوں سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہے اور صیغہ مجہول کا ہے اور
بعضوں نے کہا معروف کا یعنی جاری کیے جاتے ہیں اور ہمیشہ رہتے ہیں اعتکاف کرنے والے کے لیے ثواب ان نیکیوں کے کہ باز رہتا ہے انسے بسبب
اعتکاف کے مثل عیادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے اور ایک نسخہ میں ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہے صیغہ مجہول کا یعنی
دیا جاتا ہے اسکو ثواب ان نیکیوں کا کہ باز رہتا ہے انسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریضوں کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے
مسلمانوں کے اور سوا اسکے کے جیسے دیا جاتا ہے ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے اور فوائد اعتکاف کی یہ ہیں کہ دل فارغ رہتا ہے
معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہے نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا میں رہتا ہے اور نہایت قرب الہی حاصل
ہوتا ہے اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہے اور گویا اللہ تعالے کے قلعہ میں رہتا ہے کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہے اور مثال معتکف کی
ایسی ہے جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہے پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہے کہ

ملنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور میرے سب مقاصد بر لانیکا نہین اور میرے غم کو دور نہین کرنیکا جمع امداد والفتاح

کتاب فضائل القرآن

کتاب ہو بیچ بیان فضیلت قرآن کے **ف** جاننا چاہیئے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا ایسا ہے کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا تر دیک کرتا ہے صفا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور جبل متین بھی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت سے یہ ہے کہ باعث فکر اور تذکر یعنی یاد دلانے امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و حروف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اسپر نکرے قرآن دشمن اسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رب تال القرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے انکو اور پڑھنا اسکا اسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا فکر اور تذکر اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیئے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہے اور عبادت کے لیئے بھی سات روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نجانے اسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے

آداب تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا یتعالے کے ہے دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالے کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیئے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنے جب آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہوا سپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روے اور اگر رونا نہ آوے بتکلیف غمگین ہوکر اپنے کو روہنا کرے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو ان چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوائے ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و ناواقفی ہے بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ❊ بیخبر کز معصیت جان میکند ❊ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہے وہ کرامت ہے انکی اور ہم کو انکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرر ہو اور اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اسلیئے کہ اسمین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کر کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھ کر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن

افضل یہی ہی کہ مودب بیٹھ کر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہی اگر جنگل ہو بکار کر پڑھے جو لاچپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور پیلے
اور کوڑے سو فیرہ کے پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع سبت چھوٹی اور ٹکرے ٹکرے متفرق نکرے تا حرمت اسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے بقدر نیاز
اور مانند انکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور
وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر
ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کر لے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی
کذا فی فتاوی الحجہ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اسکے احکام اور فقہ کا اولے ہی نماز نفل سے کذا فی التاتارخانیہ اور پاؤن پھیلانے مصحف
کی طرف اگر سامنے پاؤن کے نہو مکروہ نہین اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو ادھر پاؤن پھیلانے منع نہین اور
خرجی مین رکھکر اسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اسمین جماع کرنیکا
مضائقہ نہین کما فی التاتارخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَكَلَامُكَ
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہی اوتاری گئی ہی تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت اللہ کی انپر اور اولاد پر اور انکے اصحاب پر اور تابعدارون سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ کلام

اَلنَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِیًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْهِ عِبَادَةً وَّقِرَاءَتِیْ فِیْهِ
ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اسکو ہدایت کرنے والا اپنی طرف سے اپنے خلق کے لیے اور رسی متصل درمیان تیرے اور درمیان بندون تیرے کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قراءت میری کو اسمین

فِكْرًا وَّفِكْرِیْ فِیْهِ اعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ
فکر اور فکر میرے کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا اے رب تیری پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب تیرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان پاس میرے

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِّبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِّهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ
یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے اے سب مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اٹھا کر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّفِی الْقِیَامَةِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنے والا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ

اور اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منی المطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن
دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے
قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر ٹھکانے سے اور نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے

الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون کذب
لا الہ الا اللہ وکذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا لا الہ الا اللہ وکذب المشرکون باللہ من العرب والمجوس
والیہود والنصاری والصابئین ومن دعا للہ ولدا وصاحبۃ او ندا او شبیھا او مثلا او سمیا او عدلا فانت ربنا
اعظم من ان نتخذ شریکا فیما خلقت والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی
من الذل وکبرہ تکبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا والحمد للہ الذی انزل علی عبدہ
الکتب ولم یجعل لہ عوجا قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ ویبشر المومنین الذین یعملون الصلحت ان لھم اجرا
حسنا ماکثین فیہ ابدا وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لھم بہ من علم ولا لابائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم
ان یقولون الا کذبا الحمد للہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الاخرۃ وھو الحکیم الخبیر یعلم ما یلج
فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو الرحیم الغفور الحمد للہ فاطر السموات والارض
جاعل الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی وثلث وربع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر ما یفتح اللہ
للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی اللہ خیر اما یشرکون بل اللہ خیر وابقی واحکم واکرم واعظم مما یشرکون فالحمد للہ بل اکثرھم
لا یعلمون صدق اللہ وبلغت رسلہ الکرام وانا علی ذلکم من الشاھدین اللھم صل علی جمیع الملئکۃ والمرسلین
وعلی عبادک المومنین من اھل السموات والارض واختم لنا بخیر وافتح لنا بخیر وبارک لنا فی القرآن العظیم وانفعنا
بالایات والذکر الحکیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ونسئلہ **الفصل الاول** فصل پہلی عن عثمان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ رواہ البخاری روایت ہی عثمان سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ شخص ہی کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی بخاری نے **ف** یعنے جو کوئی سیکھے
قرآن جیسے کہ حق ہی سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے بہتر ہی اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہی کہ احکام متعلق اور وقائق قرآن کے
سیکھے **وعن** عقبۃ بن عامر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان
یغدو کل یوم الی بطحان او العقیق فیاتی بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللہ کلنا
نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرا ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین
وثلث خیر لہ من ثلث واربع خیر لہ من اربع ومن اعدادھن من الابل رواہ مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر تشریف
لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سے دوست رکھتا ہی یہ کہ
جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے
عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمھارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے
دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطے اسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اسکے تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین
واسطے اسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سوا اسکے بہتر ہو گنتی اونٹنیون کے سے یعنے زیادہ چار آیتون سے بہتر ہین

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سے اسی طرح لعداً سبکے اور سمجھے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر چبوترے سایہ دار کے ایک
چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا
دو کوس مدینہ سے اُن دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اسمین بکتے تھے اور عرب اونٹون کو بہت دوست رکھتے ہین خصوصاً بڑے
کوہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے
اور انکے سمجھانے کے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے ٭ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ
أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی
فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے انکو ایک تمھارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اسکے تین اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون
سے نقل کی یہ مسلم نے ٭ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ
وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اسمین اور قرآن اسپر مشکل
ہوتا ہے واسطے اسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑھنے مین اور
نہ دشوار ہو پڑھنا اسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندونکے
لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھ انکے ہے یعنے دنیا مین انکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت مین اسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا انمین رفیق ان فرشتون
کا اور دو ثواب ہین یعنے ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلاتی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر
پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو
افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ٭ع ٭ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ
مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رشک مگر
اوپر دو شخصون کے یعنے کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ
اسکے اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین یعنے غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے
مال مین سے اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہے حقیقی اور مجازی حقیقی
یہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکے لیے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت
دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اسکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنے رشک پس اگر ہو بیچ امور دنیا مین مباح ہے
اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنے مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب
ہی ثواب پاتا ہے اسمین پس مراد حدیث مین غبطہ ہے یعنے غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنے ان دو مین اور مانند انکے مین چنانچہ

اسلیئے کہا ہے مظہر نے کہ یعنے نہین لائق آرزو کرنی آدمی کو یہ کہ ہو واسطے اسکے نعمت جیسے کہ اور پاس ہے مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکے اور سواے انکے کے اور بھلائیان انتہی اور دیا اسکو قرآن یعنے یاد ہے اسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہے ساتھ اسکے یعنے تلاوت کرتا ہے اسکی اور یاد کرتا ہو معانی اسکے یا تامل کرتا ہے اسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہے اوامر و نواہی اسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہے اسکو ۔ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ ۔ت اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہے نہین بو اسمین اور مزہ اسکا شیرین ہے اور حال اس منافق کا کہ نہین پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پہل کے نہین اسمین بو اور مزہ اسکا تلخ اور حال اس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اسکی اچھی اور مزہ اسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اسپر مانند ترنج کے ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر مانند کھجور کے **ف** مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت ہونے ایمان کے اسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قرأۃ اسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اس سے ۔ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنے کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہے ساتھ اسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اسپر اسکا درجہ بلند کرتا ہے اللہ تعالے دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبے مین داخل کرتا ہے اُن لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اسپر اسکا درجہ پست کرتا ہے ۔ع ۔ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اسوقت کہ وہ لیٹے مین پڑھتا تھا رات کو سورہ بقرہ اور گھوڑا اسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اسکے ناگاہ کودنے لگا گھوڑا پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنے کہ

دیکھے کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنے پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کے گھوڑے نے پھر چپ
ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنے پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا اسید
کا یحیی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پہونچا دے اسکو ایذا یعنے پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکا وے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اسکو اٹھایا
سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگمان ایک چیز ہے مانند ابر کے اسمین ہے مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسیدنے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو پس فرمایا حضرتؐ نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک
پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اٹھایا مینے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگمان ایک چیز مانند ابر کے اسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنے
اپنے گھر سے یہان تک کہ ندیکھا مینے اسکو یعنے چراغون کو فرمایا حضرتؐ نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے
واسطے آواز قرأۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اُنکے نہ چھپتے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے
مین او مسلم مین بدلے فخرجت ہیئۃ متکلم کے یون ہے عرجت فی الجو یعنے چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان وزمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا اُن فرشتون کے
ڈر سے کہ اوترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر
نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورۃ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر در پیش آوے زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا
اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب زیادتی کے ہین زمانے ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تونے اور اسی لیے
کہا اسکے جواب مین فانصفت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ ملائکہ ازدحام
کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہان تک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونے والی کے درمیان اُسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ
منہ اُنکے ۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ
فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف اُسکے گھوڑا
تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اُسکے نے
اُچھلنا کودنا پس جب صبح کی اُس شخص نے آیا حضرتؐ کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا یہ تھے سکینہ اوتری تھی بسبب
پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اسکے سبب سے دل صاف
ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ۱۲ ح وَعَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ
قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ
مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی سعیدؓ بن معلے سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مینے
اُنکو پھر آیا مین حضرتؐ کے پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے

اور رسول کے اور اطاعت کرو حکم انکے کی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنے افضل سورة قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلین کہا مینے یارسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورة قرآن سے فرمایا وہ سورة الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** جواب دونا الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے سے نماز نہین جاتی اور سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورة اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہی اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت ہین باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابون مین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب سورۂ فاتحہ مین ہی اور جو کچھ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہ اشارہ ہی اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یعنے دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی انکی ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد انسے سورۂ فاتحہ ہی اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہی از بسکہ یہ جزو اعظم قرآن کی ہی مبالغۃً فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہی ۴ ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطن ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ سورۃ البقرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہی اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہی اسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسماء اور احکام اللہ تعالے کے ۵ ع وعن ابی امامۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرءوا القراٰن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ اقرءوا الزھراوین البقرۃ وسورۃ اٰل عمران فانھما تاتیان یوم القیمۃ کانھما غمامتان او غیایتان او فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابھما اقرءوا سورۃ البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والون کی پڑھو یعنے علی الخصوص دو سورتین چمکتی ہوئین سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنے والی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرندجانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑھنے والون اپنے کی طرف سے پڑھو سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہی یعنے نفع عظیم ہی اور چھوڑنا اسکا حسرت ہی یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کی اہل باطل کسلمند یعنے بسبب درازگی اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پڑھو قرآن یعنے غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئین یعنے بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہین پس گویا کہ یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالے کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کے اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرینگے اپنے پڑھنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنی والی چیزین ہین یعنے ابر ہو یا اور کچھ اور حل انکا کم ہوگا بہ نسبت اول کے اور

قریب ہونگے اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہوں کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ
او لفظ غیابتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے پس اوّل یعنے بصورت ابر کے یہ سورتین اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اُنکو اور نہ سمجھا معنی اُنکے اور دوسرا
یعنے بصورت سایہ کے چتر کے اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنے بصورت ٹکڑیوں کے اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور
اور کو تعلیم بھی کیں مع + **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ
بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے آگے
ہونگیں سارے قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں اُنکے ایک چمک ہے یا گویا کہ
وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندے جانوروں کے صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑھنے والوں کی طرف سے یعنے اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنے ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اُسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ
جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اُسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنے والا اُسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اُسپر اور آگے ہونگے یعنے ساتھ
قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب اِن سورتوں کا اور بعضوں نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی سبکی کہ دیکھینگے اسکو لوگ جیسے کہ صورت بنیگی
اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان
میں اُنکے ایک چمک ہے یعنے باوجود دلدار ہونیکے نہیں مانع ہونگے روشنی کے اور بعضوں نے کہا کہ شرق کے معنی ہیں وزر یعنے درمیان
ان دونوں سورتوں کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے مع + **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ
اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ
وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالے سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا
تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کونسی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے ساری
آیۃ الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اولے
یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرتؐ کے اول ازراہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرتؐ کے پس جمع کیا ادب اور
فرمان برداری کو جیسے کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ منکشف ہوا اُنکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا اور رسول اُسکے سے
بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمیں بیان توحید اور تعظیم
الٰہی اور ذکر اسمائے حسنے اور صفات باری تعالے کا ہے مع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ
رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ
مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ
كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْ مِنَ
الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ
فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
نگہبانی کرنے یعنے جمع کرنے زکوۃ رمضان کے یعنے صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہونیکے بانٹیں حضرتؐ فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس
شروع کین لینی بھرنی غلہ مین سے یعنے لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے کہ البتہ پہونچاونگا
مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ ہے نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہے
یعنے قرض وغیرہ ہی میرے ذمہ کہا ابو ہریرہؓ نے پس چھوڑ دیا مین نے اسکو پس صبح کی مین نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خبر غیب
کی دی کہ اے ابو ہریرہؓ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تھا کہا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیال
داری کی پس رحم کیا مین نے اسپر پس چھوڑ دیا مین نے اسکو فرمایا حضرتؐ نے خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنے بیچ ظاہر کرنے حاجت کے
اور وہ پھر آویگا یعنے پس ڈرتا رہا ہے پس جانا مین نے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا
پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا لینے لگا غلہ مین سے پس پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہون اور میرے ذمہ ہے نفقہ کنبہ کا ہی پھر نہ آونگا مین پس رحم کیا مین نے
اسپر پس چھوڑ دی مین نے راہ اسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اسکے کہ پھر نہ آونگا والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹ
اسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی مخبر صادق کے ۱۲ع فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ
كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى
فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ
وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ
اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ
قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ
کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا مین نے اسپر
چھوڑ دی مین نے راہ اسکی یعنے بسبب عہد اسکے کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنے اسمین کہ
پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا لینے لین غلہ سے پھر پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے البتہ لیجاونگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہے کہ مین نہین آنیکا اور پھر آتا ہے تو کہا اسنے چھوڑ دو مجکو
سکھلاونگا مین تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب انکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کے یعنے سونے کیلیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہان تک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنے وہو العلی العظیم تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجھپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنے فرشتہ اور
نہین نزدیک ہونے کا تمھارے کوئی شیطان یعنے جن وانس سے واسطے ایذا دینے دینی ودنیوی کے صبح تک پس چھوڑ دی مینے راہ اسکی پس صبح کی مینے پھر
فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلا دے مجکو کتنے کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ سبب انکے فرمایا حضرت
نے کہ خبردار ہو تحقیق اسنے سچ کہا تجسے یعنے اس سکھانے مین اور وہ ہے جھوٹا یعنے اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا
مینے نہین فرمایا یہ شیطان تھا یعنے صدقات کے ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ
فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ
فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل
نے آواز دروازہ کھلنے کے سے اوپر کی طرف سے پس اٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہین
کھولا گیا کبھی مگر آج پس اترا اس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین اوترا کبھی مگر آج
پس سلام کیا یعنے فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے
تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف انمین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری
نقل کی یہ مسلم نے ف پس اوترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے انکا نام نور اسلیے
ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہ ہے کہ مراد خاتمہ سے للہ ما فی السموات
وما فی الارض آخر سورہ تک ہے چنانچہ کعب سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اسمین دو طرح کے ہین ایک تو
وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے اسکے کے اور دوسرے کلمے فقط حمد وثنا کے ہین پس جو
کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب اسکا جیسا کہ قرآن کے حرفون کا
ظاہر ہے ع وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا
فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی
یعنے اٰمَنَ الرسول سے آخر تک جو شخص پڑھے انکو رات مین کفایت کرتے ہین اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کفایت کرتے ہین یعنے
دفع کرتے ہین اس سے شرارت جن وانس کی گویا کفایت کرتے ہین قیام لیل سے ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا
جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا
فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے
کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی انمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اسکے سے اگر ملیگا اس سے اور جو کوئی

پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ انکے سے اگر نہ ملیگا اسے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کے پس دس
آیتون کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر انکے ملنے کے لوگ اسمین گرفتار ہونگے
واللہ اعلم ﴿ع﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ
قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ایک رات مین تہائی
قرآن عرض کیا صحابہؓ نے اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے
ابی سعید سے ف قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہے اور
بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب
ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ
اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا
ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور ختم کرتا یعنے قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنے لشکر
لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اس سے کہا اسکے کرتا ہون مین یہ اسلیے کہ تحقیق اسمین ہے صفت
رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہ کہ پڑھون اسکو یعنے ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو
اسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنے بسبب دوست رکھنے اسکے کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ختم کرنا ساتھ قل ہو اللہ کے
یعنے پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کے مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجرؒ نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورۃ کے
ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ﴿ع﴾ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست
رکھتا ہون اس سورۃ کو مراد اس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورۃ سے داخل کریگی تجکو بہشت
مین نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکھی گئین مانند
انکے کبھی یعنے بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا

عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں میں پس پڑھتے اُنمیں قل ہو اللہ
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو بدن اپنے پر جہاں تک ہوسکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا
اپنے سر پر اور اپنے منھ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے پر لیتے بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے یہ یعنے پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضوں نے
تو کہا ہے یہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحروں کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہیں اور دم پیچھے کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں
کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ہیں ع وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب المعراج میں انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ
وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا تین چیزیں ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے
دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکارے کا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملاویگا
اسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نکی توڑیگا اسکو اللہ یعنی متوجہ نہیں ہونے کا اسپر یہ
نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** نیچے عرش کے کنایہ ہے اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت میں کہ ضائع نہیں کریگا حق
سبحانہ انکے حق کو اور ثواب ان لوگوں کے کہ محافظت کرینگے انکی جیساکہ حال بادشاہوں کے مقربوں کا ہوتا ہے اور جھگڑے گا بندوں سے
یعنے جنہوں نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر انسے جھگڑے گا اور جنہوں نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر انکی طرف سے جھگڑے گا
یعنے جناب الہی میں شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہے یعنی معنی ظاہر ہیں کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں احتیاج تامل کی نہیں اور باطن ہے یعنی بعضے معنی قرآن
کے محتاج ہیں تامل اور فکر و تفسیر کے کہ نہیں سمجھتے اسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن
کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اسپر اور امانت سے مراد ہے حق اللہ تعالی کے اور بندوں کے کہ لازم ہے ادا انکا ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ
تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور
ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیساکہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک اخر آیت کے کہ پڑھیگا تو نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداود
اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے
اسپر یعنی جو عمل نہ کرتا اسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہے اسکو ہمیشہ اگرچہ
نہ پڑھتا اسکو اور جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ پڑھا اسکو اگر نہ پڑھتا ہے اسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت کے

بقدر آیتوں کے کہ پڑھے تو اور آیا ہے ایک روایت میں کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہیں پس اگر تمام قرآن پڑھیگا او پر کے درجہ جنت کے پر یہ لائق حال اُسکے کے ہوگا پہونچیگا اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قراءۃ اونکی اُنکی مروج ہے چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہین اور سواے اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قراءۃ کی کتابون مین نے دیکھے ۱ ہ مع بحر العلوم **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اُسکے دل مین کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو وہ پورا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اُسپر وہ مانند گھر ویران کے ہے اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اُسکا باطن آباد ہے نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ۱ ہ مع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند بزرگی اللہ کے تمام خلوقات اُسکی پر ہے یعنی ویسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمین اوپر غیر اسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے و بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول ہے یاد کرنے قرآن کے مین و جاننے اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس چیز پر کہ اُسمین ہے اور باز رہے او ذکر و دعا میری کے سواے کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنے والون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہے کیونکہ ذکر اور ثناء کریم سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کچھ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہے کہ تتمہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہ بھی ہے کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ظاہر تر یہی ہے ع ح **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اُسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے **وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ**

فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَیْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ

اور روایت ہے حارث اعور سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفائدہ کے یعنے قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس پس خبر دی مین نے انکو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی انہون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا انہون نے قرآن اور مشغول ہوتے بیفائدہ باتون مین کہا مین نے کہ ہان فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنے اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بُرے مذاہب نکالینگے کہا مین نے کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اسمین خبر ہے پہلون تمہارے کی یعنی اگلے امتون کی خبرین اور خبر ہے اُن چیزون کی کہ پیچھے تمہارے ہین یعنے علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اسمین حکم ہے اس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق وباطل کے نہین ہے بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اُسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈھی ہدایت اُسکے غیر مین یعنے کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اُسکے گمراہ کریگا اُسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے مضبوط یعنے وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ذکر ہے باحکمت اور وہ راہ ہے سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکے کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اُس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت تکرار تلاوت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اُسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنون نے اسوقت کہ سنا اسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جسنے کہا موافق اُسکے اُسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اسکے ثواب دیا جاویگا اور جسنے حکم کیا ساتھ اسکے یعنے درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا خلق کو طرف اسکے یعنے طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث مین گفتگو کی ہے یعنے وہ جھوٹا ہے **ف** جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنے ایمان نہ لایا اسپر اور نہ عمل کیا اسپر اور ہلاک کریگا اسکو یا توڑیگا گردن اسکی اصل مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنے کے لیکن تنی [illegible] قطع کریگا سلسلہ [illegible] اپنی کیسے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر [illegible] اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب [illegible] ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمے کہ واجب ہے عمل کرنا اسپر یا ترک کی [illegible] اسکی [illegible] ہوجاتا ہے اور جسنے چھوڑا

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و فضنت کے باوجود اعتقاد و تعظیم اسکی کے پس نہین گناہ اسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج
ہوتین بسبب اتباع اسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین انھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی انھون نے
اُنکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ پہچانا انھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسلیے کہا جنید نے کہ جو کوئی نہ یاد
کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر
تو وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے
اہل ہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغییر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہی اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین یعنی اور
عبارت اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون
بسبب خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اس سے علما
یعنے نہین احاطہ کر سکتے کنہ اسکے کو علما اس قدر کہ ٹھہر رہین طلب اسکی سے مانند ٹھہر رہنے اس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے بلکہ جب مطلع
ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرأت اسکی
کی اور سننے اذکار و اخبار اسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ
نہ سمجھے معنی اسکے ۱۲ ع وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ
أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ت اور روایت ہی معاذ جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے
ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ اسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سے
بیچ گھرون دنیا کے اگر ہووے آفتاب اندر گھرون تمہارے کی پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد و ابوداود نے
ف پڑھے قرآن یعنے خوب طرح پڑھے اسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اسکو اور اگر ہووے آفتاب یعنی بالفرض و التقدیر تمہارے گھرون مین تو یہ
مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھر وان کے ہو تو روشنی اسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ باہر ہو اور یہ
اور اخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب اسکے ماں باپ کی یہ قدر ہووے گی اسکے سبب سے تو اسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ۱۲ ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کر دیا جاوے قرآن بیچ چمڑے کے پھر ڈالا جاوے
آگ مین یعنی بالفرض و التقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے ف بعضون نے کہا ہی کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے
اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جاویگا یہ مراد
چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ
فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ
لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اسکو اور حلال جانا حلال
اُسکے کو اور حرام جانا حرام اُسکے کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں یعنی اول وہلہ میں اور قبول کریگا اُسکی شفاعت بیچ حق دس شخصوں کے
گھر والوں اُسکے سے کہ سب ایسے ہی ہوں گے کہ واجب ہو گی واسطے اُنکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي
الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ
مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کس طرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز میں پس پڑھی سورۃ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں اتاری گئی توریت میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں
کوئی سورۃ مانند اُسکے اور تحقیق سورۃ فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہوں میں وہ نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہیں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف تحقیق مثانی اور
قرآن عظیم کے معنوں کی پہلی فصل میں ہو چکی ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ
فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ
فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اُس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے
اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اُس پر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اُسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہونچتی ہے بو اُسکی
تمام مکان میں اور حال اُس شخص کا کہ سیکھا اُسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراۃ اور قیام سے یا عمل نہ کیا اور کلام اللہ اُسکے دل میں ہے
مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف سیکھو قرآن یعنی الفاظ و معانی اُسکے
کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے تاکہ اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جس قدر پڑھنا فرض ہے
نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن میں کہ زیادہ ہو فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہے
اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علوموں میں کہ جو زیادہ ہیں کفایہ پر
نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہیں ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند
تھیلی کے ہے اور قرآن اُسمیں مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہونچتی ہے برکت اُسکی گھر اُسکے میں اور سننے والوں کو اور دوسرے جملہ کا یہ
مطلب ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت اُسکی نہ اُسکو اور نہ اوروں کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اُسکا بندھا ہوا ہے
نہیں پہونچتی خوشبو کسیکو وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے
حٰمٓ کہ اسکو سورہ مومن کہتے ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے بیچ سب آفات وبلیات ظاہر
باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا
ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف الیہ المصیر تک آیتہ مذکور یون ہی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ
ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ
لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا الشَّیْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ مین پہلے
پیدا کرنے آسمان وزمین کے دو ہزار برس اُتارین اس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ اُنکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے
آخر تک اور جس مکان مین پڑھی جاوین یہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا
ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتین اول سورہ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی
بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہوسکتی ہی کہ اول دس آیتون کے یاد کرنے کی
یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کے تین آیتون کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہرے واللہ اعلم ح وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا
قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی یٰس لکھتا ہی اللہ واسطے
اُسکے بسبب پڑھنے اسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف
دل قرآن کا یعنی خلاصہ اسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمین مذکور ہین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَرَاَ طٰهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یَّنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰی
لِاَلْسِنَةٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالے نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے ہزار برس پس جبکہ سُنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا
خوشحالی ہی واسطے اس امت کے کہ اُتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونون سورتین اُسپر اور خوشحالی ہی واسطے اُن دلون کے کہ اُٹھاوینگے یہ

یعنے یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے اُن زبانون کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے **ف** پڑھین یعنے طاہر کین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اُنکی کا یا سمجھایا اُنکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے اُنکو معنی اُنکے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑھنے اُنکے کے باقی فرشتون پر تا وہ جانین بزرگی اُنکی اور جبکہ سُنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہی یعنی سُنا پڑھنا ان سورتون کا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰسٓ مراد ہین کہ قرآن نام جز و کل دونون کا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات جمعہ کی بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان مین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سُبحان یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسریٰ بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن و ہو بکل شیء علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہ قول صحیح تر ہی ۱۲ ع مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اُن نے واسطے ایک شخص کے یہان تک کہ بخش گئی واسطے اُسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہ زمانۂ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اُسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اُسنے اُسکی یہان تک کہ دور ہوا اُس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہی یعنے شفاعت کریگی یہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اُس شخص کی کہ پڑھیگا اُسکو ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے
کہ یہ قبر ہی پس ناگہان اُسمین ایک آدمی پڑھتا ہی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اُسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ ملک منع کرنے والی ہی وہ نجات دینے والی ہی
نجات دیتی ہی پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف سُنا خیمہ کھڑا کرنے والے نے اُسی مردہ کو
سورۂ ملک پڑھتے ہوئے نیند مین یا جاگتے مین اور ظاہر تر یہ ہی اور منع کرنے والی ہی یعنے بچاتی ہی عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب مین
عذاب قبر کے یا بچاتی ہی اپنے قاری کو اسسے کہ پہونچے اُسکو رنج محشر مین ۱۲ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ
حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہان تک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ
اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسیطرح سے کہا محی السنہ نے شرح السنہ مین
کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہ غریب ہی ف غریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہین اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہی صحیح ۱۲ع وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے اور
انس بن مالکؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کے
اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہی چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی
اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہی
کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ۱۲ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَأَ
ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ
شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت معقل
بن یسار سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ سننے والا
جاننے والا ہی شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتین آخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی
ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اُسکے لیے یعنے توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اُسکے گناہون کے لیے شام تک اور اگر
مرے اُس دن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہی ساتھ اسی مرتبہ کے یعنے جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ
مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ
رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہیں اس سے یعنی اسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اوپر دین
نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس برس بدلے دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہ کہ ہو اوپر دین
اس استثنا کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دین نہیں مٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بتقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہیں مٹائے جاتے باعث شومی قرضہ
اس سورہ کی تاثیر نہیں کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں ۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار
قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت میں نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور ایسی سورہ پڑھی
کہ اسمیں صفات ہیں اللہ تعالے کے اسکے بدلے میں یہ ملیگا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ باغ جنت کے اور محل اسکے داہنی طرف
ہوں گے افضل ہوں گے بائیں طرف کے باغوں و محلوں سے ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا میں نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک
اور ترمذی اور نسائی نے ف یہ واجب ہونا بہشت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالے کے ہے اور کچھ نہیں ۔ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو کچھ
کہ کہوں میں اسکو جسوقت جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنی پس اسکو
پڑھکر سوویگا تو پاک ہو کر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ
بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا اسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابوا کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں
پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۔ بیچ مقدمے پناہ پکڑنے کے
سب سے افضل ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جحفہ اور ابوا نام ہیں مکانوں کے درمیان مکے اور مدینے کے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ
مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُصْبِحُ وَحِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا ہمنے انکو پس
فرمایا حضرت نے کہہ کہا مین نے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے
تین بار کفایت کرینگے تجکو ہر چیز سے یعنے دفع کرین گے ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ**
قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْسُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ پڑھون مین سورہ ہود یا سورہ یوسف
یعنے بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور
نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پورے یعنے بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل تر نہین
یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے
کہ دونون سورتین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل تر نہین اور کہا
ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا
اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے ۱۲ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اسکی کے اور غرائب اسکے فرائض اسکے ہین اور حدین اسکی **ف** مراد
فرائض سے مامورات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا
ہے ۱۲ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ فِیْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ
الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہے پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب
رکھتا ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے للہ دینے سے اور للہ دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزے سے اور روزہ ڈھال ہے
آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اسکے سے اس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے
اور تسبیح و تکبیر سے یعنے اور ذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اسمین احکام اسکے ہین اور تسبیح
یعنے اوراد اذکار بہت ثواب رکھتے ہین للہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اسکا غیر کو پہونچے افضل ہے عبادت
لازم سے کہ نفع اسکا کرنے والے ہی کو پہونچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے ذکر اس سے مستثنے ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے
جیساکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور للہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی
نفل روزے سے اسلیے کہ نفع اسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پہونچتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی
لیے اور مین جزا دونگا اسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ سے

تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ فضیلت باعتبار جہات کے ہی یعنے صدقہ افضل ہی باعتبار اسکے کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار
صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے وغیرہ سے ع ح **وعن** عثمان بن عبد اللہ بن اوس الثقفی عن جدہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف الف درجۃ وقراءتہ فی المصحف تضعف علی ذلک
الی الفی درجۃ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے یاد پڑھنا ہزار درجہ اور ثواب پڑھنا اسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی
اوپر ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک **ف** دیکھ کر پڑھنے مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اسمین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین
اور ہاتھ لگاتا ہی اور اٹھاتا ہی اسکو اور یہ آیا ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہی کہ حضرت
عثمان رض کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے انمین اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑھنے مین
تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکھ کر پڑھنا افضل ہی
ع ب **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ القلوب تصدأ کما یصدأ الحدید اذا
اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ وما جلاءہا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن روی البیہقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا
کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کین
بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہوجاتا ہی
موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنے صفائی اسکو حاصل ہو جاتی ہی ع ب **وعن** ایفع بن عبد الکلاعی
قال قال رجل یا رسول اللہ ای سورۃ من القرآن اعظم قال قل ہو اللہ احد قال فای آیۃ فی القرآن اعظم قال آیۃ
الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فای آیۃ یا نبی اللہ تحب ان تصیبک وامتک قال خاتمۃ سورۃ البقرۃ
فانہا من خزائن رحمۃ اللہ تعالی من تحت عرشہ اعطاہا ہذہ الامۃ لم تترک خیرا من خیر الدنیا والآخرۃ الا
اشتملت علیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن مین
بہت بڑی ہی یعنے بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا
آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اسنے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنے ثواب اور
فائدہ اسکا فرمایا خاتمہ سورۂ بقرہ کا پس تحقیق وہ اتری ہی خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اسکے سے دیا ہی وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی
بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہی اسپر نقل کی یہ دارمی نے **ف** پہلے ایک حدیث گذری اسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور
اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافات نہین ہی اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکے کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہی قرآن کا اور
یہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید مذکور ہی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک یعنے دوست رکھتا ہون یہ کہ
پہونچے تمکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہی ایمان [illegible]
اور سمعنا و اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہی جزاء عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی [illegible]

دنیوی و اخروی ہیں ہر ہر ؏ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ میں شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے اگر پڑھے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھ کر لٹکانا اسکو یا پانا بھی نفع کرتا ہے امراض کو ؏ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات میں لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا **ف** آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۂ تک اور رات میں یعنی اول رات میں یا آخر رات میں اور ثابت ہوا ہے پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ؏ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورہ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اسکے لیے فرشتے رات تک نقل کیں یہ دونوں حدیثیں دارمی نے وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتوں کے یعنے آمن الرسول سے آخر تک دیا گیا میں وہ دو آیتیں گنج اسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو انکو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اسلیے کہ وہ آیتیں رحمت ہیں اور سبب نزدیکی کی ہیں اور دعا ہیں نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورہ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اسکے نور یعنی نور ایمان و ہدایت اسکے دل میں درمیان دو جمعوں کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنے اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورہ الم تنزیل ہے اسلیے کہ پہونچا ہے مجکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوائے اسکے یعنے ورد اپنا نہیں ٹھہرایا تھا کچھ سوائے اسکے اور تھا وہ بہت

گناہ گار پس پھیلائے اُس سورۃ نے بازو اپنے اُسپر کہا اے پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اُسکی
پروردگار تعالی نے اُس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجا اور کہا خالد نے بھی
کہ تحقیق یہ سورت جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر مین کہتی ہو یا آلہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح
محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اُسکے حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری ست یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ
سورت ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے رکھیگی بازو اپنے اُسپر یعنی شفاعت کریگی واسطے اُسکے پس باز رکھیگی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے یہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی
دی گئی ہین یہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساٹھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** پہونچا مجکو یعنے صحابہ سے خالد تابعی ہی
ستر صحابیون سے ملاقات کی ہو پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہو مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلیئے کہ یہ چیزین معلوم نہین ہوتین
مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلائے بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اُسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے اُسپر تاکہ سایہ کرے اُسپر یا
بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنے اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہی اُسکو اُسکی
شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا فراخ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئی ہین
الخ یہ منافی نہین ہی خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کے اسلیئے کہ اُسکو فضیلت اس جہت کر ہو کہ اُسمین مضامین عمدہ ہین
اور اُنکو فضیلت اس جہت کر ہو کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنے ایک تو
قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اُنکو مولف نے جمع کر دیا ہی ۱۲ ح • مولانا **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مرسلاً اور روایت ہی
عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین
حاجتین اُسکی یعنے حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی
اللہ تعالی کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالی اور پڑھو نزدیک
مردون اپنے کے یعنے جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اُنکی کے اور ہووے سبب
مغفرت کے یا مراد یہ ہی کہ پڑھو نزدیک قبرون موتی اپنی کے اسلیئے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی ۱۲ ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ
الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ اُنھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہی
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنے مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نقل کی یہ دارمی نے
ف بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اسلیئے ہی کہ بڑی ہی سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنے سورۃ حجرات سے

آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی سارے قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ انکے کی بھی یہی خوب ہی
ہے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ
اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہی اور زینت قرآن کی
سورۃ الرحمن ہی ف اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا اور آخرت کی نعمتون کا اور بیان ہی اوصاف حورون کا کہ لطیفین ہین جنت کی اور بیان انکے زیور وغیرہ کا
ہے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ
اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَأْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَأْنَ بِہَا کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۃ واقعہ ہر شب مین نہین پہونچیگا اسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو
کہ پڑھین یہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی اور معنی
یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی فراخی دل کی
اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اسپر بسبب فائدہ اٹھانے کے معانی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہی بعضے
عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہونا انکا ہمراہ ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو
ہے ہے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہ احمد نے
ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہی اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاہِیْمَ وَمُوْسٰی کہ یہ شاہد ہی اوپر حق ہونے
قرآن کے اور رد ہی منکرون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا
تھین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مین نے بھیجا تجھکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مین نے تجھکو
کہ پھیرے تو دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اسمین عقل ہی یہ کہ ہون واسطے اسکے
چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اسمین
بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہما کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے
توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش کے یا لذت اٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ بحال اپنے پر
محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اسکا نہین کلام کرنے کا مگر ضروری عرض کیا مین نے
یارسول اللہ پس کیا ہی صحیفون موسیٰ کے مین فرمایا مین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا
پھر وہ خوش بھی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین کرے
ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اسکے کو اور
پھر اطمینان کرے طرف اسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ کَبُرَتْ
سِنِّیْ وَاشْتَدَّ قَلْبِیْ وَغَلُظَ لِسَانِیْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ قَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ

سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ
لَا اَزِیْدُ عَلَیْہَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتین انمین سے
کہ جنکے اول مین الر ہے کہا بڑی ہوئی عمر میری او سخت ہو دل میرا یعنی غالب ہے اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہے زبان میری یعنے
کلام اللہ نہیں یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورت فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتین انمین سے کہ اول انکے حم ہے یعنی یہ چھوٹے ہین
بہ نسبت انکے پھر کہا اسنے مانند پہلے کہنیکے کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمین جمع ہون بہت سی
باتین پس پڑھائی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہان تک کہ فارغ ہوئے اس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا
اس شخص نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرنے اسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اس شخص نے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** جن سورتون کے سر پر الر ہے وہ
پانچ سورتین ہین اور سورۃ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سب
چیزین کرنے نکرنے کی آگئین ہین ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ
یَقْرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَقْرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہے
ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا
کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑھے سورۃ الہکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے
ہزار آیتون کا پاتا ہے اسلیے کہ اسمین بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبی مین ۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ
عِشْرِیْنَ مَرَّةً بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَھَا ثَلٰثِیْنَ مَرَّةً بُنِیَ لَہٗ بِھَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا لَنُکْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا
اسکے لیے بسبب اسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہین اسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین
اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہین اسکے لیے بسبب پڑھنے اسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہے
خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے یعنے جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب وفضل اسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ
دارمی نے ۔ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَةَ اٰیَةٍ لَمْ یُحَاجَّہُ الْقُرْاٰنُ
تِلْکَ اللَّیْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَتَیْ اٰیَةٍ کُتِبَ لَہٗ قُنُوْتُ لَیْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ اِلٰی الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَہٗ قِنْطَارٌ مِّنَ
الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سَو ۲۰۰
آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تلک صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ہوتا ہی اُسکے لیے
بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا الخ یعنے
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سَو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور
ادای حق اُسکی کے اُس شب مین کافی ہی اور جانا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب نہ عمل کرنے کے
پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا
طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قرات قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اُس سے پس نسبت
جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنے بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اُسکی کے مراد
اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی ج ع **ف** فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اُنکے ثواب و فضیلت کے
سُننے سے خوش دل ہو کر بہ گرمی بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہووین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا
وعلیہ الصلوة والسلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہا کشتی اُنکی غرق سے
سالم رہی پس جب بسبب اس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کامون کے
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اُنیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اُنیس ۱۹ ہین ساتھ
ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہوسکتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین
مقرر فرمائین اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین کہ ان اُنیس ساعتون مین ہوون
برکت و عبادت حاصل کرے یعنے ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورۂ برات کو
کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اُسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمۂ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے
اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے
محظوظ ہووےگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاےخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے
تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ
درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے
کاٹے ہوؤن کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھ کر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُسکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے
رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھ کر اپنے پر دم کین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی

بقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی سند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزین گنج عرش سے مجکو دی گئی ہین اور کوئی چیز سوا ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا اور سورۃ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ مین البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سے روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اُسوقت کہ اُسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کر اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہی کہ سورۃ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ لام الحمد کے ملاکر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہوگا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اُس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نخستین اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازان ہر روز اُسیوقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے مین اسیطرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھو کر پلانا اُسکا واسطے شفا امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کے لیے سات بار پڑھ کر دم کرنا اُسکا مجرب ہی اور سورۃ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اُسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بھیجتے تھے اور تعین امیر مین تردد تھا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلاکر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہی ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتے کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورت اور سورۃ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۃ بقرہ بھی یاد رکھتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۃ بقرہ کو ساتھ حقائق اور دقائق اُسکی کے بارہ برس کے عرصہ مین پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو کھلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہی کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورۃ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نرکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورت

کے سے یہ ہی کہ جس موسم مین بچون کو چیچک نکلتی ہی جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو نہار منھ اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھکر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہار منھ ہو فضل الٰہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہین نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو اڑھائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپر ڈال کر اُسی مجلس مین کسی مستحق کو کھانے کے لیے دے تمام ہوا کلام مولانا عبدالعزیز رح کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسے ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورت کے اخیر کی اور جو کوئی پڑھیگا سورۂ کہف کی دس آیتین وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اُسکا وقت سونے کے ہوگا اُسکے لیے نور نزدیک قراۃ اُسکی سے قدم اُسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہی کفارہ اُسکے لیے دوسرے جمعہ تک اور ایک مین ہی کہ جس گھر مین پڑھی جاوے سورۂ کہف نہین داخل ہوتا اُسمین شیطان اُس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین چار رکعتین پیچھے عشا کے پڑھے پہلے دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہی اُسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑھی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اُس سے ستر برائیان اور بلند کیے جاتے ہین اُسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکھتا ہی اُسکے لیے اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰس نام رکھی گئی ہی توراۃ مین معمہ کہ مشتمل ہی بھلائیون دنیا اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہی اُس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اُس سے ہول آخرت کی اور نام رکھا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑھنے والے سے ہر برائی اور روا کرتی ہی اُسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اُسکو برابر ہوتی ہی اُسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سُنے اُسکو برابر ہوتی ہی اُسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنے جہاد مین اور جو کوئی لکھکر پیوے اُسکو داخل کرتی ہی اُسکے لیے اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دُکھ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورۂ یٰس ہیری است کے ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یٰس کے ہر رات پھر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اُسکی اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے دیا جاتا ہی آسانی اُسدن کے شام تک اور جسنے پڑھی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اُس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑھی یٰس مغفرت کی جاتی ہی اُسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنے پڑھی یٰس اس حالت مین کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پالیتا ہی جسنے پڑھی یہ اس حال مین کہ جانور اُسکا جاتا رہا تھا پالیتا ہی اُسکو اور جسنے پڑھی یہ وقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے کفایت کریگی اُسکو اور جسنے پڑھا اِسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہی اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا

اُسپر ہونا ہے کا آسانی ہوتی ہی اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٓس اور کہا مقبری نے
پس نہ پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھے یٓس پس وہ چیز دفع کیجاویگی تم سے بسبب اسکے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٓس اور والصافات دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہی اللہ تعالی سوال اُسکا اور ابن عباس سے
روایت ہی کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیہ تک کے اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ
آخر مجلس اپنی مین جس وقت کہ ارادہ کرے اُٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنے سات سورتین بڑی کہ
اول قرآن مین ہین جگہ توریت کے اور دین مجکو الرا آیت طواسین تک جگہ انجیل کے اور دین مجکو ما بین طواسین کے حامیمون تک جگہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے نہین پڑھا اُنکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حٰم انمین سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر اُن دروازون مین
سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے کہن کے پس جو کوئی دوست رکھے
کہ چرے باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے
یہان تک کہ پڑھیں تبارک الذی اور حٰم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ مین حٰم الدخان اور یٓس صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش
کیجاتی ہی اُسکے لیے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حٰم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اُسکے لیے اللہ تعالے گھر
جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ دخان رات جمعہ کے مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اُسکی اور نکاح
کیا جاویگا اسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑھے سورۂ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑھی الٓم تنزیل اور یٓس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہون گے اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیے جاوین گے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اقتربت الساعۃ
ہر رات مین اُٹھاویگا اسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ منھ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ قاری سورۂ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنے بہشت فردوس مین
کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور
ایک روایت مین ہی کہ سکھاؤ اسکو بی بیون اپنی کو اور حضرت عائشہؓ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز ہووے ایک تمھارا سے کو یہ کہ پڑھے سورۂ واقعہ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورۂ حشر کا پھر مر جاوے اُس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوین گی اُس کی
تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۂ
حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے

اخیر سورۂ حشر کا بھیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہین اُس سے شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح تک دفع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا اُس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مین نے یعنے قرآن اسمٰعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہو نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مین نے پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہو اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اُسکا اور خبر دی ابن عباس نے اور حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہی آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے سے اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اُسکے مین ہی کہ یہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمہ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا اُنھون نے کہ ای ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالے نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حماء مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دے ساتھ رب سے یعنی رب کا ہے سے بنا پس نہ جواب دیا اُنکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورہ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہی نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہی نہ کہاتا ہی اور نہ ہی پیتا اور نہ اور احتیاج رکھتا ہی پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اُسی کے لیے ہی جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوئے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونے کا کوئی اہل دنیا سے اُس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسنے پڑھا اسکو دوسو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہی اُس سے فقر اور ایک روایت مین آیا کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دوسو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دوسو برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین اُنس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اُترے جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اُنکے لیے ہر چیز اور ملگئی زمین سے اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اُسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنے لیٹے اور ایک روایت اس طرح آئی ہی کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کہ نہ دیکھا تھا ہمنے اسکو پہلے اسکے پس تعجب کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے
کیا ہی واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکھا مین نے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی
مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بھیجے اللہ نے طرف اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھین اُسپر کہا کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا بہت پڑھتا قل ہو اللہ
احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن مین بہت پڑھوا اُسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہی تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو بچاس بار
بلند کرتا ہی اللہ اُسکے لیے بچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اُس سے بچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہی اُسکے لیے بچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ
پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمہارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اُسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑھی
حضرت نے اُسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اُنکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس
دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حورعین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکرؓ نے اور اگر ایک کرے انمین سے یارسول اللہ فرمایا
ایک کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل
ہو اللہ احد ہر دن مین بچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک
روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ
احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور ہوتی ہی
محتاجگی گھر والون سے اور ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل
اچھی صورت مین ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی اعلی تجھے سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال مین کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دونگا
اسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اُسکی ستر آدمیون کے حق مین اُن
لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اُسکی
اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس سات سات بار پناہ مین رکھتا ہی اسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار بیشک ہوا
پڑھنا اسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہی کہ کہا کہ جو کوئی
پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اُسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑھنے قل ہو اللہ
اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتھ انبیا کے اور بچایا جاتا ہی
شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اُسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے
اسکو دو سو بار ہوتا ہی اُسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علیؓ کا حضرت فاطمہؓ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اُسمین پھر بلالیے علیؓ کو ساتھ اپنے یعنی گھر مین اور چھڑکا وہ پانی اُنکے گریبان مین اور

درمیان دونوں مونڈھوں اُنکی کے اور اللہ کی پناہ میں دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کے کسی سے اُٹھائے جاتے ہیں اُسکے لیے اُس دن میں
عمل پچاس صدیقوں کے ۔

باب

باب بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاھدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلہا
متفق علیہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہے
اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسی باندھنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی میں سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اُس سے بھی
زیادہ سینے میں سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے ۔ و عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس
ما لاحدھم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال
من النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلہا اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہے واسطے
ایک اُنکی کے یہ کہ کہے بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہے سینہ لوگوں
کے سے بہ نسبت چارپایوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوں ساتھ رسی اپنی کے ف بھول گیا کہنا اسلیے
منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں بسبب بے پروائی کے اور اس کہنے میں کہ بھلایا گیا ہے اظہار حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ
حاصل کرنے اس سعادت او نعمت کے ہے ۔ و عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن
کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاھد علیہا امسکہا وان اطلقہا ذھبت متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابند کے گر
خبرگیری رکھتا ہے اُسکی تھنیاتا ہے اُسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن جندب بن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ متفق علیہ
اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کریں اُسپر دل
تمھارے پس جس وقت کہ آپسمیں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلوں کا پس کھڑے ہو اُس سے یعنے پڑھنا موقوف کرو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن مالک نے کہ جس صورت میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک
نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اسلیے کہ کاہل اور
آسودہ دل لوگ جو ریاضت کی نہیں رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہیں ایک تو ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ پڑھنے میں ملول ہوتے ہیں اور ایک
ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق وشوق کے پڑھتے ہیں کہ ملول ہرگز نہیں ہوتے ۔ و عن قتادۃ قال سئل انس کیف
کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد بسم اللہ ویمد بالرحمن
ویمد بالرحیم رواہ البخاری اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
کہا انس نے قراءۃ آنحضرت کی ساتھ مد کے تھی پھر پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم مد کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے تھے بقدر الف کے اور دراز کرتے

ساتھ جن کے یعنی اسکے بھی الف کو اسیطرح لمبا و دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہ بخاری نے ف تھی
قرأة درازگی کے ساتھ مراد یہ ہی کہ حضرت مد کرتے حروف مد ولین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے
کہ حروف مد کے تین ہین واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفون کے یا پانچ الفون کی اور
مراد بقدر الف کے بقدر درازی کے آواز کرے جسوقت کہ نہ پایا تا او اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر ہو بعد انکے
ساکن مد کرے بقدر دو الفون کے اتفاقا مانند صاد او یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے انکے کے منہ سے مانند
اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیلہ کے ہین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ
مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنا اللہ تعالی کسی
چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہین کیا اور دوست نہین رکھتا ہی کسی
ان چیزون مین سے کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکھتا ہی وہ قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہی قرآن ج وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہی اللہ یعنے نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہی
واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال مین کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنے خوب ہی خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو
اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے ۱۲ مولانا من الشروح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ
غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ
شَهِیْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میرے کہا مین نے پڑھون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اتارا گیا
قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مین نے سورہ نسا یہان تک کہ پہونچا مین اس
آیت تک پس کیا کرین گے یہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوین گے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی انکے فعلون کی گواہی دیگا نبی انکا اور لاوین گے
تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کرنے کے اسمین پھر التفات کیا مین نے
طرف حضرت کے پس ناگہان آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آپ پر اتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا
حق آپ ہی کا ہی کہ جیسا اتارا گیا ہی ویسا پڑھین گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنے بعضے وقت کہ
حاصل ہوتا ہی عارف کو اسمین سکوت جیسے کہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اسکے حق مین
جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوگئی زبان اسکی ۱۲
یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہی
جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اسکی ۱۲

حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اوروں سے سننے مین فائدہ یہ ہی کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور سوچ کامل ہوتی ہی اور
مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اُس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے کہ حضرت
بڑے شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون
ع بج ، وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ
رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ
پڑھون تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعبؓ نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا واسطے آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک
پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابیؓ کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق
اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابیؓ نے کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے اُنکے حق مین فرمایا تھا اقراکم ابی یعنے بڑے قاری تم مین
ابی ہین اور اللہ تعالے نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور کم نامی اپنی کے اور ازراہ تعجب کے کہی کہ مین
کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا ازراہ ذوق ولذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ
وقت لطف و وصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی پڑھنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی
اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم و فضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے بج ، س وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنے دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہی
کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اُسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین
آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہ کیونکر بنے کہ حضرتؐ نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب
کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکھ کر رہنے دیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے
زمانے کے جو لکھا جاویگا اُسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے
مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہ آیت
لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم بج ع ۲ الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَاُ عَلَيْنَا اِذْ
جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِىْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کے یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے انکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگے ہونے کے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہم پر کہ ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہم پر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہا پڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اُس خدا کو کہ پیدا کیے امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہ کہ ٹھہراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ انکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنے نہ کسی کے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنے کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منھ انکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوش وقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندون سے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے انکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بنسبت کپڑے یار اسکے کے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوای ستر کے ہی اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اُس چیز کو کہ عادت اسکے کھولنے کی نہین اور مقصود اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج انکی کا ہی کہ کپڑا بھی درست بدن پر نرکھتے تھے اور اس سبب سے آپسمین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہی جیسے کہ فقہ مین مذکور ہی اور لکھا ہی علمارنے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا انسے جان بوجھ کر تاکہ بشارت دین انکا جواب سن کر اور حکم کیا گیا مین الخ یہ اشارا ہی اس آیت کی طرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنے والے ساتھ ٹہلانے نفس اپنے کے بیچون بیچ تاکہ قرب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کہے ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سے اور پس حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے آور ظاہر ہوئے منھ انکے یعنے اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منھ کو اور ساتھ نور پورے کے اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہونے کا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح و صابر ہین اور دولتمندون سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم رہے ۹ ع ۲ ح ۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینے سے یہ ہی کہ ترتیل وتجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور راگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہی اور سُننے والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی ﴿ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوی اسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے **ف** بھولنا ہمارے نزدیک یہ ہی کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اسکا بھولے یا نہ بھولے ﴿ع﴾ یا بھولنا استعداد والے کا یہ ہی کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہ ہی کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اُسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے ﴿ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے درود ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہ ہی کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمر بن بھی نہین کفایت کرتی بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین بلکہ وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ﴿ مولانا ﴿ اور اور ون نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہؓ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہ قید ملا علی قاری نے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہی علما نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجات روائی کے مجرب کہا ہی اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کے کتنے ہین ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اُسکی فمی بشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اُنکے سرون پر حروف فمی بشوق کے

واقع ہون بیان اسکا یہ ہے کہ ف سے اشارہ ہے طرف سورۂ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے
طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورۂ ق کے یہ ترکیب حضرت علیؓ کی طرف نسبت
کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہے اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام
اللہ کے وہ اقتصار کرے اسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین
پس وہ اکتفا کرے اُسقدر پر کہ نہ باز رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہو اُسکے لیے بھی یہی
حکم ہے اور جو کہ اُنمین سے نہوئیں بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قرأۃ کو نہ پہونچے۔ ع ح * وَعَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ
بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے
عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور آہستہ
پڑھنے والا قرآن کا مانند چھپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف
یعنی چھپکے سے جو صدقہ نفل دے تو ثواب زیادہ ہے بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چھپکے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثین
پکار کر پڑھنے کی فضیلت مین بھی آئی ہین اور چھپکے پڑھنے کی فضیلت مین بھی پس تطبیق انمین یہ ہے کہ چھپکے پڑھنا افضل اُسکے لیے ہے کہ ڈرتا ہو
ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہے اُسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیون مین سے یا سوتے ہوؤن مین سے
یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہے کہ اُسکا نفع اورون کو بھی پہونچتا ہے کہ لوگ سنتے ہین یا سیکھتے ہین یا ذوق پاتے ہین
یا افضل اسلیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہے قاری کے دل کو اور کسی طرف دھیان بٹنے نہین دیتا اُسکا اور
دور کرتا ہے نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اورون کو شوق دلاتا ہے عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سے کوئی نیت حاصل ہو
پکار کر پڑھنا اسکو افضل ہے۔ ع * وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ * اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اُسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی ف جسنے حلال جانا اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا
وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اُن چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون کا قرآن کا حق ایمان لانے کا
قرآن پر یہ ہے کہ عمل کرے اُسپر جیسے کہ حق محبت یہ ہے کہ متابعت کرے محبوب کی۔ ع ح * وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ
مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً
مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے
اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قرأۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہؓ نے بیان کی قرأۃ واضح
حرف حرف جدی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنے حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفون
قرأۃ کی کا مراد یہ ہے کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہے ایک تو

یہ ہے کہ اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قرأۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا
ابن عباس نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ؏ **وَعَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ** عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّیْثَ
رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُمَلَّکٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ اَصَحُّ اور روایت ہے
ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قرأۃ
پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکے متصل
اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسے کہ
پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے **ف** کہا بعضون نے کہ یہ روایت نہین ہے لائق حجت کے اور نہین
پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف نام مالک یوم الدین پر ہے اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہے ذکرہ الطیبی اور جمہور کے
نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولیٰ ہے اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے
ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہ دیا ہے کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کرا وین سُننے والون کو
سرے آیتون کے واللہ اعلم ؏ بج ۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِیْنَا الْاَعْرَابِیُّ وَالْعَجَمِیُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَکُلٌّ حَسَنٌ وَسَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَہٗ کَمَا یُقَامُ
الْقِدْحُ یَتَعَجَّلُوْنَہٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نکلے
ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور آوینگی ایک
قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھینگے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنے سواے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قرأۃ
اُن گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قرأۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہے اسلیے کہ تمہارا
تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا
سیدھا کیا جاتا ہے تیر یعنے خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے
اور فخر اور شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھینگے آخرت کے
ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس وے آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص نیت
اور فکر کرنا اسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ؏ بج ۲ **وَعَنْ حُذَیْفَۃَ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ
اَھْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُھُمْ
وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُھُمْ شَاْنُھُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اور روایت ہے حذیفہؓ سے

سلہ یعنی بعضے ہین انکے نزدیک بھی مالک یوم الدین پر وقف کرتے ہین ۱۲ مولانا

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازوں انکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل
کتابوں کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھیں گے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال انکا یہ ہوگا کہ نہ پڑھیگا
قرآن حلقوں انکی سے یعنی قبول نہیں ہونے کا فتنہ میں پڑے ہوں گے دل انکے اور دل ان لوگوں کے کہ اچھا لگے گا انکو پڑھنا انکا نقل کی
یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے کتاب اپنی میں ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہیں اپنے دل کی امنگ سے
بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہے اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہیں اپنے غزلیں
اور شعر پڑھتے ہیں اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہیں انکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے مانند اسکے
اسطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ میں پڑے ہوں گے دل انکے یعنی مبتلا ہوں گے حب دنیا میں اور لوگوں کے اچھا کہنے میں
ع ج وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازوں کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ
کرتی ہے قرآن میں خوبی نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ
اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ
طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی
میں سے بہت خوب ہے از روے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑھنے میں یعنی از راہ ترتیل کے و ادا کے فرمایا وہ
شخص کہ جسوقت سنے تو اسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے ف
وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اسکے پڑھنے کی یا ظاہر ہوں اسپر نشانیاں خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کے
اور طلق تابعی تھے اور مؤلف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے ع ج وَعَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ
وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے
اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے
اسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے میں اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش میں پڑھو اسکو اور فکر کرو اس چیز میں کہ اسمیں ہے تاکہ
تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اسکے کی یعنی دنیا میں اسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اسکے ہے ثواب بڑا آخرت میں نقل کی
یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور اداے حقوق اسکے سے بلکہ پڑھا کرو
اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اسکے اور عمل کرو اسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن کو اور
پانوں پھیلانے اسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اسپر اور پیٹھ کرنی اسکی طرف اور روندنا اسکو اور پھینکنا دنیا اسکو اور مکروہ ہے فال
نکالنی اسمیں اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھو حق پڑھنے اسکے کا حق پڑھنے اسکے میں چار باتیں چاہیں ایک تو یہ کہ لفظوں کو
درست پڑھنا اور دوسرے معنوں کو سمجھنا اور تیسرے معنوں کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اُنمین خوب فکر کرو ۱۲ مع مولانا **باب ۹ ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنے باب ہی بیچ بیان اختلافات قرآۃ اور لغات اُسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اُسکا ہی ایک مصحف مین ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب ؓ کہ کہا سنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورۂ فرقان غیر اُسکے کہ پڑھتا تھا مین اُسکو اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورۃ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اُسپر یعنے لڑون اُس سے پہلے تمام کرنے کے پھر مہلت دی مین نے اُسکو یہان تک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی مین نے اُسکی گردن مین چادر اُسکی اور کھینچا اُسکو پھر لایا مین اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نے سنا ہی اس سے کہ پڑھتا ہی سورۂ فرقان اور برغیر اسطرح کے کہ پڑھائی آپنے مجکو وہ سورہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمرؓ اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے اُسطرح کا پڑھنا کہ سُنا تھا مین نے اسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اُتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھی مین نے پھر فرمایا اسیطرح سے اُتاری گئی ہی یہ سورۃ تحقیق یہ قرآن اُتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہوسکے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف** اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سے لیکن رجوع کرتے ہین طرف سات وجہون کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اُسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند مَیِّت اور مَیْت اور یَقْنَطُ اور یَقْنِطُ اور یَعْرِشُ اور یَعْرُشُ کے پانچوین اختلاف حرکات چھٹے اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑھا ہی ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑھا ہی ساتھ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۱۲ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنا مین نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اُسکے پس لے آیا مین اُس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے اُنکو پھر پہچانی مین نے حضرت کے

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپسمین یعنی جھٹلایا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے، روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن اُنپر اور قرائتین سب حق ہین کسی کا انکار نکرنا چاہیے اور اگر ایک کا اُنمین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتین متواتر ہین اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرائتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین ہج ﴿وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرآۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مین نے اسکا اُسپر یعنے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرآۃ خلاف قرآۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اُنکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑھتے تھے یا حجرے مین داخل ہوئے پس کہا مین نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرآۃ کہ انکار کیا مین نے اُس قرآۃ کا اُسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اُس نے قرآۃ خلاف قرآۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا اُن دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونون نے پس تحسین کی قرآۃ اُنکی کی پس ڈالا گیا میرے دل مین تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل مین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اُسے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل مین شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی تا وسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا مین پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالے نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرآۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی مین نے طرف اللہ تعالے کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے مین تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی مین نے طرف اُسکے یہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنے اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اسکو سات طور پر یعنے سات قرآۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اُسنا کا سوال ہے کہ کرے تو مجھے اسکو پس کہا مین نے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مین نے تیسرے سوال کے واسطے اُس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہان تک کہ ابراہیم اُنپر سلام ہو نقل کی یہ مسلم نے ف جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہے کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نفل اور ڈالا گیا تردد اور شبہ

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہوا تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اُس حالت مین اتنا بعید دبُرا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین ومعرفت کے برا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مین نے اُسکو جواب دیا اُنکے عوض تین سوال کرنا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت نہو کسی کو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنے والی کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین وآخرین سے کہ اُسکو شفاعت کبرے کہتے ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہون گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرین گے حضرت سب کی شفاعت کرین گے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ﴿ع ج﴾ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول پھر تکرار کی مین نے اُس سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اُس سے یعنے طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو یہان تک کہ پہونچا یعنی امر قراۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہونچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق ومتحد ہین نہین اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراۃ سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا اور دوسری قراۃ سے حکم اُس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قراۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراتون مین اختلاف لفظون کا ہے حکمون کا نہین ۔ مولانا من الشرح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ** قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کے کہ اُنہین بڑھیا ہین اور بوڑھے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اُنہین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اُتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین اُن طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیمار کفر وشرک وجہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پہ اور بیچ الزام دینے

منکروں کی اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل
بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور
طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہان تک
کہ پہونچا یعنی امر قرأۃ یا جبرئیل ساتھ طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے **ف** طرف امت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی
اور اگر پڑھاوین انکو ایک قرأۃ پر نہین قادر ہونے کی اُسپر اسلیے کہ بعضے انمین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان انکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے
ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے انکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکے کے پس اُنکے لیے کئی قرأتین چاہیئن کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو
وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی اُنمین بڑھیان ہین اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب ضعف
سن کے ہین **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنے والے پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگوں سے
کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے
لوگوں سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگوں سے یعنے اگر آیت
رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اس سے یا مراد یہ ہے کہ
دعا کرے بعد فراغ قرأۃ کے ساتھ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا مین ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**
وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اسکے لوگوں سے یعنے قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اسکا ہڈی ہوگا نہین اوپر اسکے
گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ**
حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین
پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہان تک کہ نازل ہوتی انپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ظاہر حدیث کا
دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتوں کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے **وَعَنْ عَلْقَمَةَ**
قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ مَعًا فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ
فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف
پس کہا ایک شخص نے نہین اسطرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مین نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین
پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اس سے بو شراب کی پس کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پیتا ہے تو خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اسکی کو یا او ر اسکی کو پس ماری اسکو حد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ابن مسعودؓ جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اسکا کفر ہے یقیناً اور اگر قرأۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً
کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ حکم مرتد ہونے اسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور
انکار قرأت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلیے جاری کی اسپر حد شراب کی
نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے
اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علما سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں مارنی آتی اسلیے کہ بو بسبب ترش کے اور
امرود کے مشابہ ہوتی ہے بو کی شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ش ع بح **وَعَنْ**
**زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ
الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ
هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ
الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ
اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةَ
فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابوبکرؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں انکے پاس
ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابوبکرؓ کے کہا ابوبکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے
ساتھ قاریوں قرآن کے یعنے اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا کتنی
جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنے ابوبکرؓ نے واسطے حضرت
عمرؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھے
یہاں تک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت اسمیں جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زید نے کہ کہا مجکو
ابوبکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھ والا نہیں متہم جانتے تجکو یعنی جو کہ نقل کرے اسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتی بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق
تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنی ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے
مجکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہوتا بہت بھاری مجپر اس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اسکے جمع کرنے قرآن سے یعنے اسلیے کہ اسمیں
محنت بدن کی بھی ہے اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زیدؓ نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیقؓ نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اُس چیز کے
کہ کھولا واسطے اُسکے سینہ ابوبکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈھا مین نے قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تھا اُسکو شاخون کھجور کے سے اور سفید پتھرون سے اور لوگون کے
یعنی حافظون کے سینون سے یہانتک کہ پایا مین نے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مین نے اُسکو ساتھ کسی کے سوائے اُسکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہے
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکرؓ کے یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے اُنکی زندگی میں
پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت مین خالدؓ بن ولید کو ساتھ لشکر کے
وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اُسمین مارا گیا اور بہت قاری ادھر کے مارے گئے بعضون نے
کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بُلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور
تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اُنمین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اسکے جمع کرنے
اور لکھنے مین امانتدار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون
وغیرہ پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ مشورہ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ انمین
قرآن لکھا ہوا تھا اُنکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہؓ کے اجتہاد سے
اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی جب وقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد
فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیل بسبب واقع کے سورتین
اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے
دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مین نے اُسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے
صحابیون نے مانند ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابی درداؓ کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے یہ ہے کہ لکھا ہوا کسی پاس
نہ پایا سوائے انکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابتؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون کے
لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے کا ایک مصحف مین نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہتے تھے تا دم زیست پھر حضرت عمرؓ کے پاس رہے
اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون
اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے **ع** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ
وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ
حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ
عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ
فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ
وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ
قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى
كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

قَالَ فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰیَۃً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُبِہَا فَالْتَمَسْنَاہَا فَوَجَدْنَاہَا مَعَ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَاَلْحَقْنَاہَا فِیْ سُوْرَتِہَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی اسینیہ اور آذربیجان کے پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قراۃ کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کی قراۃ سن کر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہؓ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے اے امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیجدے طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کروادین ہم انکو مصحفون مین پھر پہونچادین گے انکو طرف تمھارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زیدؓ بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبداللہؓ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوائے زیدؓ کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اسکو موافق ہی لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان انکی کے پس کیا سب نے اسیطرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک مصحف انمین سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوائے ان مصحفون کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلادینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہ کہ سُنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مین نے ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مین نے اور قریشیون نے مصحف تحقیق سُنا کرتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت یعنی لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ پس ملادی ہمنے وہ آیت بیچ سورۃ اسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے

ف کرمانی نے شرح بخاری کے مین لکھا ہی کہ معنی بخاری کے یغزی ہین ای کان عثمانؓ یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین لغزوۃ الناحیتین و فتحہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی اور یہ بھی کرمانی مین لکھا ہی کہ اسینیہ قصبہ ہی نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکھا ہی اور قاموس سے ملا علی نے لکھا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہی مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدل اور کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قرآن مین بھی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہؓ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگون کو جمع کیا اور وہ اس دن بچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہی بعض انکا کہ قراۃ میری بہتر ہی قراۃ تیری سے اور یہ قریب ہی اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہ ہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان انکی کے یعنی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا ساتھ لغت قریش مین پھر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے بخوف اختلاف لوگون کے موقوف کرنے ان لغات کا حکم کیا اور سبھون کو لغت قریش مین پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہین معنی انکے قول کے کہ لکھو اسکو

لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوۃ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمان رضی اللہ عنہ کے پس کہا اُنھون نے لکھو اسکو ساتھ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ لکھو اسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر امراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہوسکتا ہے کہ شک راوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفات عثمان رضی اللہ عنہ پھیرے گئے وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پھیر دیے اور سوائے اُنکے اور اپنی مصحف کے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اُنکو جلانے کے لیے اُنھون نے نہ دیے جب حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو مروان نے اُنکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرینگے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور ابوداؤد نے کہا کہ سُنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پُرانے ورق مصحف کے کہ جبتک باقی رہے اسمین نفع تو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کی جاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور اُنھون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرین بسبب عداوت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علما نے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہوا نقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر ہین رحمت کرے اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عز وجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ چبیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان کے یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رضی اللہ عنہ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہا مین نے واسطے عثمان رضی اللہ عنہ کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے
طرف سورۃ انفال کے اور وہ ہے مثانی مین سے اور طرف سورۃ براۃ کے اور وہ ہے مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے اُن دونون سورتون کو
آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کے کیا باعث ہوا
تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے
حضرت جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنی قرآن سے بلاتے بعضے اُنکے کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھو دو یہ آیتین
بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے اُسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھو دو اس
آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہے اُسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اُن سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تھی
سورۃ براءت آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہ قصہ سورۃ براءت کے یعنے دونون مین ذکر ہے کافرون سے لڑنے کا
اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق براءت سورۃ انفال سے ہے پس
بسبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور رکھ دی ہمنے وہ اکٹھی دونون سورتین لنبی بیچ سات سورتون کے یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے
بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کے الخ
کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لنبے کو کہتے ہین
اور یہ سورتین لنبی ہین اور سورۃ یونس سے سورۃ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہے مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور
یہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۃ شعرا سے سورۃ حجرات کو مثانی کہتے ہین وہ سو
آیتون سے کم کی ہین اور قصے انمین مکرر ہین اسلیے مثانی نام ہوا انکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک مفصل کہتے ہین اسلیے کہ ان
سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہے پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہے ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار
سورۃ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے
آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہے اسلیے کہ سو آیتون سے کم کی ہے اور براۃ
مئین مین سے ہے اسلیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہے پس انکو آپسمین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو
مثانی مین لکھتے اور براۃ کو مئین مین اور خیر یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان مین انکے نہ لکھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اُسکا یہ ہے
کہ بیچ امر ان دونون سورتون کے اشتباہ ہے ایک وجہ سے تو یہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا اُنکا بیچ طوال مین
اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان مین اُنکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اسلیے فاصلہ درمیان مین چھوڑا **بیچ کتاب**

الدَّعَوَات

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤن کے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے
کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل اُنکی ہے ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوۃ
اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت
اور راضی ہونے کے رضائے مولی پر یہ قول بعضے زہاد کا محمول ہے ایک حالت پر کہ بعضون کو ایک حالت ہوتی ہے کہ اُسمین غالب ہوتی ہے

رضا بالقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ مین کہ جبرئیل نے تمنا کے لیے کہا انھون نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہے مجھے حاجت سوال کی نہین **الفصل الاول** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیمۃ فہی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق مین نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تا خیر کی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پہونچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بد دعا کرنا چاہے کہ جب وہ کرتے تھے وہ اللہ تعالی قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان مین اور حضرت صالح نے بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور مین نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی اسلیے کہ مین رحمۃ للعالمین ہون اور اس دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونے کے اور بعضے جلد ہی نکلین گے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت مین اور بعضون کے درجے بلند ہونگے جنت مین اللہم ارزقنا شفاعتہ نبینا علیہ الف الف صلوۃ وسلام **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اتخذت عندک عہدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المومنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ فاجعلہا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا الیک یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی تحقیق مانگی ہے مین نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجھکو ساتھ اسکے اور نہ ناامید کر مجھکو اسمین یعنی امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کریگا سوائے اسکے نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مین نے کہ برا کہا ہو مین نے اسکو لعنت کی ہو مین نے مارا ہو مین نے اسکو پس کر ان سب چیزون کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہون سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اسکو ہو سبب اسکے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ مین آدمی ہون کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہون ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المومنین بیان و تفصیل ہے اس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئے حضرت کے پاس حضرت عائشہ اور مانگی انسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے مین اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پس چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھین اپنے حجرے مین غصے ہو کر دل تنگ پس جب پھر آئے حضرت انکے پاس اور دیکھا انکو اسطرح فرمایا انکے خوش کرنے کے لیے اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہے اسکے لیے کہ جو کوئی برا کہے کسی کو یہ کہ دعا کرے اسکے لیے بدلے اسکے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللہم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمھارا یہ نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجھکو اگر چاہے تو
اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنے والا اسپر کوئی نقل کی
یہ بخاری نے ف یعنی دعا جزماً مانگو کہ یا اللہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرتا ہی قبول مین
اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے
بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بے فائدہ ہی یہ کہنا کہ اگر چاہے دے ع ج، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا
اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمھارا یہ نہ کہے یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے
یقین کرکر بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین مشکل ہوتی اُسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندے کی بعد شرطون قبولیت کے جبتک کہ نہین
دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جبتک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مین نے اور تحقیق دعا مانگی
مین نے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا مین نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے ف جبتک کہ دعا
نہین مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہے یا اللہ
بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند انکے ہی مانگنا محال چیزون کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے
جیسے کہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی
نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہی بندے کو کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہی
اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اسکا اسلیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین
قبول ہونا دعا اسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین اسلیے کہ
اللہ تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین ع، وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ
آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے
بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطے بھائی اپنے کے
بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پیٹھ پیچھے اوسطرح اگر سامنے
بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنے فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین
دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اسکے کے اور دعا کرنے والے کو خطاب کرکر کہتا ہی کہ تجھکو بھی ہو مانند اسکے ع، وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ

ساعة

سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اُس ساعت کو کہ مانگی جاوے اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونے کے ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونے کا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد و مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت تنگی اور مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ہی ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکوٰۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباسؓ کی ڈرو دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوٰۃ مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمہارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف از راہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اسمین حق تعالی کی طرف اور مُنہہ پھیرتا ہی سوائے حق سے اور امید وڈر نہین رکھتا مگر اُسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اُسکے کرنے کا اور ہوتا ہی اُسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ہو ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہ دعا مین حاصل ہی ح د وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف نہین کوئی چیز الخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہین منافی ہی یہ قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ع د وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد تقدیر سے اُترنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدل نہین اور قضاے معلق مین بعضے سببے تغیر و تبدل ہوتی ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکھا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا

تنی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اُسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اُسکی چالیس برس کی ہوگی اور
اگر حج اور جہاد دونون کریگا پس عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونون کیے ساٹھ برس کو پہونچا پس ٹھہری عمر اُسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی
یہ تمام ہوئی نہایت عمر اُسکی سے کہ ساٹھ برس تھے اور بعضون نے معنی اسکے یہ کہے ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اُسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع ۶ وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء رواه الترمذي
ورواه احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا
نفع کرتی ہے اُس چیز سے کہ اُتری اور اُس چیز سے کہ نہین اُتری پس لازم کرو اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ
بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** اُس چیز سے کہ اُتری یعنی بلا کہ اُتری ہے اُسکو دعا دفع کردیتی ہے اگر ہوتی ہے معلق اور اگر مبرم ہوتی ہے
صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہے اُسپر تحمل اُس بلا کا اور راضی ہوتا ہے اُس سے یہ نہین چاہتا کہ یہ نہو بلکہ لذت پاتا ہے ساتھ اُس بلا کے جیسکہ
لذت پاتے ہین اہل دنیا ساتھ نعمتون کے اور دعا نفع دیتی ہے اُس بلا کو کہ نہین اُتری یعنی اُسکو اُترنے نہین دیتی روکتی ہے ع ۶ وعن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يدعو بدعاء الا آتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم
يدع باثم او قطيعة رحم رواه الترمذي اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ
مانگے دعا مگر دیتا ہے اُسکو اللہ جو مانگتا ہے یعنی اگر مقدر ہوتا ہے ازل مین دینا اُسکا یا بند رکھتا ہے اُس سے برائی مانند اُسکے یعنی دفع کرتا ہے بلا بقدر
مانگنے خیر کے عوض نہ دینے کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اُسکا جب تک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی نقل کی یہ ترمذی نے ۶ وعن
ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سے فضل
اُسکے سے اس واسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہے یہ کہ مانگا جاوے یعنی فضل اُسکا اور بہترین عبادت کے انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہنا جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرف غیر اللہ تعالی کے یا اشارہ ہے صبر کی طرف
اور بیشک جزا صبر بے حد و بے نہایت ہے ع ۶ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يسأل الله يغضب
عليه رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غضب ہوتا ہے
اللہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہے ع ۶ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسأل العافية رواه الترمذي
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اُسکے تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت
دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہے اور کبھی دفع ہوتی ہے اُس سے برائی مانند اُسکے
اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز یعنے بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ سوال کیجاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے
اللہ تعالی عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہے اس برابر اور چیز کے مانگنے کو دوست نہین رکھتا اور عافیت کے معنی ہین سلامتی تمام آفات اور
بیماریون سے اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت مین پس شامل ہے سب بھلائیون کو نسأل اللہ العافیۃ ع ۶ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر الدعاء في الرخاء رواه الترمذي

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے
اللہ دعا اسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو
ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کے سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو
اور بری باتوں سے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہان تک ہو قبولیت اوپر دلون تمھارے کے غالب تر قبول ہونے
سے یا مراد یہ ہے کہ تم معتقد ہو اسلیے کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو سبب فضل وسیع اپنے کے ہے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ كَفِّكُمْ
وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے مالک بن یسارؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اُس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ اوپر کی جانب
ہاتھون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ
اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے منھ پر یعنی تا برکت جو ہاتھون پر اُترتی ہے منھ پر پہونچے
نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے منھ کے
رہے جیسے کہ معمول ہے دعا مانگنے مین الٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنیٰ ہے اُسمین الٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے چنانچہ بیان
اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے مولانا وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ
يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمھارا بہت حیامند ہے یعنی
معاملہ کرتا ہے حیامندون کا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندے اپنے سے یہ کہ پھیرے اُنکو خالی جسوقت کہ اُٹھاتا ہے بندہ اپنے دونون ہاتھ
طرف اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ رکھتے اُنکو جب تک کہ نہ پھیرتے اُنکو اپنے منھ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ ہاتھون کا اُٹھانا اور منھ پر پھیرنا سنت ہے دعا مین مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اُن دعاؤن کو کہ نہ جامع ہین نقل کی یہ ابوداود نے **ف** دعا جامع
وہ ہے کہ لفظ اسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعائین ہین رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکے بہت دعائین جامع آئی ہین

دنیا اور آخرت میں ۱۲

حدیث شریف میں ولا تنسنا اور چھوڑتے الخ یعنی جو دعا کہ جامع ہو خاص مطلب اسمیں مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی تھی مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے
مجکو بیوی اچھی وغیر ذلک کی اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص مطالب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی
مانگنا ثابت ہوا ہے ع مولانا ؕ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ
لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی
دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال سنانے دکھانے کا
نہیں ہوتا ع ه وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ
وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ
وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس اذن دیا مجکو اور
فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا ہمکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجکو
یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سے
یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے انکو فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی اسمیں ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام
بندگی میں اور رغبت دلانی ہے امت کو کہ اچھے لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں
قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا میں خصوصاً بیچ مقاموں قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمرؓ کی بھی معلوم ہوئی ع ه وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ
الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا انکی ایک روزہ دار جس وقت کہ افطار کرتا ہے
یعنی اسلیے کہ بعد ادائے عبادت کے ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کرے یعنی اسلیے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ
عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں
واسطے دعا اسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہیں
کرنے کا حق تیرا اور نہیں رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اٹھانا اور کھلنا دروازوں کا
کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے ع ه وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ
مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کیجاتی ہیں نہیں شک ہے انمیں یعنی انکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر
اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے
اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اسکی کے اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اسکی قبول
ہوتی ہے انکے حق میں کہ جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہے اسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اس سے یا یہ کہ مطلق اسکی دعا قبول
ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اوروں کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اسکو اور وہ دعا دے اسکو یا جسنے ظلم کیا اسپر اور اس

اسنے بد دعا دی اُسکو قبول ہوتی ہے ۱۲ ع ج ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیسئل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلاً
حتی یسألہ الملح وحتی یسألہ شسعہ اذا انقطع رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہان تک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت
مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہان تک کہ مانگے اُس سے نمک اور یہان تک کہ مانگے اُس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا ۔ رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسألہ شسعہ الخ مکرر آیا
تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رکاو اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندون پر دیتا ہے جو مانگتے ہین پس التجا کرے
بندہ مگر اُس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اُسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہے کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے
جیسیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشتاق رویت الٰہی کے ہوئے کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رب لما انزلت
(اے رب میرے دکھا مجھکو کہ دیکھون مین طرف تیرے) (اے رب میرے واسطے اُس)
الی من خیر فقیر ۱۲ ع ج ۱۲ **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یرٰی بیاض ابطیہ
(چیز کے کہ اتاری تو نے میری طرف مال ورزق سے محتاج ہون مین)
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہان تک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے
بغلون کی **وعن** سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یجعل اصبعیہ حذاء منکبیہ ویدعو ۱۲ اور روایت ہے
سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت گردانتے دونون انگلیان اپنی یعنی ہر دونون ہاتھون کی انگلیون کے برابر
مونڈھون کے اور دعا مانگتے **ف** یہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اُٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اٹھانے آئے
وہ محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنے اُٹھاتے کہ سفیدی
بغلون کی معلوم ہوتی ۱۲ ع ۔ **وعن** السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ
مسح وجہہ بیدیہ رواہ البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اُنہنے
باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے منہ پر دونون ہاتھ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون
حدیثین دعوات کبیر مین **ف** کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ پھیرتے منہ پر پس نماز مین اور
طواف مین اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعا مین منقول ہین اور اُنمین ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے تو منہ پر بھی
ہاتھ نہ پھیرتے تھے ۱۲ ع **وعن** عکرمۃ عن ابن عباس قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما
والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعاً وفی روایۃ قال والابتہال ہکذا
ورفع یدیہ وجعل ظہورہما مما یلی وجہہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب
سوال کرنے کا یہ ہے کہ اُٹھادے تو دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اُنکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی
اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اکٹھے یعنے اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک
روایت مین یہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کی قریب منہ اپنے کے یعنی جیسیکہ استسقا مین
آیا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہے سب یعنے

ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنے شر انکے سے اور قید ایک کی اسلیے لگائی کہ مکروہ ہے اشارہ کرنا دو انگلیوں سے چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں سے فرمایا اسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے الخ یعنی اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے خوب طرح یہاں تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلوں کی اور ہوئے ہاتھ مقابل سر کے ہے ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اٹھانا تمہارا اپنے ہاتھوں کو یعنی بہت اٹھانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اس پر یعنی سینہ تک اٹھاتے تھے نہ زیادہ اس سے نقل کی یہ احمد نے ف انکار کیا ابن عمرؓ نے انپر اسلیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اٹھاتے تھے اور فرق نہ کرتے تھے حالات میں کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اٹھاتے اور مونڈھوں تک دوسرے امر کے لیے اور مونڈھوں سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ہے ع حاصل یہ کہ حضرت کا ہاتھ اٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اسلیے ابن عمرؓ نے انپر طعن کیا ۔ مولف وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا مانگتے اسکے لیے یعنے ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے ف اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اسکے لیے مثلاً کہے اللھم اغفر لی ولفلان ہے ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اسمیں مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہے اسکو اللہ تعالی بسبب اس دعا کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہ کہ جلد دے اسکے لیے مطلب اسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اس سے برائی مانند اسکے عرض کیا صحابہؓ نے اب بہت دعا کریں گے ہم یعنی اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہ احمد نے ف فضل اللہ کا بہت ہے یعنے جو کچھ کہ دیتا ہے فضل اپنے سے اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہے اس چیز سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ہے ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائیں ہیں کہ قبولیت کیجاتی ہے واسطے انکے دعا مظلوم کی یہاں تک کہ بدلا لیوے یعنے ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہاں تک کہ پھر کر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہانتک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہاں تک کہ اچھا ہو یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا بہت جلد ہی قبول ہوتے ہیں ان دعاؤں میں سے دعا بھائی کی پس پشت نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف خدا کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھ نوافل کے طرف اسکے اور ذکر اللہ تعالی کا دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیوں قدرت اسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اسکو ذکر خفی کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہین سنتے اسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہووے گا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو انکے حساب کے لیے اور لاوین گے حفظہ اس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اسکو فرماویگا اللہ تعالی انکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطے انکے کچھ پس کہین گے وہ نہین چھوڑا ہمنے کچھ اس چیز مین سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اسکو پھر فرماویگا اللہ تعالے یعنی بندے کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہین جانتا تو اسکو اور مین بدلا دونگا اسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہے۔ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کے اسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور ادنے مرتبہ اسکا بموجب قول مختار کے یہ ہے کہ سناوے اپنے تئین بغیر اسکے معتبر نہین اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہین ذکر نام اسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہے اسکے کہ لغت کی کتابون مین لکھا ہے صحاح و قاموس مین لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہ خود فعل دل کا ہے ہان جو کچھ کہ زبان سے ہو اسکو بھی ذکر کہتے ہین پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ نے کہ ذکر دو نوع ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہ ہو کہ جہان ذکر زبان سے کرنا آیا ہے شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے انکے کے وہان دل سے ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہین انکو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈتے پھرتے ہین راہون مین اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور اترتی ہے انپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے انکو اللہ تعالے ان شخصون مین کہ نزدیک اسکے ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے کہ اسکے سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوائے اللہ کے دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہونچتا ہے اور اترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَہٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا ھٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان پیش دستی لے گئے مفردون عرض کیا صحابہؓ نے کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اور من سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا

کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ آگے بڑھے مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے پہونچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اُسکا یہ ہے کہ معنی اِن
مفردون کے ظاہر ہین اسکا کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو نیکیون کے سبقت کرنے والون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے
یعنے انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے
اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے
بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند انکے کے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین س ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندے اور مردے کے
ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اُسکی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر
کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردے کے ہے کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ÷ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد ÷ علی فخر وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ
وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجکو یعنے دل سے یا زبان سے پس
اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اُسکے
ثواب کا اور کسیپر ظاہر نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اُسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا
رکھتا ہے عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشنے کا مجکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میرے یہ گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ
پھیر لاؤ اُسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی
بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع فخر وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ
فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ
یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ثواب ہوتا ہے
دس برابر اُسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے اور جو شخص کہ لاوے برائی پس
سزا برائی کی ہے برابر اُسکے یا بخش دیتا ہون اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجسے یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت یعنی بمقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے ایک
گز یعنی ہوتا ہون رحمت اپنی طرف اُسکے زیادہ اُس سے اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے بمقدار پھیلانے دونون ہاتھون کے اور جو

شخص کہ آتا ہے میرے پاس چال چلکر آتا ہوں میں اسکے پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھسے بقدر زمین کے گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا میں اس سے مانند اس زمین کے بخشش سے یعنی اگر چاہونگا میں اسکے لیے بخشش کی ہے علم سے **ف** حاصل یہ کہ اگر بندہ تھوڑی سی رجوع کرتا ہے تو وہان سے توجہ اور التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہے **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں اسکو ساتھ لڑائی کے اور نہیں نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندے میرے نے یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اس چیز سے کہ فرض کیا میں نے اسپر اور ہمیشہ رہتا ہے بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہے ساتھ فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میرے ساتھ نفلوں کے یعنی طاعتوں کے کہ زائد ہیں فرائض سے یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہوں میں اسکو پس ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی کہ سنتا ہے ساتھ اسکے اور ہوتا ہوں میں بینائی اسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤن اسکا کہ چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہے مجھسے یہ بندہ البتہ دیتا ہوں میں اسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہوں اسکو اور نہیں توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنے والا ہوں میں اسکو مانند تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہے وہ موت کو اور حال یہ ہے کہ میں ناخوش رکھتا ہوں ناخوشی اسکی کو اور چارہ نہیں اسکو مرگ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اس سبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہوں ساتھ لڑائی اسکی کے مجھسے یعنی گویا کہ وہ لڑنے والا ہے مجھسے کہا اماموں نے کہ نہیں کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہے اس سے سوائے اس گناہ کے اور کھانے سود کے کہ انمین بھی فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں میں خطر عظیم ہے اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہیں فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا میں نے یعنے جو کچھ واجب کیا ہے میں نے اسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سے انکو اور اگر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے اسکے برابر ادائے فرائض کے اور کوئی نزدیکی نہیں حاصل کر سکتا اور ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہوں میں اسپر افعال کو نسبت کیے گئے ہیں طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہوں میں انکو ان افعال کی یہانتک کہ گویا میں وہ اعضا ہی ہوجاتا ہوں اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ گردانتا ہے اللہ تعالی حواس اسکے اور اعضا اسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہیں سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اسکو پس گویا کہ سنتا ہے ساتھ اسکے الخ اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ گردانتا ہے اللہ سلطان حب اپنے کو غالب اسپر یہانتک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور نہیں سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہ اسمین مددگار وکارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اسکے کو اس چیز سے کہ نہیں راضی ہے [illegible] اور نہیں تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہوں [illegible] آتا ہے اسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہیں اور وہ بھی پہونچاتا ہے بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی [illegible] اور تردد کے معنی ہیں تحیر کرنا دو امرون میں کہ [illegible] کہ کونسا ان دونوں میں سے اصلح ہے اور اطلاق اسکا محال ہے حق [illegible] تعالی کی ذات پر پس

معنی یہ ہیں کہ میں تاخیر و توقف نہیں کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام میں مگر بیچ قبض کرنے روح بندۂ مومن کے کہ توقف کرتا ہوں
میں اُسمیں تا آسان ہو موت اُسپر اور مائل ہو دل اُسکا طرف اُسکے اور مشتاق ساتھ اُسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے اعلیٰ علیین میں
بیچ بہج۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ
الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ
هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ
لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا
طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ
فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ
الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے
اللہ کے کئی فرشتے ہیں پھرتے ہیں راہوں میں یعنی مسلمانوں کی راہوں میں ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یعنے تاکہ ملیں اُن سے اور سنیں
ذکر اُنکا پس جبکہ پاتے ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا پکارتے ہیں آپسمیں ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف طلب اپنے کے یعنے سننے ذکر کے اور
ملنے ذکر کرنے والوں کے فرمایا حضرتؐ نے پس گھیر لیتے ہیں فرشتے اُنکو پروں اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرتؐ نے پس پوچھتا ہے فرشتوں سے
پروردگار اُنکا حال اُنکا حالانکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتوں سے حال اُنکا کیا کہتے ہیں بندے میرے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے تسبیح کرتے ہیں تیری
یعنے پاکی سے یاد کرتے ہیں تجھکو اور بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور تعریف کرتے ہیں تیری اور بزرگی سے یاد کرتے ہیں تجھکو فرمایا حضرتؐ نے
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے اُنھوں نے مجھکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی نہیں دیکھا تجھکو کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے مجھکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تجھکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے
بہت واسطے تیرے بزرگی کر یاد کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھسے
کہتے ہیں فرشتے مانگتے ہیں تجھسے بہشت فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اُنھوں نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم
اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا اُنھوں نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے بہشت کو کہا حضرتؐ نے
کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُسپر حریص اور ہوتے بہت اُسکو طلب کرنے والے اور بہت کرتے اُسمیں رغبت یعنی اسلیے
کہ نہیں ہے خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں
فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اُنھوں نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار ہمارے
نہیں دیکھا اُنھوں نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے
اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُس سے بھاگنے والے یعنے جو چیزیں کہ باعث داخل ہونے دوزخ کی ہیں اُن سے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

پس

اُس سے ڈرنے والے یعنی اپنے دلون مین کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مین نے بخشا اُنکو فرمایا حضرتؐ نے کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنے والون مین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنے والا سوا اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے بیٹھ گیا انمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین انکا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پوچھتا ہی فرشتون سے پوچھتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھون نے بنی آدم کے حق مین کہا تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور آخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس پھر اگر نہ کر سکو پس صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنے دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اللہ کے ۱۲ع **وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ** اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَئُوْا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَلُھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَسْاَلُوْنَکَ قَالَ وَمَاذَا یَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ وَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ قَالَ وَمِمَّ یَسْتَجِیْرُوْنِیْ قَالُوْا مِنْ نَّارِکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ یَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اُنکو مقصود سوا حلقہ ذکر کے کچھ نہین ڈھونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کہ اُسمین ہو ذکر غالبا بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہی بعض اُنکا بعض کو ساتھ پرون اپنے کے یہانتک بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنے والون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جس وقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنے والے چڑھتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہی اُنسے اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال اُنکا کہان سے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی یاد کرتے ہین تجھکو اور مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اُنھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے اور پناہ مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اُنھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کی بھی کرتے ہین تجھسے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مین نے اُنکو اور دی مین نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مین نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اُنمین فلانا بندہ ہی گنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اُسکو بھی بخشا مین نے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راونی وغیرہ کا مذکور ہی لو راوہم [illegible] الخ اور اسمین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہی اور اسمین تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ۱۲ع

اور بعضوں میں
[illegible]

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابوبکر رضی نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اس چیز پر کہ سنی تونے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہین کہا مین نے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکر رضی نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر یعنی اس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مین نے یعنے عجب نہین اسمین اسلیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتون اسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت مین سنتے ہین اسمین سے بہت کچھ بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکر رضی نے یعنے جبکہ بیان کیا تونے یہ پس قسم اللہ کی تحقیق ہم بھی پہونچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکر رضی یہانتلک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مین نے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپکے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپکے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرانے والی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہارے کے اور بیچ راہون تمہاری کے ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف مصافحہ کرین تم سے فرشتے یعنے علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہے حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسی حالت مین منافق نہین ہے تو اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہتر بہتر عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے
نزدیک پادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمہارے کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے
اس سے کہ ملو اپنے دشمنون سے یعنی کافرون سے پھر مارو تم گردنین انکی اور مارین وے گردنین تمہاری عرض کیا صحابہؓ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ
مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہ حدیث ابو درداء پر **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد ذکر سے یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان
دونون سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہی ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی**
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ
الدُّنْیَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آیا ایک گنوار
پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا خوشحالی ہی اُسکے لیے یعنی بہتر ہی وہ کہ دراز ہوئی عمر اُسکی اور نیک ہوئے عمل اُسکے
کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہو ذکر اللہ سے
تری زبان کی کنایہ ہی روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنے اُسکی سے یا کنایہ ہی مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہنوز
زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہی جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور
دونون سے ہو نا بہت ہی خوب ہی ع ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ**
فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے جب گذرو ایک
جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی اُنکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ اُنکے سبب سے بہشت کے
باغون مین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہی ذکر کرنا ویسے ہی مستحب ہی بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہی اور کبھی زبان سے
اور افضل یہ ہی کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے
نہین منقول ہی کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اُنھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اُسنے
مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا**
لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اُسمین ہوگا
بیٹھنا اُسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اُسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین کہ نہ
یاد کرے اللہ کو اُسمین ہوگا اُسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے ہر حال مین اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور
جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ؎
چو اول شب آہنگ خواب آورم ✤ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ✤ دگر نیم شب سر برآرم ز خواب ✤ ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ✤
دگر بامداد ست راہم بہ تست ✤ ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست ✤ ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ**
قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَکَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی قوم کہ کھڑے ہوین ایک مجلس سے یا د نہ کیا ہو خدا کو اُسمین
مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے ہے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار
گدھے کے ہی اور جو لوگ وہان سے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے ۔ فخر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا
اُسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اُنپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اُنکو اور اگر چاہے بخشے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
اگر چاہے عذاب کرے یعنے بسبب اُنکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے یعنے ازراہ فضل ورحمت اپنی کے اور اسمین اشارہ ہی
کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اُنکو بلکہ بخشتا ہی اُنکو یقیناً ۔ع۔ **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن
آدم کا وبال ہی اُسپر نہین نفع اُسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا بُرائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر
بیچ منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبے کے نہین یا یون کہا جاوے کہ تقدیر
کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اُسپر نہین نفع اُسکے لیے اُسمین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس
موافق ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اُٹھ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ۔ع۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ اِنَّ
اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو
کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہی سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہ ترمذی نے
ف سبب ہی سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنے والا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکھتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکھتا ہی خوف خدا وغیرہ
اور بہت رکھتا ہی غفلت آخرت سے ۔ع۔ **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل
ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اُنکے مین پس کہا بعضے صحابہ
اُنکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے یعنے اور پہچانا ہمنے حکم اُنکا اور مذمت اُنکی کاشکے جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی
یعنے سوائے سونا اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اُسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی
مسلمان کہ مدد کرے اُسکی اوپر ایمان اُسکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن مراد
اُنکی یہ تھی کہ ایسی چیز فرمانی کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتون کے پس اسلیے حضرتؐ نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین اوپر ایمان

اُسکے کے یعنے مددگار رہے اُسکے دین کی کہ یاد دلاوے نماز روزہ اورا ور عبادتین اور منع کرے اُسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَوْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰہُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ نَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَوْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا نکلے معاویہؓ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہی تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہی خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہؓ نے خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر یعنے تمکو جھوٹا جان کر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنھون نے بھی اسیطرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کے لیے کہ مبادا اُسمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے دبھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اُس خیر پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اُسکے ہمپر فرمایا حضرتؐ نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی عرض کیا اُنھون نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر یعنے جھوٹ کی ولیکن آئے میرے پاس جبرئیلؑ پھر خبر دی مجھکو کہ تحقیق اللہ عز وجل فخر کرتا ہی ساتھ تمھارے فرشتون سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جان کر اور فخر کرتا ہی یعنے فرماتا ہی فرشتون کو کہ دیکھو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مین نے انپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمھارے ایسی ہی جیسے اُنکو دم آتا ہی ؏

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہین مجھپر یعنے بہت ہین کہ عاجز ہون بجا لانے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ بھروسا کرون مین ساتھ اُسکے یعنے ایسا عمل فرمایے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف نہ ہو کسی زمان و مکان و حال پر نہو اُسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اُسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنے جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زبان سے مراد یا توہی زبان بدن کی ہی یا دل کی ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنے بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا ذکر کرنے والے مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنے والیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجے مین ہے فرمایا کہ اگر مارے تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہان تک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہے اس سے درجے مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگر جہاد اس حد کو پہونچے تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہے چہ جائے زخمی لڑائی مین بچ • وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جس وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالی کو یعنے دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جس وقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے • وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے مالکؒ سے کہ کہا پہونچا مجھکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلون مین مانند لڑنے والے کی پیچھے بھاگنے والون کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلون کے مانند ٹہنی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کے درختون کے درمیان مین اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلون مین مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلون مین دکھلاتا ہے اسکو اللہ تعالے ٹھکانا اسکا جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھاتا ہے یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسکو اور یاد کرنے والا خدا کا غافلون مین بخشے جاتے ہین واسطے اسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہ رزین نے • وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا نہین عمل کیا بندہ نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانے کا یعنی سب سے افضل ہے • وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے مین ساتھ بندے اپنے کے ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جس وقت یاد کرتا ہے مجھکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونون ہونٹھ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے • وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ۱۲۵۰

فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلون کی یاد خدا کی ہی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دے اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے فرمایا نہ یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہان تک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ جہاد اس درجے کو پہونچے تو بھی ذکر افضل ہی بیچ **کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی** کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کے ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہین یعنے موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونون نامون کے ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی اور شافی کہے نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے اپنے مین حاصل کرے جسقدر ہو سکے چنانچہ بیان اس کا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کر اور بعضے جلے ساتھ اور عبارت کے کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے اُنکے حاصل کرنے مین اللھم وفقنا ویسر لنا حصولھا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادۂ بیعت کے آتا تو اُسکو حکم کرتے کہ وضو کر یا جب وضو کر کر آتا تو اُسکے آگے اسماء جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت وجلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اُسمین دیکھتے وہی تعلیم کرتے جانتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ع مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین یعنے ایک کم سو جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر نامون کا نہین ہی نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے کچھ اُنمین سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان نامون کے ہی اور عالمون نے بیچ معنی احصاھا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہی کہ معنے اُسکے یاد کیے ہین چنانچہ بعضے روایت مین لفظ حفظھا کا آیا ہی اور بعضون نے کہا پڑھا اُنکو یا ایمان لایا یا معانی جانے اُنکے اور عمل معانی اُنکے پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنی اعمال واذکار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اُنمین سے اُنکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ع فخر **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ تمہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی اُنکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین ھُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ جملہ مستانفہ ہی یعنی علحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامون کا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سے پس یہ نفع دیتا ہی اُسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال اور اہل اُسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہین اور دوسرا یہ کہ ملاوے اسکے ساتھ عقیدہ دل کا ساتھ معنی تقلید کے اور اسمین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ یہ صحیح ہی اور تیسرا یہ کہ ساتھ اُسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الٰہی سے اکثرون کے نزدیک یہ معتبر ہی اور چوتھا یہ کہ اُسکے ساتھ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہی اتفاقاً اور پانچوان یہ کہ ہو کہنے والا اسطرح کا کہ دیکھے معنی اُسکے دل کی آنکھون سے اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھ عذر نہین تو آخرت مین کچھ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہ نام سب ناموں میں بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہ ہی کہ اس نام کو جاری کریں زبان پر اور ذکر کریں اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کریں اسکے معنوں میں اور جانیں کہ اطلاق اسکا نہیں لائق ہی مگر اوپر موجود جامع الصفات الوہیت کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھیں دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کریں طرف کسی کے سوا اسکے اور نہ امید رکھیں اور نہ ڈریں مگر اسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوا اسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت ﷺ نے کہ بہت سچا کلمہ شاعروں کے کلام میں کلمہ لبید کا ہی الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ح الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونوں ناموں سے یہ ہی کہ متوجہ ہووے اسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر میں اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت سے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجوں میں بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اسکے دل سے اٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اسپر مہربان اور مشفق ہوں ح الْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اسکے قبضہ قدرت میں ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا اور گدا گلی اسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر کرے احتیاج اپنی اسیسے اور ڈر اور امید نہ رکھے انسے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے میں اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اسکا مطیع و فرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑھے مجرب ہی ح اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہ لکھی ہی کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اسکے ہوں اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی الْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کرے اسکی کہ پاک کرے اسکو اللہ تعالی عیبوں اور آفتوں سے اور پاک کرے نجاست گناہوں سے ہر حال میں خ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونے کے دشمنوں سے وقت بھاگنے کے جسقدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر میں سو انیس بار شیرینی پر پڑھکر دشمن کو دے مہربان ہو ح السَّلَامُ سلامت و بے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ بے عیب ہووے بری اخلاق سے اور بری کاموں سے اور کہا قشیری نے کہ نصیب اس سے یہ ہی کہ رجوع کرے اپنے مولی کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضوں نے کہا یہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے انپر پس جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے یہ بہتر ہی مجھسے اسلیے کہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہی اور مجھسے سبقت رکھتا ہی ایمان و معرفت میں اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہی مجھسے اسلیے کہ بہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہیں اور اگر کچھ بھائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور خ السلام جو کوئی اس اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالی صحت و شفا دے اسے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو ح الْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیب بندے کا

اس سے یہ ہے کہ امن مین رکھے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے ۔ المومن اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اسکو شر شیطان سے
نڈر رکھے اور کوئی اسپر قدرت نپاوے اور ظاہر و باطن اسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہوئے ۔
المھیمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری عقیدون سے اور بری خلقون سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے
اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکھے قوی اور اعضا کو مشغول ہونے سے اُن چیزون مین کہ غافل کرین دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المہیمن جو کوئی غسل کرکے
اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے او پر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے اور جملہ بہشتیون سے ہو ۔ والعزیز
غالب اور بے مثل کہ کوئی اسپر غالب نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس و ہوا اور شیطان پر اور بے مثل ہووے علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوے اپنے
نفس کو ساتھ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے انہنے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مین نے عزت
بلکہ بیچ بلند رکھنے ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اسکے کو اور جسنے سہل جانا اسکے اوامر کو اسنے نجانی
عزت اسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون ۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور
عقبے مین کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب ہین الجبار درست کرنے والا کامون بگڑے ہوؤن کا
اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین لانے والا بندون کا اُس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے
کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے
کہ بعضی کتابون مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین؛
پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اُس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالمون کے شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے
نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے ۔ المتکبر
نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنے پرہیز کر میل کرنے سے طرف شہوات کے اور آرام
پکڑنے سے طرف الفت کی چیزون کی اسلیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہے اگر رغبت کریگا شریک انکا ہو گا بلکہ تکبر کر یعنے
کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوائے پہونچنے کے طرف جناب پاک اسکے کے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر
اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اُسمین بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نساتھ غیر اللہ کے قرار ۔
المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو فرزند خلف اور بہتر کا عطا فرماوے اور اگر ابتدا ہر کام مین
بہت کہے مراد کو پہونچے ۔ الخالق اندازہ کرنے والا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ۔ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے
حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اُسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور شاہ عبد الرحمن نے
لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑھے دل اور منہ اسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو ۔ البارئ پیدا کرنے والا
اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑھے حق تعالیٰ اسکو قبر مین نچھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے اور جو طبیب اسم البارئ
پر مواظبت کرے جو علاج کرے موافق پڑے ۔ المصور صورت بنانے والا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہ ہے کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے

کوئی امر مگر کہ تامل کرے بیچ قدرتون اور عجائب کاری گریون کے کہ اُسمین ہین اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے
نزدیک اکیس بار المصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے حق تعالیٰ فرزند نیک اور نرینہ عطا فرما دے اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اُسپر
آسان ہوں ہے اَلْغَفَّارُ بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور ڈھانکنے والا عیبون اُنکے کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی پہچانے تو یہ کہ نہین بخشتا گناہون کو
کوئی مگر وہ اور ڈھانکے تو عیب لوگون کے اور بخشے قصور اُنکے اور لازم کرے استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے، جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار
اغفرلی ذنوبی حقتعالیٰ اُسکو منجملہ بخشے گیون مین سے گردانتا ہی ہے اَلْقَهَّارُ غالب کہ سب اُسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندے کا یہ ہی
کہ غالب ہووے بڑے دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہی حقتعالیٰ محبت دنیا کی اُسکے دل سے اُٹھا دیتا ہی اور خاتمہ
اُسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالیٰ شوق و محبت اُسکے دل مین پیدا کرتا ہی ہے اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اُسکی آسان ہو اور
اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اُسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن
مقہور ہو ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اُسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکھ کر اُسکو اپنے
پاس رکھتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا
ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اُٹھا کر سو بار پڑھے حاجت
اُسکی روا ہوتی ہی ہے واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدے مین ایک سو چار مرتبہ
یا وہاب پڑھے اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑھے، مولانا عبد العزیز رح اَلرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنے والا اور پہونچانے والا رزق مخلوقات کو رزق
اُسکو کہتے ہین کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کے
چیزون کے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہی کہ
یقین کرے اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالیٰ کے پس نہ توقع رکھے اُسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اُسکے اور ہاتھ
اور زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعاے خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعض عارفین سے
کہ کہان سے کھاتا ہی تو پس کہا جبسے کہ پہچانا مین نے خالق اپنے کو نہین شک کیا مین نے اپنے رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہی قوت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑھے اُس گھر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے
شروع کرے اور مُنہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے ہے اَلْفَتَّاحُ حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب بندہ کا
اس سے یہ ہی کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا و آخرت
مین کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنے والا اسباب کا اور درست کرنے والا امور کا تو
وہ نہین لگاوے گا غیر اُسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اُسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی نورانی
ہو ہے اَلْعَلِيْمُ جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی حال میرا تو صبر کرے اُسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اُسکی
عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤن سے اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو خلل ہی تمہارے
ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکھنے والون کا کہ دیکھتے ہین تمکو یعنی اوروں سے شرم کرتے ہین کوئی

ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سے کچھ شرم نہیں کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالی معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی
بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالی اُسکو اہل کشف سے کرے اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از
نماز عشاء کے سو بار سجدہ میں کہے پھر سووے ماہیت اُسکی اُسپر انکشاف ہو ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنے والا روح
انکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار لقمہ روٹی کے لکھ کر کھایا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن میں رہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا
روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہے کہ نہ ناامید ہو اُس سے بلا میں اور نہ امن میں ہو عطا پر اور جان تنگی کو
بدل اُسکی طرف سے پھر صبر اور فراخی کو فضل اُسکا اور پھر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دونون صفتیں وارد ہوتی ہیں عارفون کے دلون پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہوتے ہیں دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتے ہیں منقول ہے حضرت جنید رح سے کہ کہا اُنھون نے خوف دل تنگ
کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دل کو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالی کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی انکی
صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہے بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی میں اور چھوڑے خوشی اور دلیری
کو وقت فراخی کے اور ایسے ڈرے میں بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اُٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھ منھ پر پھیرے ہرگز اُسکو
حاجت اسکی نہووے کسی سے کچھ چاہیے ح اَلْخَافِضُ پست کرنے والا کافرون کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی
تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد
کرنے کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنے سے اور پست کر اُس چیز کو کہ اللہ تعالی نے اُسکے پست کرنے کا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اُس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اُسکے بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اُڑتا ہوا ہوا میں پس کہا گیا اُسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اُسنے کہ گردانی میں نے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالی اُسکو خلائق میں سے برگزیدہ کرے
اور تونگر و بے نیاز کرے ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ میں یا شب جمعہ میں بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑھے اُسکے لیے خلق کی
نظر میں ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوائے حق تعالی کے کسی سے نہ ڈرے ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہے کہ عزیز رکھے
اُنکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالی نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اُنکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے
ڈرتا ہو پچھتر بار اسکو پڑھے بعد اُسکے سجدہ کرے اور کہے الہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے حق تعالی امان دیگا ح اَلسَّمِيعُ الْبَصِيرُ سننے والا دیکھنے والا
نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنے پر ناظر جان کہا
امام غزالی نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اُس چیز کو کہ نہیں چھپاتا اُسکو اللہ سے پس حقیر جانا اُسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہے
کہ اللہ تعالی دیکھتا ہے اُسکو کیا بڑی جرأت کی اُسنے کیا بڑی جرأت کی اُسنے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہیں دیکھتا اُسکو کیا بڑا کفر کیا کیا بڑا کفر کیا
اُسنے اور اسلیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولے اپنے کا پس کر ایسی جگہ میں کہ نہ دیکھے وہ تجکو اور یہ تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ کہ
جہان اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ کر گناہ ح اَلسَّمِيعُ جو کوئی اسکو روز پنجشنبہ کے بعد نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے
ہر روز سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نکرے اور بعد اُسکے دعا کرے دعا اُسکی قبول ہووے ح اَلْبَصِيرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو ایک بار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہوگا ح اَلْحَكَمُ حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اُسکا حکم پھیر نہیں سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تونے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری
کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہی تو دل سے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو
شب جمعہ مین اور ہو جب ایک تہائی یا آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ح اَلْعَدْلُ انصاف
کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تونے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اُسنے حکم فرمایا
میرے حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اُسکو اُس جگہ مین کہ
لائق ہی خرچ کرنا اُسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھکر کھاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ح اَللَّطِيْفُ
باریک بین کہ دور و نزدیک اُسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنے والا بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیماردار ہی اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑھکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالی مہم اُسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت
مہمات کے بعد از تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خوانیہ رح کا یہ ہی کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط
دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچے گا ح اَلْخَبِيْرُ خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہی
کہ جب جانا تونے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہی اور جانتا ہی میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول غیر اُسکے کو آگے یاد اُسکی کے اور
ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوے کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اُسمین اور
امور دین و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ح اَلْحَلِيْمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنون کے
عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہی انکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تحمل کر ایذاے بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کے عذاب دینے مین
اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہی کہ نیکی کر اُس سے کہ بُرائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اُسمین ہوگی ح ع اَلْعَظِيْمُ بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل سمجھے
اُسکو اللہ تعالی کی خوشی کے لیے ساتھ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنے کے اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالے اُنکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ لازم کر استغفار کو
اوقات رات اور دن مین خصوصًا وقت سحر کے اور بخش اُسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اُسپر
غلبہ کرے اُسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑھے سیاہی اُسکے
دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچھلے اُسکے بخشیگا
جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھکر کھاوے شفا پاویگا ع اَلشَّكُوْرُ قدردان اور دینے والا
ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا اللہ تعالے نے ساتھ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالیٰ نے مجھسے پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اُسمین ایک تھیلی پھر بھاری ہوگیا وہ پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تونے
ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اُسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا
کیا ہی اُسمین مصروف رکھے اور شکر ادا کرے لوگون کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف مین آیا ہی لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ
کہ نہین شکر کرتا لوگون کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہوا کتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیوے اور آنکھ پر ملے
شفا پاوے اور تونگر ہو ح اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے
علم و عمل مین یہان تک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکھتا ہی
ادنی امور کو اور اسلیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و بیقدر ہو
بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے ح اَلْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اُس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا
اس سے یہ ہی کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہان تک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اُسکے کی اور کوشش کر بیچ کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے
علم و عمل کے یہان تک کہ پہونچے کمال تیرا اور ون کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولیٰ کے جو کوئی اس اسم کو
بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین ح اَلْحَفِیْظُ نگاہ
رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور
اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اُسکا اور
جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بھید اُسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا مین بینائی
اپنی واسطے عبادت تیری کے پس سبب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اسکو پس اندھے ہوگئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے
پانی کی طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا مین نے واسطے تیرے کے دے بینائی میری پس رات مین محتاج ہون مین اُسکا واسطے عبادت
تیری کے پس پھر بینا ہوگئے جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد کے سے نڈر ہو ع اَلْمُقِیْتُ
پیدا کرنے والا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینے والا اُسکا اُنکو نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تونے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اُسکا ہی تو
بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اُسکے کے جیسا کہ منقول ہی سہل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہی الذی لا یموت کا اور نہ طلب کر قوت و قوت
مگر مولیٰ اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر نزدیک ہمارے خزانے اُسکے ہین اور نہین
اُتارتے ہم مگر ساتھ اندازہ مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہی اُسکا پس ہووے طریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور
کھلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ قوت نفس اُنکی کا توفیق عبادات کو
اور قوت دل اُنکے کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اُنکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طاعت مین قایم رکھتا ہی
اُسکے لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اُسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہی طرف قوت اُسکی کے اور اُٹھا لیتا ہی
اُس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووے سات بار خالی کوزہ
یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑھکر دم کرے اور بعد اُسکے پانی اُس کوزہ مین ڈالے اور آپ پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا
ہو بھول پر پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکیگا ح اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنے والا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندون سے دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے کو
یہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اسکو ہر حال اور ہر شغل اسکے مین اور جسنے جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی نہ پریشان دل ہووے خلق کے نہ متوجہ ہونے سے اسکے
بسبب اعتماد کرنے کے ساتھ اسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجھسے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ
متوجہ ہون لوگ مجھپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجام اللہ تعالی کے ہر حال مین اس راضی کریگا اسکو مولے اسکا ساتھ اس چیز کے کہ
اختیار کریگا اسکے لیے پس اختیار کریگا نہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام کو دکھ پر اور نہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی
کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو وہ صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا روز پنجشنبہ سے
کرے اللہ تعالے انکے شر سے نگاہ رکھیگا اور ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ۔ الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہی
کہ نفس اپنے کو آراستہ کر ساتھ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اسکی
کرین ۔ الکریم بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین تھکتا دینا اسکا اور نہین خالی ہوتے خزانے اسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ دیوے
بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے برے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہ اسم بہت پڑھے یہان تک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ یعنی مکرم اور معزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے انکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الرقیب نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال انکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ
رکھے تو اسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی نفس کی کیا ہی تجکو نگہبان انکا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤگے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرنے کو فرمایا ہے اسکی خبرگیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ
دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا
چھوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالے سے اور ہیبت اسکی کے زیادہ اس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اسکی کے
اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اسکی سے خالی نہین رہتا اور جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا
مجھسے ہر عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ انکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے
کہا کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے
پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پھر جو توڑا مین نے اسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ نہین ہی میری ملک ڈال دیا
مین نے اسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیان اس مقدار بدلے توڑنے اسکے کے اور جسکو معلوم ہو کہ یہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کھونے کا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور انکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر رہیگا
المجیب قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس
رکھے حق کی امان مین رہیگا ۔ الواسع علم اسکا فراخ ہی اور نعمت اسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور

سزاوار ہی اور معرفت اور اخلاق میں اور بھیدوں سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ تنگ ہو کر حاصل کرنے مقاصد میں جو کوئی اس نام کو بہت پڑھے
حق تعالیٰ اسکو قناعت و برکت دے ﴿ اَلْحَکِیْمُ ﴾ استوار کار و دانا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ
پکڑنے کے ساتھ اتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعثہ حقانی اور داعیہ ربانی کے
نکرے تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہی ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا میں نے کہ زمین مغرب میں ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہی انکی زیارت کو
گیا میں چالیس روز انکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد میں آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے اس حال سے
تنگ آیا میں کہا میں نے ای جوانمرد چالیس روز ہوئے ہیں کہ یہاں ٹھہرا ہوں میں اور تم میری طرف کچھ التفات نہیں کرتے اور کلام نہیں کرتے مجھکو کچھ نصیحت
کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کروں میں کہا اسپر عمل کریگا تو یا نہیں کہا ہاں کرونگا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکھ اور فقر کو
غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عزت جان اور
حیات کو موت گن اور طاعت کو حرفت دیکھ اور توکل کو اپنی معاش کر ۵ [illegible] امید ہی از دوے نشان تیرا
جسکو کوئی کام پیش آوے [illegible] ﴿ اَلْوَدُوْدُ ﴾ دوست رکھنے والا
فرمانبرداروں کا یا محبوب ولیکن دلوں میں نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان
کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے
وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اپنے نفس کے لیے اور دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی انپر اور تعریف کرتا ہی انکی اور بھلائی
پہونچاتا ہی انکو اور دوست رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہی کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی اور ہیبت رکھتے ہیں اسکی دلوں میں اور آیا ہی حدیث
قدسی میں کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ پیارا دوست دوستوں میں طرف میرے وہ ہی کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اسی کی
خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے [illegible] ایک بار
طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو [illegible] التیام و الفت ہو جاوے ﴿ اَلْمَجِیْدُ ﴾ بزرگ
ذات و افعال میں نصیب بندے کا اس سے [illegible]
اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیوے شفا پاویگا [illegible] عزت و حرمت [illegible] اور اپنے
عزت و حرمت حاصل ہوگی ﴿ اَلْبَاعِثُ ﴾ اٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردوں کا قبروں سے اور بیدار کرنے والا دلوں غافلوں کا خواب غفلت سے
نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ زندہ کرے نفسوں جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کے اور بے رغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت
دلانے کے نعمتوں آخرت کی میں پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اوروں کے جو کوئی چاہے کہ دل اسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے
اور اس اسم کو ایکسو بار پڑھے حق تعالیٰ دل مردہ اسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ﴿ اَلشَّهِیْدُ ﴾ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
کہ اہل معرفت نہیں طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سوائے اسکے بلکہ راضی ہوتے نہیں ساتھ اسکے کہ وہ دیکھتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی
امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ یعنی کیا نہیں کفایت کرتا پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور
نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ رکھے تو اسکو یہاں تک کہ نہ دیکھے تجھکو اس جگہ کہ منع کیا ہی تجھکو اس سے اور نہ غائب دیکھے تجھکو اس جگہ سے
کہ حکم کیا ہی تجھکو اسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے اسکے کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتیں اپنی طرف غیر اسکی کے اور باز رہے میل کرنے

طرف عیب اُسکی کے اور خلق پکڑنا تیرا اس سے یہ ہی کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنے والا سچ کہ جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کے وقت
ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منھ آسمان کی طرف کر کر الشہید بار رکھے یا شہید حق تعالیٰ اُسکو صالح کرے ح اَلْحَقُّ ثابت ساتھ شہنشاہی کے اور لائق
ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہی ہووے تو اُسکے مقابلہ میں یا خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہی کہ لازم
کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے میں جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ میں نام
اُس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے یا پایا جاوے یا اُسمین سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی
رات کو سر ننگا کر کر ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ح اَلْوَکِیْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا یعنے کفایت کرتا ہی اللہ تعالے
کارساز ہونے میں وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنے اور جو کوئی بھروسا
کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہیں مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ یعنے اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام میں کوشش کرے اور حاجت روائی اُنکی میں ایسی سعی کرے کہ
گویا وکیل اُنکا ہی اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ میں بہت پڑھے
نڈر ہو ح اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور میں نصیب بندے کا یہ ہی کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین میں سخت و چست ہووے
اور جاری کرنے احکام شرع میں سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی اکہزار ایک سو
گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے
ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ع آتین جسنے بچہ کا دودھ چھڑایا ہو اور وہ صبر نہیں کر سکتا ہی یا دودھ پلانے
والی کے دودھ میں نقصان ہو چاہیے کہ لکھ کر اُس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر
کوئی اشغال و اعمال ملکی میں سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت میں اُس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے ع اَلْوَلِیُّ اور
مددگار اور دوست رکھنے والا مومنون کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین میں اور سعی کرے حاجت روائی
خلق کے میں اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہان تک کہ اگر ارادہ کرے
برائی کا بچاوے اُسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے اُسکے سے اور اگر ناگہان اُسمین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اُسمین سے
اور یہی معنی ہیں اُسکے اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ یعنی جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہیں ضرر کرتا اُسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے
طرف قصور کرنے کے اطاعت اُسکی میں تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اُسکا علامت شقاوت کی اور علامتون
دوستی اُسکی سے یہی ہی کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلون میں ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی
یا بیوی ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اُسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اُسکو صلاحیت پر لاوے ح اَلْحَمِیْدُ تعریف
کرنے والا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا
ہو نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئین اُس سے نہیں نگاہ رکھ سکتا ہی
اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نوے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالے پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ح اَلْمُحْصِیْ گھیرنے والا علم اُسکا
ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اُسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نہو تجھے غفلت حرکت و سکون میں کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

کوئی سانس مگر بیچ طاعت خدا کے اسلیے کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرین گے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کے
اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق پکڑنا ساتھ اسکے یہ ہی کہ تکلف کرے تو بیچ شمار کرنے نعمتون کے کہ پہونچائی ہین اللہ تعالی نے
تجکو تاکہ جانے تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنے کے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کرے اور یاد کرے اُن دنون کو کہ خالی رہے طاعت اسکی سے اور بہت افسوس کرے اُنپر جو کوئی شب
جمعہ کو اس اسم کے تئین ہزار ایک بار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ح اَلْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ پیدا کرنے والا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب بندہ کا
اس سے یہ ہی کہ رجوع کرے تو طرف اُسکے ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کرے یعنی پھر کرے اگر اُس عمل کو کہ اُسمین کچھ سہو ہوگیا ہو
یا قصور ہوا ہو المبدئ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک ہے چاہیے کہ خاوند اُسکا سحر کے وقت نوے بار اِسکو پڑھے اور انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پھراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اُسکی زبان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ع المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اُسکی خبر پاوے جسوقت کہ اُسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چار دن
کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اُسکے کہے یا معید پھیر مجھ پر فلانے کو سات روز نگذرین گے کہ غائب آجاویگا یا اُسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑھے پا جاوے ع اَلْمُحْیِی الْمُمِیْتُ زندہ کرنے والا اور مارنے والا یعنی زندہ کرتا ہی دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہی حیات
جسم مین اور مارتا ہی بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا اِسسے یہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانے کے علم سے
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہوتا رہے بعد ابرار
اُسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِّنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑھے حق تعالی اُسکے نڈر کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے
اسپر دل اُسکا زندہ ہو اور اُسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع الممیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینے پر رکھے
اور اسم الممیت کو پڑھے یہان تک کہ سووے حق تعالی اُسکے نفس کو فرمانبردار کرے ح اَلْحَیُّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہی
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ کرے جان اپنی اُسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پہ آنکھ سامنے کر کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے عمر اُسکی دراز ہو
اور قوت روحانیہ اُسمین زیادہ ہو ع اَلْقَیُّوْمُ قائم آپ بھی اور قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ بے پروا ہو
ماسواے اللہ سے اور کہا قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھ راحت تفویض کے پس نہ بخل کریگا اور نہ حقیقت
سمجھیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اِسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلون مین تصرف اُسکا ظاہر ہو یعنے دوست رکھین لوگ اُسکو ح اور
اگر بہت پڑھے مہمات اُسکے بحسب دلخواہ بر آوین گے ع اَلْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہ ہی کہ بیچ حاصل کرنے کمال معنوی کے
سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسواے اللہ سے جو کوئی کہ وقت کھانا کھانے کے ساتھ ہر نوالے کے اِسکو پڑھے وہ کھانا پیٹ مین نور ہو
اور جو کوئی خلوت مین اِسکو بہت پڑھے تونگر ہو ع اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندے کا وہی ہی جو اوپر مذکور ہوا اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ یکا ذات و صفات مین
نصیب بندے کا یہ ہی کہ یکتا ہووے بندگی مین جیسے کہ وہ یکتا ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ ہمجنس اُسکے ویسے نہون
اگر کسی کا دل خلوت سے ہراسان ہو لیکن ہزار ایکبار اس اسم کو پڑھے خوف اُسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی لکھے اس اسم

کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہووے اَلصَّمَدُ بے پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجت مین رجوع
اُسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزون اُسکی سے اور نہ رغبت
کرے اُسکے حلال مین اور بے پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے مین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس
اسم کو پڑھے صادق الحال و القول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہو اور اگر حالت وضو مین کہے بے پروا ہووے ح اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز رکھنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دھونے
اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے مین اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اُسپر فتح نپاوے اور اگر کچھ کار مشکل درپیش آوے اکتالیس بار
پڑھے وہ کار درستی پاوے ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو بیس بار
پڑھے تمام کام اُسکے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرین ح اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ آگے کرنے والا دوستون کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان نامون پاک سے یہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کر کر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اورون سے
اور آگے کرے اُنکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکھے اُنکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرے اُس امر کو کہ بہت ضروری ہے پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے اَلْمُقَدِّمُ جو کہ معرکہ جنگ مین
اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی مین فرمانبردار ہو ح المؤخر اگر سو بار پڑھے دل اُسکا ساتھ
غیر حق کے آرام نہ پکڑے ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اُسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اُسکا مطیع ہووے اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ
پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجا لانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے
تا حیات ابدی پاوے الاول اگر کسی کے فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اُسکی بر آوے ح جسکو آرزو فرزند اور یا غنا کی یا
اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتین بر آوین ح الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نرکھتا ہو اس اسم کو
ورد اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اُسکی بخیر کرے ح اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اُسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھین اُسکی
روشن کرے ح اور اگر خوف ہوا اور مینہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ح الباطن جو کوئی
ہر روز تینتیس ٣٣ بار پڑھے باطن کہے صاحب اسرار الٰہی سے ہو ح اور اگر مداومت کرے ایسکی جو کوئی اسکو دیکھے دوست ہو ح اَلْوَالِيْ کارساز و مالک
نصیب بندے کا مثل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا معمور و آباد ہو اور ہوا اور مینہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے
اسم الوالی کو اوپر کوزہ ناآب رسیدہ کے لکھے اور پانی اُس کوزہ مین ڈالے اور اُس کوزہ کو گھر کی دیوارون پر مارے در و دیوار گھر کے سلامت رہین اور بہ نیت کسی کے
تسخیر کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اُسکا ہو ح جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے
سلامت رہے ح اَلْمُتَعَالِيْ بہت بلند نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو
[illegible] کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑھے اُسکی آفتون سے خلاصی پاوے ح اَلْبَرُّ نہایت احسان کرنے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استاد سے اور بزرگون سے اور قرابتیون سے اور اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا
وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اُس لڑکے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ تک

اسمین رہیگا اور بعضون نے کہا کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑھے دل سکا اُس سے سرد ہو جا التواب توبہ
قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے ہین پھرنا جب نسبت اُسکی بندہ کی طرف کرین تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین
تو پھرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہی اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اُسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتھ
تخویفات و تحذیرات اور آگاہ کرنے کی آگے گناہون کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ
فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم لشکنم توبہ دہی لشکنم پس بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ
امیدوار رہے اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کھلے رکھے اور توبہ مین تاخیر
نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمانبرداری کرے حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوارون کے چلا جاتا تھا لوگ
جلدی کرو توبہ مین پہلے موت کے
بسبب عادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہی ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اُسنے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہی یہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سے
گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہ سُنا اور اپنے مکان کو پھر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور
مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالی اُسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور
جو کوئی اسکو بہت پڑھے سبب اُسکے اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے ف نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ امید قوی رکھے
قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہووے اُترنے رحمت اُسکی سے اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنے والون کا اگرچہ کئی بار ہو اور
ساتھ کرم و انعام کے اُنپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اُسکے بخشے جاوین کذا جاء فی
کتب الحدیث المنتقم بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن تر ین دشمنون کا
نفس امارہ ہی اور سزا اُسکی یہ ہی کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے
تکاسل کیا ایک رات راتون مین سے بیچ ورد کے پس سزا دی مین نے اُسکو کہ پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک
ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدمی رات کو پڑھے وہ کام سر انجام پاوے آزمودہ ہی روایت غیر ابوہریرہؓ کے المنعم بھی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم
مداومت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہووے ف العفو درگذر کرنے والا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور
حضرت شیخ رح نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہی کہ العفو محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے والا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہی ولیکن اُس سے
ابلغ ہی اسلیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہی پس غفار بمعنی ڈھانکنے والے کے اور عفو مشعر بہ محو و معدوم کرنے کے ہی اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن
عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نرکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے اُسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے
رباعی رد مکن ہیچ را چہ دانی کہ ازل ٭ نام او در نامۂ نیکان بود ٭ او رود بر جای نیکان وان گمان ٭ بر تو در روز حشر تاوان بود ٭ اور تخلق ما سے یہ ہی
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اُنکے کہ اُسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی تمام گناہ اُسکے عفو فرماوے الرؤف بہت مہربان نصیب بندے کا مثل الرحیم کے ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ بُرا تھا
جب وہ مرا تو اُس شخص نے اُسکی نماز نہ پڑھی پھر دکھایا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے اور کہا اُس نے
کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑھنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق ٭ حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر
اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اُسنے طعن کیا نماز نہ پڑھنے پر الرؤف جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑا دے اُسکو دس بار پڑھے

وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اُسکا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اُسپر مہربان ہون
ہو مَالِکُ المُلْکِ مالک سارے جہان کا نصیب بندے کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ شہر الملک و ملوک کے دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آ آ کھڑے ہو جاوین سجے
بہت سے روانے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے تاکہ جھکیں تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان من شیء الا عندنا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تونگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ہے
ذوالجلال والاکرام صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جیسے کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کرے اسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اُسکا دیکھا شکر کرے اسکا اس
نعمت کا سے غیر اسکی اور سوال نکرے غیر اُسکے سے نصیب بندے کا اس میں یہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا سے
المقسط عدل کرنے والا نصیب بندے کا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان سے اور وسوسہ اُسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو۔ الجامع جمع کرنے والا لوگون کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ ہے کہ جمع کرے
علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے بیت درجمعیت کوش تا ہمہ ذات
شوی بدین رسم کہ پراگندہ شوی بات شوی جسکے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ آسمان کی
طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جاینگے۔ الغنی
بے پروا ہر چیز سے جو کوئی بلا سے طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حق تعالی بلا اسکی دفع کریگا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اُسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا۔ المغنی بے پروا کرنے والا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ
استغنا کرے ماسواے اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا۔ المانع باز رکھنے والا
ہلاک و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندے کا یہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان میان بیوی کے
خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچھونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالی اُس غصہ کو دفع کرے۔ اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین پہلے
اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کی ہے اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو جو کچھ چاہے دے اور جسکو چاہے ندے لا مانع لما اعطی
ولا معطی لما منع اور بندے نے جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اسکے منع سے خائف اور تخلق یہ کہ صالحون
اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے
اور ابوہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد و ہلاک کے یہ سب حضرت
شیخ نے لکھ کر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو۔ الضار النافع
ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ انمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے ہے
پس جو کوئی تابعدار ہوا اُسکے حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ استسلم لقضائی وصبر
علی بلائی وشکر علی نعمائی کان عبدی حقا ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیطلب ربا سوائی۔ اور شرح اسماء حسنی مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونون اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنے والا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہے اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنے والا خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہ تمام اسباب عادی ہین باین معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

نے انکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نکرے اسلیے
تمام اجزاے عالم کو علویات وسفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باری تعالیٰ کے ہین اور یہ تمام بنسبت قدرت ازلیہ کیمانند
قلم کیہے ہاتھ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اسکی کا جانے اور حکم اور قضا الہی کا تابعدار
ہو اور تمام امور سپرد اسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانتون کے
درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پایا بعد ایک مدت کے
پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہ وہی گھانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتاب پہونچا کہ اس
دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تھی تونے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ توجہ گھانس کی طرف کی تونے درد زیادہ کیا مین نے تا جانے تو کہ شفا دینے والے
ہم ہین نہ گھانس اور تخلق یہ ہے کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچا وے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچا وے اور مدد کرے دوستان
خدا کی النضا جسکو ایک حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو اس مقام مین ثابتی عطا فرما وے اور مرتبہ
اہل قرب مین پہونچے النافع جو کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کام مین اکتالیس بار
پڑھے تمام کام حسب دلخواہ اسکے ہوین النور روشن کرنے والا آسمان کا ساتھ ستارون کے اور روشن کرنے والا زمین کا ساتھ انبیا اور علماء وغیرہم کے
اور دل مومنون کا ساتھ نور معرفت وطاعت کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان وعرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور
اور ایکہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے اسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اسکا روشن ہو الہادی راہ دکھلانے والا نصیب بندے کا
یہ ہے کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین یون لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل
مقصود کو پہونچانا راہ نا تمام رہرودن کا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہے رہبر وہی ہے بیت گر نہ
چراغ لطفت تو راہ نماید از کرم ، قافلہ ہاے شب روان پے نبرد بمنزلے ، اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حصر نہین ہے
الذی اعطی کل شیء خلقہ ثم ہدی جیسے کہ لڑکے کو بچہ پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ
بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکھائی ہے اس طریق کے کہ موصل بجناب فیض مآب اور رویت ذات پاک
اسکے کی ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا انوار دون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت ومعرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندون کے
متعلق ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصاً سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ، ذوالنون مصری قدس سرہٗ
نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدون کو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتین غافلون کو یاد
دلانی اور زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکھانی یعنی منہ انکے دلون کے دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف ...
جو کوئی ہاتھ اٹھاوے اور منہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑھے اور ہاتھ اوپر منہ اور آنکھون کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا
پاوے البدیع پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہے حکمت کی
باتین اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین
پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وافعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہ بھی

کہا ہے کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سے لیا ہے اللہ حلاوت سنتوں کی اعمال اسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہے بدعتی کو دیکھ کر نکال لیتا ہے اللہ تعالی
نور ایمان کا دل اسکے سے البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑھے وہ مہم سرانجام پاوے
اور اگر باوضو منھ قبلہ کی طرف کرکر اتنا پڑھے کہ سوجاوے جو کچھ چاہے خواب میں دیکھے الباقی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل
اسکے قبول ہوں اور کسی سے رنج اسکو نہ پہونچے الوارث باقی بعد فنا موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ ان اعمال میں
کہ جملہ باقیات صالحات سے ہیں کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہما کی مراد وارث سے باقی بعد فنائے موجودات کے ہے کہ تمام املاک
بعد فنائے مالکوں کے رجوع اسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر کے ہے والا وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک
وملکوت اسیکے لیے ہے بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ نداء لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کے گوش ہوش سے سنتے ہیں بندے کو چاہیے کہ بیچ فکر
مال و میراث کے نہو اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جاتا ہے موتوا قبل ان تموتوا اشعار عارفوں کا ہے مصرع دل بریں منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند۔ اور
تخلق یہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اسکو نہ پہونچے
اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تمام کام اسکے بن آویں الرشید رہنما عالم کا کہا بعضوں نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے اپنے کو یہ ہے کہ راہ دکھا دے
نفس اسکے کو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اسکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہے اسکو
حق واسطے سنوارنے نفس اسکے کے یہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور میں منقول ہے کہ بھوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس کلام کیا ایک شخص کو
ساتھ گرو کرنے ایک چیز کے کہ ان پاس تھی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہاں ایک شخص ملا کہ اسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تھے پس پوچھا
اسنے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اسکی ہے کہ اسکے باپ کے مال میں سے پہونچی ہے اور میں غلام اسکا ہوں پھر لے آیا وہ شخص اسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہے تو سچا تو آزاد ہے اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہے بخشا میں نے تجھکو پس چلا جا میرے پاس سے
پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے ای رب میرے کلام کیا میں نے تجھسے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجھکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا
تو مجھے بھوک سے نہیں مانگنے کا میں تجھسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی بجانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ مطلوب ہو اوسپر
ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی مہمات اسکی بے سعی اسکی کے سرانجام پاویں الصبور بسیار کہ شتابی نہیں کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگاروں کے
اور نصیب بندے کا اس سے ظاہر ہے صبر لغت میں شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگاروں کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت انکی کے
جلدی نکرے۔ صبور نزدیک بعضی حلیم کے ہے اور فرق یہ ہے کہ صبور مشعر ہے اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت میں پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے
اور بعضوں نے کہا کہ صبور یعنی صبر دینے والے کی ہے بندوں کو مصیبت میں اور بلاؤں میں اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا
اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کے اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ ادائے عبادت کے وہی سبحانہ تعالی ہے اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤں اور
رنجوں کے صبر اسی سے چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہ کہ کسی کام میں سبکی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق میں پناہ
اللہ تعالی سے [illegible] ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم
تفلحون ایک شیخ نے مشائخ میں سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت
پیش آوے تینتیس بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں کے
اور رضائے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلوں کے خاصیت تمام رکھتا ہے رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات

الکَبِیْرُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوای ان اسماء کے اور اسماء بھی پاتے ہین جیسے کتاب اللہ مین یہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفارق القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنب قابل التوب الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوائے انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ سے اور بھی نقل کیے ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنٰی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہی ساتھ اسکے قبول کرتا ہی یعنے اکثر قبول ہوتی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرط اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دل مین سوائے اسکے کچھ تاثیر جبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھ باب کے اخیر مین کہہ گئے ہین اور علما نے فرق سوال اور دعا مین یہ نقل کیا ہی کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسے کہین اللہم اعطنی اور اعطاء دینا اسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسے کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے بیچ فرح کے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص تھا نماز پڑھتا تھا پس کہا اسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کے ای زندہ ای خبر گیری کرنے والے سوال کرتا ہون مین تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگے اللہ سے ساتھ نام اسکے کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتون کے ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتداء سورۃ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

معبود مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ❁ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ إِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنے حضرت یونسؑ کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اُس حالت مین کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا ظالمون سے نہین دعا مانگتا ساتھ اُسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنے حاجت کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السّلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بھیجا اُنکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بلایا اُنکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے کہ اُنکو آگاہ کردے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے اُنمین سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا اُنکے شہر پر اور نکلا اُسمین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اُنھون نے کہ قریب ہی اُترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچون کو ماؤن سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سے اور کہا یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پس دفع کیا اللہ تعالےٰ نے اُنسے عذاب پھر قریب اُنکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السّلام تاکہ معلوم کرین حال اُنکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اُنکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اُسکے زندہ ہین پس حیا کی اُنھون نے اور کہا کہ مین نے کہا تھا اُنکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اُترا تھا اُنپر پھر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اُسمین پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اُسکے جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اُنھون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونسؑ کے نام پر کہا اُنھون نے کہ مین ہون غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ محفوظ رکھے اُنکو پس ٹھہرے اُسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اُنکو دریاے نیل اور دریای فارس کی اور دجلے کی پھر کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنے مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اِسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالیٰ نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو اُنکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے ہے ❁ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِىْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِىْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشاء کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر دکھانے اور سنانے کے لیے فرمایا حضرتؐ نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے طرف خدا کے کہا بریدہؓ نے اور ابوموسیٰ اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی ہر جگہ ذکر اُنکا

پڑھتا تھا وہ ابوموسی ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراۃ انکی کا پھر بیٹھے ابوموسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے یا بعد نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیرے حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیرے ایک ہی بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطے اُسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالی سے ساتھ نام اُسکے کے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھ اُسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر پہونچاؤن مین ابوموسی کو ساتھ اُس چیز کے کہ سُنی مین نے آپ سے فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے اُنکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابوموسی نے مجکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہی سچا بیان کی تو نے مجھسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمۂ توحید کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ انھون نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دکھایا انکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نے کہا کہ اللّٰھم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہا جس کسی نے کہا اللّٰھم دعا کی خدا سے ساتھ تمام نامون اُسکے کے اور مانند اُسکے حسن بصری سے بھی منقول ہی اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اُسکے بطریق حضور و استغراق کے اسیطرح کہ اُسکے باطن مین اُس حالت مین سوائے اُسکے کچھ نہووے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی یہ قول حضرت امام جعفر صادقؓ کا ہی ابوسلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا مین نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہی تو کہا مین نے ہان کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابوالربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ اللّٰھم اطع اللہ لطیعک یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالی اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارف سے مانند کن کے ہی کہ اللہ تعالی سے یعنے جیسے اللہ تعالی کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُحْصِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح فخر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ** اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ کسی کے انمین سے شروع کرے تو **ف** یعنے بعد اللہ تعالی کے کلام کے بندون کے کلامون مین یہ چار کلمے افضل ہین

یہ اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہر اُس چیز پر کہ قرآن مین ہو اور ایک حدیث مین آیا ہی بھی ہو افضل الکلام بعد القرآن
وہی من القرآن اور احتمال ہو کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنے اللہ تعالی کے کلامون مین سے بھی یہ کلمے افضل ہین اسلیے کہ تین تو قرآن مین بعینہ
موجود مین اور چوتھا قرآن مین یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہو کسی حال مین یا وقت مین
مشغول ہونا ساتھ اسکے افضل ہو تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے اُنہین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر
کچھ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہو اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہو ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ
الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کو بہت محبوب ہو طرف میرے اُس چیز سے کہ نکلا ہو اُسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار
دور کیے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہو سو بار متفرق پڑھے
یا اکٹھی اول روز مین پڑھے یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہو اول روز مین ۱۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ
اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا
وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اُس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اُسنے
مانند اسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ جسنے کہا مانند
اُس چیز کے کہ کہا اُسنے وہ افضل لاویگا اُس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہو بلکہ جسنے کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا لاویگا مانند
اُس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اُس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اُسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اُس چیز کے
کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اُس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا پس وہ برابر اسکے لاویگا اور جسنے
کہا زیادہ اُس چیز سے کہ کہا اُسنے لاویگا وہ افضل اُس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہو ۱۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے
ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اُنکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہین پاک ہو اللہ
اور موصوف ہو ساتھ حمد اپنی کے پاک ہو اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا
اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِیْ جَمِیْعِ
الرِّوَایَاتِ عَنْ مُوْسَی الْجُہَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ رَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰی

فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمھارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اُنسے ایک پوچھنے والے نے اُنکے ہمنشینون مین سے کہ کسطرح
حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اُسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے
کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہین یا دور کیے جاوینگے اُس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب
مسلم مین یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ
بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس اُنھون نے یعنے شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی مین ہے یعنی جمع بین
الصحیحین مین **ف** او یحط کے معنی یہ ہوتے ہین کہ دونون باتون مین سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتے ہین
اور ویحط کے معنی یہ ہین کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہین اور گناہ بھی جھڑتے ہین اور موید ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی
اُنمین بھی ویحط واو سے ہے پس بظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو معنی او کے پس نہین
منافات ہے دونون روایتون مین او معنی یون ہونگے کہ جسنے پڑھی یہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیاں اگر نہون اُسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہین اُس سے
ہزار گناہ اگر ہون گناہ اُسکے ذمے ہے وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى
اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہے
فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتون اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنے ذکر مین سے فرشتون کے لیے
او حکم کیا اُنکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہ مختصر ہے چارون کلمون کا یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا
اسلیے کہ تسبیح مین نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہین اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ؏ ÷
وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ
بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ
بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے
وقت صبح کے اُسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھین اپنے مصلے مین پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی
تھین اُسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہتی ہے تو اُس حالت پر کہ جدا ہوا مین تجھسے اُس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین
مشغول ہے کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے مین نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہین کہ اگر تولے جاوین
ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آوین اُنپر یعنے ثواب اُنکا زیادہ ہو ثواب اُنکے سے وہ چار کلمے یہ ہین پاکی بیان
کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اُسکی بقدر گنتی مخلوقات اُسکی کے اور موافق مرضی ذات اُسکی کے اور موافق بوجھ عرش اُسکے کے اور
موافق مقدار کلمون اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اُسکے کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اسکے کے اور دلالت
کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اُنکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم
ہون افضل ہین اُن تسبیحات سے کہ جو ایسے نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قراۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے

بہت قرأت سے کہ خالی ہوان چیزون مکروہ سے ۱۲ ع ہ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن مین سو بار ہوگا اسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردون کے اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اس سے سو برائیان اور ہوتی ہے اسکے لیے پناہ شیطان سے اس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنے دن قیامت کے عمل بہتر اس چیز سے کہ لایا اسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اس سے **ف** ظاہر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسیطرح پناہ مین رہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسٰی اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنے اتنی چلا کر تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتے یعنے ساتھ تکبیر کے یعنی نہین یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمھارے ہے یعنے مطلع ہے تمھارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہے کہ پکار کر یاد کرو یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمھارے کے گردن سواری اسکی سے کہا ابو موسٰی نے اور مین تھا پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل مین پس فرمایا حضرت نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسٰی اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجھکو اوپر ایک گنج کے گنجون بہشت کے سے پھر کہا مین نے ہان خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پڑھتے ہوئے جو تکبیر کہے سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اسکے ہے یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتے تھے اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہین اسکے آگے اور مشائخ رح نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل اس سے زیادہ نہین اور معنے اس کلمے کے یہ ہین کہ نہین پھر سکنا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اسکے لیے درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اسکی کے اور اچھے ہونے پھل اسکی کے ۱۲ ع + **وعن**

الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اُسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ۱ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اوصاف بُرے سے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالے نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودون کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنے اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہے اُسمین اور غالب ہوتا ہے اُسمین اور غالب ہوتا ہے اعضا اسکے پر پائی حلاوت اسکی اُسنے کہ چکھا مزا اُسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اُس بندے نے کہ نہ تعریف کی اُسکی **ف** حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اُس بندے نے کہ جسنے اُسکو حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ۳ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اُن شخصون کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنے بہرحال راضی برضا ہوئی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهِ وَاَدْعُوْكَ بِهِ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهِ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰؑ نے ای پروردگار میرے سکھلا مجھکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجھکو ساتھ اسکے اور دعا کرون مین تجھسے ساتھ اسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے ای موسیٰ کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰؑ نے ای پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہین یہ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کہ تو خاص کرے تو مجھکو ساتھ اسکے یعنی ذکر و یا دعا خاص فرما کہ اوسمین شریک میرے نہوین فرمایا ای موسیٰ اگر ساتون آسمان اور آباد رکھنے والے انکے سوا میرے یعنی

فرشتے اور ساتون زمینین رکھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنے ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوے ان چیزون سمیت لئے لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اُسکے اورون پر فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتھ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ طلب کی ہو تونے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بسبب عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر اُسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسماء اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگریون کا حال ہی کہ انہین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ اُنکے برابر عزیز نہین اور نہ کم اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سونا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی کہ آئے وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اُس سے ایسے دل سے خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہی اُنکو اور مواظبت کرتے ہین اسماء غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کی کہ اکثر انہین ایسے ہین کہ جنکی کچھ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل مثالون کے بیان سے یہ ہی کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اُنکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اُس درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ اُنکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالی نے یہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور ورد رکھین اسکا ہر وقت وہ مقام مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی سچا کرتا ہی اُسکو رب اُسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اُسکے کے فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اُسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اُسی کے لیے بادشاہت ہی اور اُسی کے لیے تعریف فرماتا ہی اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالے کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنے سوائے جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلاویگی اُسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَةٍ وَّبَیْنَ

يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہو سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک عورت کے پاس اور آگے اُسکے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اُنکے یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھ اُنکے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا خبر دون
مین تجکو ساتھ اُس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہو پاکی ہو اللہ کو بقدر گنتی
اُس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ درمیان
آسمان وزمین کے ہو اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہو یعنے بعد اسکے یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہو
اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہو **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہو کہ وہ عورت حضرتؐ کی بیبیون مین سے تھین جویریہ یا اور
کوئی اور یا کنکریان یہ شک راوی ہو راوی کو شک ہوا ہو کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہو حضرتؐ کے زمانۂ شریف
مین نہ تھی بعضے گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہو واسطے جائز ہونے اِس
تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنے جائز رکھنے حضرتؐ کے اسلیے کہ یہ تسبیح اُسی کے حکم مین ہو کیونکہ فرق نہین ہو درمیان پروئے ہوئے دانون کے اور بغیر
پروئے ہوؤن کے بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اُسکے قول پر کہ گنا ہو اُسکو بدعت اور کہا ہو مشائخ نے کہ یہ کوڑہ ہو شیطان کے لیے اور
منقول ہو کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنیدؒ کے ہاتھ مین بیچ حالت منتہی ہونے اُنکی کے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہو کہ پہنچے ہم بسبب اسکے طرف
اللہ کے پھر کیونکر چھوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کے یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہو کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہوگا
عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکے مابعد کے جملون مین دونون احتمال ہین ع ہم ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ
كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ
مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہو
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول
دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہو مانند اُس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہو
مانند اُس شخص کے کہ سوار کیا اُسنے لوگون کو سو گھوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہو
مانند اُس شخص کے کہ آزاد کیے اُسنے سو بردے اولاد حضرت اسماعیلؑ کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین
لاویگا اُس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا وہ اُسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا
یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہو **ف** مانند اسکے کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہو

یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہی عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیلہ لاحق کرنے ناقص
کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی
اور خدا کی راہ مین یعنے جہاد کے لیے دے ڈالے یا عاریۃً دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تا کہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت
اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی نہ اور کچھ اور اسمین شبہہ
نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیے سو بردے اسمین تسلی ہی واسطے ذکر کرنے والون محتاجون کے کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سے
کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونے اُنکے کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اور بہت حدیثین صحیحہ دلالت
اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہی پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا
اس دن مین ثواب کوئی سواے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا یہ ۱۲ ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ
دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازو سے اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیون کے تولنے کے لیے اُسکو
بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطے اُسکے پردہ وراے اللہ کے یہان تک کہ پہونچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنے تنہا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی
سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونون
ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہی
پڑھنے والا اُسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ
الْكَبَائِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہین اُسکے لیے دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہونچتا ہی
طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف بچنا کبیرہ گناہون سے
شرط ہی جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ۱۲ ع
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ملا مین ابراہیم سے اُس رات کہ معراج ہوئی مجھکو یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی
اُمت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اُنکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اُسکی یعنے مشک و زعفران ہی بجاے مٹی کے شیرین ہی پانی اُسکا اور وہ ہی میدان

چٹیل میدان یعنی ہموار خالی درختوں سے اور تحقیق درخت اسکے ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** میری طرف سے سلام لائق ہے پہونچنے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اسکے سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بہت سے درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنے ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھے گا اُتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے **وَعَنْ يُسَيْرَةَ** وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے یسیرۃ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیوں سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر لو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ انگلیون کے یعنے تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھے جاوینگے گویا کروائے جاوینگے اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر چھوڑ دو پس بھلائے جاوگے رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑ دوگے محروم رہوگے ثواب اسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** پوچھے جاوینگے الخ یعنے قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انمین گواہی دینگے اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو ان چیزوں مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اُس سے اور بچاوے گناہوں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیوں پر پڑھنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑھنا ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ فَقَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہوں مین یعنے ورد کروں اسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہے پاکی ہے اللہ کو پالنے والا عالمون کا نہین پھرنا گناہوں سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اُسنے پس یہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کروں ساتھ اسکے اپنے لیے پس فرمایا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنے ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنے طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنے مال حلال اور عافیت سے رکھ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** آیا ہے بزاز کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگوں کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتوں کے کے پھر مارا اسکی ٹہنیوں کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندوں کے

جیسا کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰہُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے مکحول سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہے گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے
پس جو شخص کہے نہین حیلہ یعنے واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنے اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین
چھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اسکی کے دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے ستر دروازے
یعنے ستر قسمین ضرر کہ ادنی انکی محتاجگی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہؓ سے **ف**
گنج یعنے ذخیرہ ہے جنت کا کہ نفع اٹھاویگا اس سے پڑھنے والا اسکا اسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی
جو کہ آئی ہے حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہے اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے
تصور کیے تو یقین ہوتا ہے اسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہے اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اسی کے ہاتھ ہے پس صبر کرتا ہے بلا پر اور شکر کرتا ہے
نعمتون پر اور سونپتا ہے امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہے قضا و قدر پر پس ہوتا ہے بڑا ولی شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی
مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجھکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول
ولاقوۃ الا باللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنے کے ساتھ فضل اسکے کے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ
بِاللّٰہِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہے لیکن قوت دیتی ہے اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے ابوموسی اشعری سے
مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہے یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہؓ سے
مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ مرع یح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریون دینیہ اور اخرویہ کی ادنی انمین سے غم ہے یعنے غم دین اور دنیا کا
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰہِ يَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اترا ہے عرش کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہے لاحول ولاقوۃ
الا باللہ جب یہ کہتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور سپرد فرمانبردار ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰہُ
اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہے عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنے
توحید کا کہ سبب ہے خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہے اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور جب کہتا ہے

بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کی یہ رزین نے ف عبادت مخلوقات کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ

باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے

ف استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہین اسلیئے کہا والتوبہ یا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندے کے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسی کو اسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنے بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنے بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر توبوا الی اللہ جمیعا کے ہر بندے پر واجب ہے اسلیئے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آئندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح او رشام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ او صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطائً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کے گناہون پر دل کو بالکل نگھیرے اور کفر و دوزخ تک نہ پہنچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف و فقر او رمانند انکی کے دوسرے یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آئندہ ترک کرے گناہون ظاہر و باطن کا ایسے چوتھے یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا او کیفیت توبہ او صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدائی بلوغ اپنے سے وقت توبہ تلک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ او حج او زکوۃ او اور فرائض ترک ہوئے ہون قضا انکی کرے اور سستی نکرے انکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل ہین او فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا سپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے انسے درگاہ خدا تعالیٰ مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور صدقہ دے تا توبہ اسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی ان گناہون سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اسلیئے کہ نافرمانی اسکی کی اور انسے بھی تدارک اسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشواوے اور اگر سواے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع و زاری او اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اسکے قائم مقام اسکے ہین انسے بخشواوے اور سلوک کرے انسے اور مردہ کے لیئے بھی کچھ للہ دے اور توبہ او استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیئے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اسکے بخشے جاتے ہین اگر آئندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مر جاؤن او جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے او سجدہ مین جاوے او بہت تضرع و زاری او ملامت اپنے نفس کو کرے او گناہ گذرے ہوؤن کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے اسکے ہاتھ اٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے

میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور ہستے دم تک جکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ بغیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی
بعدہٗ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہی اور
توبہ خواص کی یہ ہی کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا انسے توبہ کرین اور توبہ محبوبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوائے اللہ سے ہوتی
ہی اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق
مین تفصیل سے کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی انسے دشوار ہی اور بسبب ہیبت مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین
لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتے المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے
اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوین اور سہل تر علاج گناہون سے
بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا
گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرور سے اور ساتھ وسعت کرنے کے
مباح مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد
اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ع پچ ۲ و تفسیر بحر العلوم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اسکے دن مین
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے
تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی
تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب انہون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگار
کو بطریق اولیٰ کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق زمین مین دو امان تھین عذاب خدا سے پس ایک تو اٹھ گئی اور دوسری جو
ہی پس چنگل مارو ساتھ اسکے وہ امان جو اٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا اللہ تعالے نے وما کان
اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وَعَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کے سو بار
نقل کی یہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو ادھر سے
پس بسبب مشغول ہونیکے چیزون مباح کے مثل کھانے کے اور بیویون سے خلطہ کرنے کے اور سوا انکے کے جو فی الجملہ ادھر سے غفلت ہوتی تھی اسکو بنسبت
اپنے پردے اور گناہ جان کر استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہین علما نے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہی کہ جو بعضے اچھے
لوگون نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ اور رسول کو ہی ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجھنے معنون اسکی کے نہووے ع **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اغر مزنی
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اسکے بیچ دن کے سو بار یعنی بس تحقیق مین

بطریق اولیٰ چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُہٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا عَلَیْکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اُن حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو تحقیق مین نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مین نے اُسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپسمین اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اُسپر رزق اور بے پروا کرون اُسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اے بندو میرے سب ننگے ہونگے یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا مین نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہیں رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ پہونچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میری کو تاکہ نفع پہونچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہین ویسے ہوجاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہوجاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اے بندو اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اُسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین اے بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اُنکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سواے بھلائی کے یعنے برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر ہوئی اُسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اُس حالت پر کہ اُنکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِی ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِنْ نُوْرِہٖ اور یہ منافی نہین ہی ساتھ اس حدیث کے
کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہی اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کے کو اور حدود اسلام کے کو اور بخشتا ہون
گناہ سب یعنے ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا
محسوس اور قابل اعتماد کے نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اسکے ساتھ مشابہت دی ہی اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا بانٹنے اور کہا ابن ملک نے
کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کے سے ہی یعنے اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہوے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی
رَاہِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ
نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ
فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَہُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنے اُنمین سے پوچھتا تھا یعنے لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا
ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اُس سے پس کہا کیا ہی واسطے اُسکے یعنے اس فعل کے یا واسطے اس کام کرنے والے کے یعنے میرے لیے توبہ یعنی قبول ہوئی
یا نہین کہا اُسنے کہ نہین پس مار ڈالا اُس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنے
نام اُسکا لیا اور وصف اُسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اسمین ایک عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری کا پس آئی اُسکو موت یعنی جب
اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اُسکو علامت مرنے کی پس جھکا یا اُسنے سینہ اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے
بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس بستی کو کہ چلا تھا طرف اُسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو جا
تو یعنے طرف میت کے اور حکم کیا طرف اُس بستی کے کہ راہب کو اُسمین مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اُن فرشتون
کو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیون کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہوگا اُسی کے فرشتون کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ چلا تھا
اُسکے طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کیگئی واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے حضرت عزرائیل سے
اور کہا ابن ملک نے کہ یعنے کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اُسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب توجہ ہونے کے طرف اس بستی کے
توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوین گے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اُسنے سو آدمیون کو اور نہین توبہ کی اب تک اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہی
اُس سے دشمنون اُسکے کو اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو نا امید ہونے سے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللہَ فَیَغْفِرُ لَہُمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو
تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اللہ اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت
رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنے والا ہی واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی
اسلیے کہ اُس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بھیجا ہی فخر الدین رحم وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس
من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات
کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی
یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلیئے کہ عادت ہے لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اسکے آگے پس معنی یہ
ہین کہ بلاتا ہے گنہگارون کو توبہ کی طرف اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت ورحمت سے اور یہان تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا
آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہین قبول ہونے کی ہے وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ
توبہ اسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد اسکے ن
ہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلے [illegible] کے توبہ کرے حالت غرغرہ کے توبہ بھی نہین قبول ہوتی ہے وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان راحلتہ بارض فلاۃ
فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینا ہو
کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء من شدۃ الفرح
رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے
بندے اپنے کے جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اسکے بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری اسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اس سے اور اسپر تھا
کھانا اور پینا اسکا پس ناامید ہوا اس سے پیچھے بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اسکے سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سواری سے
پس اسیوقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اسکے پس پکڑی مہار اسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہے
بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہنا یون تھا کہ تو رب میرا ہے اور مین بندہ تیرا سبب
نہایت خوشی کے مدہوش ہوکر کہنے لگا بجائے اسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اس شخص کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ہے وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم
عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت
ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب
ذنبا قال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی
فلیفعل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندہ نے [illegible]

میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پھر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا میں نے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اُسکے نے اپنے فرشتوں سے
کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اُسکے لیے پروردگار بخشتا گناہوں کو یعنے جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھ گناہوں کے یعنی جب
چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا رہا گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار میرے
کیا میں نے گناہ پس بخش اُسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اُسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اُسکے بخشا
میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اُس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا اے پروردگار میرے کیا میں نے گناہ اور پس بخش اُسکو واسطے میرے پس
فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اُسکے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اُسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہے یعنے جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشونگا
گناہ اُسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اُسکی کا بخشش گناہوں میں نہ امر ساتھ گناہ کے **وَعَنْ جُنْدُبٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى
عَلَيَّ أَنِّي لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنے اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بخشنے کا اللہ فلانے کو اور
حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے مجھ پر یہ کہ نہ بخشوں گا فلانے کو پس تحقیق میں نے بخشا فلانے کو اور
ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اُسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہیں بخشنے کا کہی یہ بات اُس نے
اس سبب کے کہ اُسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسا کہ صادر ہوتی ہے یعنے جاہل صوفیوں سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی
میں نے قسم تیری حاصل یہ کہ اُس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اُسکے نہ بخشے جانے کا اسیر عذاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہے کسی کو قطعی
دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق میں نص وارد ہوئی ہے مضائقہ نہیں اُنکو کہنا ہے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ
مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجھکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں
تیرے عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہوں یعنے یقین کرنے والا ہوں ساتھ وعدے تیرے کے کہ
حشر کے ہونیکا اور سوا اسکے کا جو کیا ہے بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اُس چیز کے سے کہ کی میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے ساتھ
نعمتوں تیری کے کہ مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہوں اپنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ
پڑھے ان لفظوں کو دن میں یقین کرکر معنوں اُنکے پر پھر مرے اُس دن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیوں میں سے ہے اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ
یقین کرنے والا ہو ساتھ معنوں ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیوں میں سے ہے نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ

علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی
بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرة رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر
وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے
تحقیق کہ تو جب تک مانگے گا مجھے یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھ سے بخشونگا میں تجھکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہیں
میرے نزدیک اگرچہ ہو گناہ بڑا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھ سے بخشوں میں تجھکو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کے
تحقیق تو اگر آئے مجھ پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے خطاؤں سے پھر ملے مجھ سے اس حال میں کہ نہ شریک ٹھہراتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤں میں تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی
زمین کی بخشش کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن عباس
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالی من علم انی ذو قدرة علی مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالی ما لم
یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنة اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ
میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں واسطے اسکے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ
میرے کسی کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو
کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہیں کرتا اسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہے
انا عند ظن عبدی بی منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسے کو
کہا حماد نے اگر مختار ہوں میں [illegible] درمیان حساب اللہ کے مجھسے اور درمیان ماں باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ
باپ سے رحم کرنے والا ہے [illegible] ہم امیدوار مغفرت کے [illegible] وہ ارحم الراحمین ہے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لزم الاستغفار جعل اللہ له من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقه من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور
ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اسکو جہاں سے کہ نہیں گمان رکھتا تھا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت دریافت ہونے
گناہ کے [illegible] یہ ہیں کہ مداومت کرے [illegible] اسی لیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
طوبی لمن وجد فی صحیفته استغفارا کثیرا [illegible] استغفار کو تو تعلق دل کا اور [illegible] اللہ [illegible] ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں
گناہ اسکے [illegible] حکم متقی و متوکل [illegible] اور انکی شان میں یہ آیت واقع ہوئی ہے ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل
علی اللہ فهو حسبه پس حدیث اس آیت سے [illegible] اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفروا ربکم انه
کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا [illegible] ایک شخص نے شکوہ کیا [illegible]
استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک شخص نے [illegible]
پس کہا گیا اسنے کہ شکوہ کیا لوگوں نے [illegible] سبھوں کو استغفار کرنے کا [illegible] آیت فقلت استغفروا ربکم انه
جواب سب ہیں اس آیت سے ثابت ہیں **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر
وان عاد فی الیوم سبعین مرة رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اس شخص نے

کہ استغفار کی اگرچہ عود کیے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اصرار دوام یعنی گناہ پر ثابت رہنا ہے اور گناہ صغیرہ بھی
کبیرہ ہو جاتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے
جو استغفار نہ کرے اور نادم نہ ہووے فجر۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بنی آدم کے خطا کار ہے یعنی سوا انبیا علیہم السلام
کے اسلیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہترین خطا کرنے والوں کے توبہ کرنے والے ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ
زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اسکے دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہرگز نہیں لیکن بلکہ زنگ
باندھا ہے انکے دلوں پر اس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی انمیں خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے ف چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علم سے نفع دینے والی
اور حکمتوں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہے نہ اوروں پر اور ثابت ہوتے ہیں اسکے دل میں آثار ظلم اور فتنہ کے
اور جرأت کرتا ہے گناہ پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ
بندے کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست خواہ توبہ کفر
کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبہ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نزدیک انکے نزع بلکہ ایمان
یاس کا غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہوں سے توبہ کرنے کا ہے اور اگر کسی سے حق اسکا بخشواوے ایسی حالت میں تو
صحیح ہے ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ
عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ
مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے
قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح انکی بدنوں انکے میں رہیں گی پس فرمایا پروردگار عز و جل نے
قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں انکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھ سے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ
صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ
لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے

جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اُسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہ نہین طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کے اس قول کے اُس دن کہ آوینگے بعضی نشانیان پروردگار تیرے سے نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اُسکا ایسی جان کہ نہ تھے ایمان لاتے پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** توبہ کے لیے یعنے کھلا ہوا ہی توبہ لانیوالون کے لیے یا علامت ہی واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگون کے سبب دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہین نکلتا جب اودھر سے نکلے گا تو دروازہ توبہ کا بند ہوجائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہون سے اور اُس دن کہ آوینگے الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان تب جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیت یہ ہی اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا یعنے یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمانی کی مین بھلائی یعنے توبہ نفع دیگی اُسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اُسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان ہوگا لیکن گناہون سے توبہ نکی ہوگی تو اُسکو ایمان یا توبہ اُسدن سے نہ نفع دیگی ہے ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتی تمام ہوگی ہجرت یعنی گناہون سے طرف توبہ کے یہان تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنے جب تک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سے آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سے نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلے کا حاصل یہ کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہی اور جب اودھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہین پاک ہونے کا ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اُنمین بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اُس چیز سے کہ تو اُسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار کہ چھوڑ دے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنے اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہان تک کہ پایا اُس عابد نے اُسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اُسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجھکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجھکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اُن دونون کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اُن دونون کی پس اکٹھی ہوتی دونون یعنی ارواحین اُنکے نزدیک اللہ تعالی کے یعنے برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اُسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اُسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** اُس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اُس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجھکو مستحق عذاب کا ہوا اسلیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ہے ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

بنتِ یزید قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ
ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا ولا یبالی رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب وفی شرح السنۃ یقول بدل یقرأ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنے
بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہین پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے اور شرح السنۃ مین لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے ف بخشتا ہے گناہ یعنی کافرون کے ساتھ توبہ کی اور مومنون کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے
ع وعن ابن عباس فی قول اللہ الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جمًّا وای عبد لک
لا المّا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یون ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنے جو لوگ کہ بچتے
رہتے ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائیون سے سوائے چھوٹے گناہون کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنے والا ہے مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہے
سوا چھوٹے گناہون کے اسپر حضرتؐ نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہے کہ
شان فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہون کو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا
بلکہ جھاڑ دیتا ہے انکو بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اسوقت مین
اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شعر سنتے تھے
اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی یا عبادی کلکم
ضال الا من ہدیت فسلونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من
عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم
ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی مازاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم
واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی مانقص ذلک من ملکی
جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان
منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم مانقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ
ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ
کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن
مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب گناہ مگر جسکو بچا لیا مین نے
یعنے انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اسکو یعنی سب گناہ اسکے اور نہین ہے پروا
رکھتا مین اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑھے تمہارے یا عالم و جاہل

تمھارے یا فرمانبردار وگنہگار تمھارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر بڑے متقی دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین
نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک مین بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے
اور خشک تمھارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہ میرے ملک مین سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق
اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون ایک جگہ مین پھر مانگے ہر آدمی تم مین سے
بقدر کہ پہونچے آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل مین رکھتا ہو پھر دون مین ہر مانگنے والے کو تم مین سے لینے مقاصد اسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور حاجت روائی
کرنی ملک میری سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمین سوئی پھر اٹھاوے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے والا اسکے ملک مین کمی کا نیا یا نہیں وہ کتنا ہی دے اسکے ہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنے نہ کم ہونا یا سوا کرنا حاجتون کا
بسبب اسکے ہے کہ مین بہت غنی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہ تمام سخاوت وکرم ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ
بندے کو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنے ایک حکم مین یہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے کسی
چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اسکا مگر یہ کہتا ہون مین اس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ قال قال ربکم انا اہل ان اتقی
فمن اتقانی فانا اہل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے انس رض سے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوے کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے
کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھ میرے پس مین ہون لائق اسکے
کہ بخشون مین اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے
کہ چاہتا ہے ع **وعن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی
وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا تحقیق تھے ہم
البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری
تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **وعن** بلال بن یسار بن زید مولی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ الترمذی وابو داود
لکنہ عند ابی داود ہلال بن یسار وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے
کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے یہ کہ انھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہون
مین طرف اسکے بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے لیکن نزدیک ابی داود کے بلال
بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہے اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتون مین ہے اور یہ

استغفار پڑھے و صدق دل سے پھر بھی چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال میں کہ مقیم ہو اس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہے ساتھ رب اپنے کے عیاذاً باللہ منہ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے نیک بندے کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجھ کو یہ درجہ پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے

وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہونچتی ہے دعا اسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہے قبر والوں کو سبب دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے انکے لیے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

وعن عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل الیوم واللیلۃ کے ف روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اٹھا لیجاتے ہیں اعمال کسی بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ بخشے میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونوں طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے عائشہ سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجھکو ان لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وعن الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ

[illegible] رَوَى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا

اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہا حدیث کہی مجکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک انمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہے کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اڑے اسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اُس مکھی کے اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اُڑا دیا اُسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا نہ جاوَن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنے حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کر اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اُس شخص کے کہ اُترا ایک میدان مین کہ خالی ہے درخت اور گھاس سے جگہ ہے ہلاکت کی ساتھ اُسکے تھی سواری اُسکی اُسپر تھا کھانا اُسکا اور پینا اُسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اُس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اُسکی پھر تلاش کیا اُسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اُسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنے رنج و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پھر جاوَن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اُسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاوَن پس رکھا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اُسکی اُسکے پاس حاضر ہے اُسپر ہے توشہ اُسکا اور پانی اُسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنی کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہے بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونون حدیثون سے اُسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمین قصہ سواری کے بھاگنے اور پانے کا ہے اور حدیث جو موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہے وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی **ف** حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہے بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ انھون نے کہا دعا کی مین نے اللہ سبحانہ تعالی سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مین نے اپنے دل مین اور کہا مین نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مین نے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی ابتلک پس دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی کہتا ہے مجکو آیا تعجب کیا تو نے اس سے یہ بھی جانتا ہے کہ کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے تو اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہے ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اُس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یہ دوست رکھنا بسبب توبہ کے ہے نہ بسبب گناہ کے ج

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کے کہ اے بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتھ گناہ کرنے کے نہ نا امید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے واسطے

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اوس جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جسنے
شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اُسکی قبول ہوتی ہیں وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا مین
الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اُنکو بشدہ دون اور لذت اُٹھاؤن اُسکی لذت کی چیزون سے
اسلیے کہ خوشخبری ہے اسمین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کے باقی آیت یہ ہے مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندھا ہے **شعر** یا صاحب الذنب لاتقنطوا ✤ فان الا روف روف ✤ ولا ترحلن
بلا عدۃ ✤ فان الطریق مخوف مخوف ✤ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہے **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ✤ در سنگلاخ بادیہ
برید اند ✤ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✤ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✤ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ
النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے
ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے گناہون سے جبتک
کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا
نقل کین تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ
اللہ تعالیٰ کے کسی کو دنیا مین پھر ہون اُسپر مانند پہاڑ کے گناہ یعنی بعد مرنے کے بخشیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ
بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ✤ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ
الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیح مانند اُس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اُسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اُسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبداللہ
بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی بڑا رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اُس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اُسکے **ف** جاننا چاہیے کہ توبہ جب
ہوتی ہے ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اُسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہے اُس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وہو الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب
پایا ہے اُسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہین دور کرتا ع

بَابٌ یہ باب ہے بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب سے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہے اور بعضے نسخون مین ہے
باب فی سعۃ رحمۃ یعنی اس باب مین بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات
کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا انکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کے ہے اوپر عرش اسکے کے اسمین
یہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لے گئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اسکی سے غضب پر غالب ہونا
نشانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اسکی کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسیکہ فرمایا
اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا اور فرمایا ہے عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادای شکر نعمت اسکی
مین وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِہِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَابَّۃٍ پس یہ رحمت ہے اللہ تعالی کی ہے کہ باقی رکھتا ہے انکو
اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہونچاتا ہے اور عذاب نہین کرتا یہ تو ظہور اسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ
حدیث آیندہ مین بیان اسکا ہے ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ
مِنْہَا رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَائِمِ وَالْہَوَامِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ
عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ
سَلْمَانَ نَحْوُہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق واسطے اللہ تعالی کے سو رحمتین ہین اتاری انمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے
پس بسبب اسی رحمت کے آپسمین میل کرتے ہین اور بسبب اسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جنگلی وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہین
اللہ تعالی نے ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ انکے اپنے بندون پر یعنے مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت
مسلم نے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اسکے کے یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھ
اس رحمت کے یعنے جو کہ دنیا مین پہونچی ہے ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوے وہ ہونگی
سب ملکر سو رحمتین ہو جاوینگی ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ
مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اسکی کے کوئی اور
اگر جانے کافر اس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے ناامید نہووے جنت اسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وارد ہوئی ہے یہ حدیث
بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اسکی کے تاکہ نہ مغرور رہے مومن ساتھ رحمت اسکی کے پس نڈر ہو عذاب اسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر
رحمت اسکی سے اور نہ چھوڑ دے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ بندے کو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت عمرؓ سے
کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاویگا کہ
ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے تسمے پاپوش اسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف

حاصل یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امید وار جنت کا رہے اور برے کامون سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ع **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ
فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ
عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ
فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا واسطے اپنے گھر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہی
کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اسکو موت وصیت کی اپنے بیٹون کو کہ جب مر جاوے یہ شخص یعنے
مین پس جلا دو اسکو یعنی مجکو پھر اڑاؤ آدھی راکھ اسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اسپر اور مناقشہ کریگا حساب
مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسی کو عالم مین سے پس جب مر گیا کیا بیٹون اسکے نے جو کہ گیا تھا اُسنے پس حکم کیا
اللہ تعالے نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اُس چیز کو کہ اُسمین تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اُسمین تھی یعنے دریا و جنگل نے
اجزا اُس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہ کہا اُس شخص نے کیا مین نے
ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہی پس بخشا اللہ تعالے نے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُس شخص نے جلا کر اڑانے کا
حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اُسی کو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہی یہی بات اُسکے پسند آئی اور
بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچھ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ
تو یہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہ شک کرنا ہی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے
تھا یعنی اُسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اُسمین آدمی حکم
مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہی ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت
خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا
امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُهَا تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ
لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ
بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے
پس ناگہان ایک عورت تھی بندی مین کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اُسکی یعنے دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچہ اُسکے ساتھ نہ تھا دوڑتی تھی
یعنے بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندی مین لیتی اُسکو اور لگاتی اُسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اُسکو یعنے بسبب محبت بچے
اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچہ اپنا آگ مین یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہی
تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالے گی اُس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ
اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر یعنے مومن بندون پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنَجِّیَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم مین سے عمل اُسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا
بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہے عرض کیا اصحابؓ نے اور نہ تمکو یعنے آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونے کے فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ
کہ ڈھانکے مجھکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول
روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو یعنے عبادت مین پہونچو گے
تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ
وَلَا یُجِیْرُہُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا
کسی کو تم مین سے عمل اُسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجھکو یعنی نہین داخل کریگا مجھکو عمل جنت مین مگر ساتھ رحمت اللہ کے نقل
کی یہ مسلم نے ف مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل کہ ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اُسکے تمیز گے
موافق اعمال کے ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ
زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اُسکا یعنے
خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جھاڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدلا یعنے بعد اسلام لانے کے جو عمل کرتا ہے
اُسپر بدلا ملتا ہے بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی دہ چند لکھی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اُسکے یعنے جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے
مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ فضل اور رحمت آلہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکے لیے
چاہتا ہے زیادہ بھی دیتا ہے موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بھی
کرتا ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا
اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَ
مَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے لکھین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتون کو ساتھ لکھنے اُنکے کے
لوح محفوظ مین تفصیل اُسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نکرے نیکی یعنے نمیسر ہو کرنا اُسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے
نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہے اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک
بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنے جسکے لیے چاہتا ہے بندون اپنے مین سے زیادہ بھی لکھتا ہے از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجا لانے
شرائط و آداب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نکی برائی یعنے بسبب خوف آلہی کے لکھتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اُسکے نزدیک اپنے
ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک برائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکیون سے
وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہے اور مراد برائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے
اور پھر نکرے تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہے نیت پر بدون

عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اِس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اُسکو اللہ تعالی نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہی ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ أُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اُس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پھر کرے نیکیان مانند حال اُس شخص کے ہی کہ ہو اُسپر زرہ تنگ کہ تنگ کیا ہو حلقون زرہ کے نے اسکو پھر کی اُسنے نیکی پس کھل گئے حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور یعنے نیکیان یہان تک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف حاصل یہ کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن رکھتے ہین اسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتے ہین امور اُسکے اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہی اور کھلنا اسکا سبب فراخی و خوشدلی کا ہی ع ج

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ اُنہون نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنے حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنے ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہون گی اُسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پھر کہا مین نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد نے ف دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی سونے کے مین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندی کا ہو سامان اُسکا اور ابو درداء نے ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرت نے فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اسکو یہ حکم بات یون ہی ہی جو کہ مین نے کہی ہی ع

وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عامر تیرانداز سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم نزدیک اُنکے

یعنے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اوپر تھی ایک کملی اور اُسکے ہاتھ مین تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اُسپر پھر کہا یا رسول اللہ گذرا تھا
بن درختون کے پس سنی مین نے اُنمین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مین نے اُنکو اور رکھ لیا مین نے اُنکو اپنی کملی مین پھر آئی بچون کی ماں
پھرنے لگی میرے سر پر پس کھول دی مین نے کملی بچون پر سے واسطے ماں کے یعنی تاکہ دیکھے ماں بچون کو پس آ پڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا مین نے ماں و بچون کو چادر اپنی مین
پس وے سب میرے پاس ہین فرمایا رکھ دے اُنکو پس رکھ دیا مین نے اُنکو یعنی اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑ دی ماں اُنکی نے ہر چیز سوا چمٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے ماں بچون کے اپنے بچون پر پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالی بہت
رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر بہ نسبت ماں بچون کے ساتھ بچون اپنے کے پھر لیجا اُنکو یہان تک کہ رکھدے اُنکو جہان سے پکڑا تھا تو نے اُنکو چنانچہ لے گیا اُنکو ماں
اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر لے گیا وہ اُنکو نقل کی یہ ابوداود نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَۃٌ تَحْضِبُ
بِقِدْرِھَا وَمَعَہَا ابْنٌ لَّہَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَھَجٌ تَنَحَّتْ بِہٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ
قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا قَالَ بَلٰی
قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَھَا فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَیْہَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرتؐ کے پس گذرے حضرتؐ کتنے ایک لوگون پر پھر فرمایا
کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جس وقت کہ
اُٹھتی لپیٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے
فرمایا ہان کہا اُس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمھارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والون کا فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے
کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندون پر ماں سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنے
بچے کو آگ مین پس جھکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا
اپنے بندون کو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنے والے کو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنے خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی
یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ
عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرَئِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ
وَیَقُوْلُہَا حَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُہَا مَنْ حَوْلَہُمْ حَتّٰی یَقُوْلَہَا اَہْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَہْبِطُ لَہٗ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہے مرضی اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے
طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل جبرئیلؑ کو کہ فلانا بندا میرا ڈھونڈھتا ہے یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو
کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اُسپر ہے پھر کہتا ہے جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہے اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اُٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہین اُسکو
وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہین یہان تک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پھر اُترتی ہے رحمت اُس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہ
احمد نے ف اُترتی ہے رحمت یعنی دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اُسکو پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنے لوگ عزیز رکھتے ہین اُسکو اور یہ حدیث مانند

اُس حدیث کے ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے ایک بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانے بندے کو تو بھی دوست رکھ اُسکو پھر دوست رکھتا ہے اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان مین کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہین اُسکو آسمان والے پھر کیجاتی ہے اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اُسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اُسکو پھر دشمن رکھتا ہے اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے آسمان والون مین کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فلانے کو پس دشمن رکھو تم اُسکو پس دشمن رکھتے ہین اُسکو پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اُسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اُنکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلون کو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرۂ اعتبار سے ع ہج وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عز و جل کے پس بعضے اُنمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اُنمین سے سبقت کرنے والے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہ بہشت مین ہین نقل کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین ف اوپر سے آیت یون ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ الخ یعنے پھر دی ہمنے کتاب و شریعت اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو یعنے ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون مین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنے مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بھی کرتے ہین اور بُرائی بھی اور بعضے اُنمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بھلائیون مین یعنے نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اورون کو کرتے ہین اور کہا حسن بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہے کہ غالب ہون نیکیان اُسکی بُرائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اُسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اُسکی نیکیون پر یہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالیٰ کی معلوم ہوتی ہے ع ہج

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب ہے اُن دعاؤن کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح و شام کے پڑھنے کی آئین ہین چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کے پڑھے اور چاہیے بعد ع ہج

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس حال مین کہ ملک ہین واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اُس چیز کے سے کہ اُسمین ہے یعنے جو چیز رات مین پیدا ہوتی ہے اور

نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة وفي رواية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل يا فلان إذا أويت إلى فراشك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم قل اللهم أسلمت نفسي إليك إلى قوله أرسلت وقال فإن مت من ليلتك مت على الفطرة وإن أصبحت أصبت خيرا متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا میں نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا میں نے تجھ پر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش لینے کے طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف تیری ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری ہے تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مرگیا اسی رات میں مرا اوپر دین اسلام کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جس وقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنے پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہہ اللهم اسلمت نفسی الیک تا قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے اگر مرے تو اس رات اپنی میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچے گا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه قال الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں انہیں سے کہ نہیں کفایت کرنے والا واسطے انکے اور نہ ٹھکانا دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا انکو اللہ تعالی شریروں کی برائی سے یعنی محفوظ نہیں رکھا انکو شر اور ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہیں انپر اور نہ مہیا کیا ہے انکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے انکو کہ سرگردان پھرتے ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتے ہیں گرمی اور جاڑے میں

وعن علي أن فاطمة أتت النبي صلى الله عليه وسلم تشكو إليه ما تلقى في يدها من الرحى وبلغها أنه جاءه رقيق فلم تصادفه فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء أخبرته عائشة قال فجاءنا وقد أخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدمه على بطني فقال ألا أدلكما على خير مما سألتما إذا أخذتما مضجعكما فسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين وكبرا أربعا وثلاثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کریں طرف حضرت کے مشقت کی کہ پاتی تھیں بیچ ہاتھوں اپنے کے سبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو یہ کہ آئے ہیں حضرت کے پاس بردے پس نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہ کے یعنے کہا انسے کہ حضرت سے عرض کر دینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اس حالت میں کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہمنے اٹھنے کا پس فرمایا حضرت نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرت اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہ ہے کہ جس وقت جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

حضرت جو ان دونوں کا جو کہ درمیان میں آپ بیٹھے تو یہ سبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اذا ثبت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور روایت میں لفظ حتی وجدت برد قدمیہ الخ آیا ہے سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمہؓ ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علی ننگے تھے سوائے ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلے ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن حجر لیتے تھے کہ بعد نماز کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تاکہ عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولی اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہ رغبت دلائی اور صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیرہ کے اور اس میں اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر۔ یہ تیرے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئیں حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاد وہ پہلے مانگتی تھیں خادم یعنی حضرتؐ سے لیں جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتاؤں میں تم کو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت روایت کیا اس کو مسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہے مشقت محنت دن کی اور رنج کو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کی شام کی ہم نے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے رجوع اور جس وقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے صبح کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتھ قدرت تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے اٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجھ کو ساتھ ایک چیز کے کہ کہوں میں اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جس وقت کہ صبح کروں میں اور جس وقت کہ شام کروں میں فرمایا کہہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے آسمان و زمین کے اے رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے سے اور برائی شیطان کی سے اور شرک کے اور اس کے شرک سے کہ بلاتا ہے شیطان کہ کہو یہ اسکو جس وقت کہ صبح کرے تو اور جس وقت کہ شام کرے تو اور جس وقت کہ لیٹے تو بچھونے پر سونے اپنے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ** روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر دن کے اور شام ہر رات کے صبح کی ہم نے اور شام کی ہم نے ساتھ نام اس اللہ کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اسکے کے کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اسکو ضرر نہ کر سکے اور نہ اسکو کوئی آفت پہنچے

پس تھا ابان تحقیق پہونچی تھی اُنکو ایک قسم بیماری فالج اور شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کے یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہیں کہ جو یہ دعا کو پڑھے اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج میں گرفتار ہیں پس کہا اسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میرے خبردار ہو تحقیق حدیث ایسا ہی ہے کہ جسطرح بیان کی میں نے تجھسے یعنی صحیح ہے ولیکن میں نے نہیں پڑھی تھی یہ دعا اُسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نہ پہونچے اسکو فجأة بلاء الخ یعنے جو پڑھے یہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہونچتی اُسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اُسکو وقت صبح کے نہیں پہونچتی اُسکو بلا ناگہانی شام تک وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار مانگتا ہون میں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ اس رات میں ہے اور بھلائی اُس چیز کی جو بعد اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون میں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور برائی بڑھاپے کی یا کہا برائی کفر سے اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہون میں ساتھ تیرے برائی بڑھاپے کی سے اور تکبر کی سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون میں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے وہ صبح میں بھی پڑھتے ولیکن بدلے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے بعضی بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے اُنکو فرماتے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو پاکی ہے اللہ کو ساتھ تعریف اُسکی کے اور نہیں قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کچھ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون میں یعنے اعتقاد رکھتی ہون میں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیری ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤن اور خطاؤن سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اُسوقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب و عشا کے اور اُسوقت کہ صبح کرتے ہو اور اُسی کے لیے ہے تعریف آسمانون میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول وکذلک تخرجون جسنے پڑھیں یہ آیتیں صبح کو پائی اُسنے وہ چیز کہ رہگئی تھی اُس سے اُسدن میں اور جسنے پڑھیں یہ آیتیں وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہگئی تھی اُس سے اُس رات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد لفظ تظہرون کے آیت یون ہے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون

یعنے نکالتا ہے اللہ تعالی زندہ کو مردہ سے یعنی بچے کو منی سے اور انڈے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اسکے کے یعنی سبز کرتا ہے بعد خشک ہونے کے اور اسیطرح نکالے جاؤگے تم یعنی قبرون سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ورد اسدن مین فوت ہوجاتا ہے اسکا ثواب حاصل ہوجاتا ہے اور اسیطرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا انھون نے ہان اور پڑھین یہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہے ان آیتون نے پانچون نمازون کو اور انکے وقتون کو ع **وَعَنْ** اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَ لَہٗ عِدْلُ رَقَبَۃٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَکُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَہَا اِذَا اَمْسٰی کَانَ لَہٗ مِثْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْکَ بِکَذَا وَکَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہوتا ہے اسکے لیے ثواب موافق آزاد کرنے بردے کے اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اسکے دس درجے اور ہوتا ہے پناہ مین شیطان سے یعنی شر سے بچا رہتا ہے اسکے سے شام تک اور جو کہا ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہے اسکے لیے مانند اسی کے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہے اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَسَرَّ اِلَیْہِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُکَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰہُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ ثُمَّ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِّنْہَا وَاِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ کَذٰلِکَ فَاِنَّکَ اِذَا مُتَّ فِیْ یَوْمِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِّنْہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے انھون نے نقل کی اپنے باپ سے انھون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی انسے بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کے پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجھکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہیگا یہ پھر مرے تو اسی رات مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے اور جسوقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنے سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اسدن مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَعُ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰہُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰہُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسْفَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑدین ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے معافی گناہون کی اور سلامتی یعنی عیبون سے بیچ امور دین اپنے کے اور دنیا اپنے کے اور بیچ حق اہل اپنے کے اور مال اپنے کے یا الٰہی چھپا تو عیب میرے اور امن مین رکھ خوف کی چیزون سے یعنے دفع کر بلائین مجھسے یا الٰہی حفظ رکھ مجھکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰہُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُکَ وَنُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ

وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجھ کو اور گواہ کرتے ہیں ہم اٹھانے والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال و صفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے نہیں کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس دن یعنی ہوا سکیرہ گناہوں اور حقوق العباد کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس رات میں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اور بعض نسخوں میں ہے قال ابن حجر یعنی ماننا ویسے ہی اور ممکن ہے کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہے اسکا جواب ابن قانع ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ اِذَا اَمْسَى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کر مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کے یہ کہ راضی کرے اسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جاویگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بعضی روایتوں میں لفظ نبیا ہے اور بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں پڑھے یعنی کہے نبیا و رسولا ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجکو اپنے عذاب سے اس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو یا کہا اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو یعنی راوی کو شک ہوا کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے اسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق اسمیں یوں ہے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے جیسا اوپر مذکور ہوا سو روایت کیا یا یہ کہ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہے اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اس چیز کا کہ دیکھا ۔ وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہے حفصہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گلے اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیری کے یعنے اسماء و صفات کے یا کتابوں تیری کے برائی اس چیز کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اسکی کے یعنے جو چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمندی دولتمند کو عذاب تیرے سے یعنے بلکہ نفع دیتے ہیں عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ

يَأوِي إلَى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إلٰهَ إلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَإنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر لینے والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اُسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے گناہ اُسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتون درخت کے یا گنتی دنون دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج بالکسر اور زبرلام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہی اور غرض ان چیزون کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ۔ **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی یعنی ہاتھ پڑھے کسی سورۃ کو کتاب اللہ سے مگر متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اُسکو نگہبانی کرے اُسکی ضرر کرنے والی چیزون سے پس نہین نزدیک ہوتی اُسکے کوئی کہ ایذا دے اُسکو یہان تک کہ جاگے جس وقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی ترمذی نے **ف** روایت ہے انسؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن مین رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ فِي مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ إذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اُنپر کوئی مسلمان مگر یہ داخل ہوا بہشت مین یعنی نجات پانے والون کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی اسلیے کہ دشوار نہین کرنا اُنکا اُسپر کہ آسان کرے اللہ اُسپر اور عمل کرنے والے اُنپر کم یعنی اوست کرنے والے اُنپر تھوڑے ہین بسبب نہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمروؓ نے پس دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیون سے فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہین یعنی بابت پانچون نماز کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہین ترازو مین یعنی ثواب ان اعمال کا بسبب اسکے کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اُسکو اور حمد کرے اُسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین ترازو مین پس کون تم مین سے کرتا ہوگا دن رات مین اڑھائی ہزار برائیان عرض کیا صحابہؓ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے کے پاس شیطان اس حال مین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنے امور دنیا اور احوال نفسانیت سے یا جو کچھ کہ تعلق ساتھ نماز کے نہین اگرچہ امور آخرت سے

ہو یہان تک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے پس شاید کہ وہ نکرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خوابگاہ اُسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہے سلاتا ہے اُسکو یہان تک کہ سو جاتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داود کے اختلاف ہے بعضی لفظون مین اسطرح ہے کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلّتین مین راوی کو شک ہے کہ وہ لفظ فرمایا یا یہ یعنی دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اُنپر بندہ مسلمان یعنی بجاے لا یحصیہما عبد مسلم کے لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہے اور اسیطرح سے بیچ روایت ابو داود کے پیچھے قول اُنکے کے والف و خمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جس وقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کہے تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کے مین عبد اللہ بن عمرؓ سے ہے یعنی یہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخون مین عبد اللہ بن عمرؓ سے ہے **ف** پس کون تم مین سے الخ یہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہے یعنی جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑھائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اُس سے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس کون تم مین سے کرتا ہے برائیان زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ نہون معاف اُنسے پس کیا ہے تمکو کہ نہ محافظت کرو اُنپر حاصل یہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اُنسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمھین چاہیے کہ محافظت کرو اُنپر صحابہؓ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہے تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اُنپر گویا اُنھون نے بعید جانا اُنکے ترک کرنے کو پس حضرتؐ نے اُنکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے نماز مین یہان تک کہ غافل کر دیتا ہے ذکر سے پیچھے نماز کے اور سُلا رکھتا ہے اسیطرح غافل کر کر ذکر سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ یَوْمِہٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن غنامؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیرے ہی طرف سے ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس دن کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور آیا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر اُنکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتین تیرے پاس ہین میرے ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اُنکا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی اے پروردگار آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اُنکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہے اے اُتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی ہر بُرے کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اُسکے کے یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہے تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات کے پس نہین اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر میرے دین یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندون کے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دل کی محتاجگی سے نقل کی یہ ابو داود و ترمذی

ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے **ف** جب آتے طرف بچھونے اپنے کے او حصن حصین میں ہے کہ پڑھے یہ دعا لیٹ کر ۱۲ ع
وَعَنْ اَبِی الْاَزْہَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِہَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جاتے خوابگاہ اپنے میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے سوتا ہوں میں رکھی میں نے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش
میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنے ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے حقوں سے یعنی گناہ سے بخشدے ۱۲ ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ
اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی میں رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجکو
اور جگہ دی مجکو یعنی مکان رہنے کو کہ دفع کرتا ہے سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھ پر بیچ سبب بخشش اوس چیز کے کہ احتیاج
میں تھی ہی زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجکو بہت وافر تعریف ہے واسطے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی ان چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کی ہیں نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ
اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا
مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّہِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْہُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ بْنُ ظُہَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَہْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے بریدہ سے
کہ شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بے خوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہو یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اون چیزوں کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں آسمان اونپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اون چیزوں کے کہ اوٹھائے ہیں
زمین یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور اونکے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے انکو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنے کے تمام سے اس سے
کہ زیادتی کرے مجپر کوئی ان میں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑدی ہے حدیث اسکی بعضے اہل حدیث نے **ف** حکم ساتھ زبر اور کاف
کے ہے اور بعض نسخہ میں حکیم ہے ساتھ حرف ے کے اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ غلط ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن ان
روایت میں بجای اجمعین کے ہے اور ہے بجای ... کے یہ لفظ ہے اور ہے بجای جل ثناءک آخر تک کے تبارک اسمک بس ہی لفظ پر تمام ہوتی ہے یہ دعا حصین میں ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ
فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ہٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَہُدَاہُ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی مالک سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا الٰہی تحقیق میں

مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنے مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اسدن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور دشمنون پر غالب ہون
اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہوا سمین اور برکت اسکی یعنی اسدن میں رزق حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ
مانگتا ہون میں ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ اسدن مین ہے اور برائی اُس چیز کی سے کہ پیچھے اسکے ہے پھر جبکہ شام کرے پس چاہیئے کہ کہے مانند اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اصبحنا واصبح الملک کے امسینا وامسی الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہ مونث ضمیرین پڑھے
یعنے ہ کی جگہ ہا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ
اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہؓ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ
اپنے کے کہ ای باپ میرے سنا مین نے تمکو کہ کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجھکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجھکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجھکو بینائی میری مین نہین کوئی
معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو اُسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا ای بیٹے میرے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے
ساتھ ان کلمون کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرتؐ کی سنت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین اشارہ ہے اسپر کہ دعا اور اعمال خیر کے کرنے مین
منظور اصلی بجالانا امر حضرتؐ کا اور اتباع سنت آنکی کا ہو نہ جزا عمل اور قبولیت دعا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ
فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے
واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پاتے ہین
رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اُسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنے خرچ کرین اُسکو طاعت مین اور درمیان اُسکے کو سبب
برآمد حاجات کا اور آخر اُسکے کو سبب نجات کا ای بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون سے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب اذکار مین ساتھ روایت ابن
سنی کے **ف** ختم کیا حضرتؐ نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے اور روایت کی حاکم نے ساتھ سند
ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے اُسپر کہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہے اُسکو تین بار تو کہتا ہے اُسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہے
تجھپر پس مانگ ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ
وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابزیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جس وقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے
اور کلمہ توحید کے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے
بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے **ف** اوپر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہے
کہ حضرتؐ مبعوث تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ۱۲ ح ۱۲

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ

باب ہے بیچ دعاؤن متفرق کے بیچ وقتون مختلف کے **ف** جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہے ہر کسیکو بجالانا انکا اگرچہ ایکبار ہو
واسطے اتباع حضرتؐ کے ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطٰنٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنے کا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے مدد چاہتے ہیں ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہوا اور دیا جاوے درمیان مرد وعورت کے فرزند اُس جماع میں ضرر نہیں کرتا اُسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہ پڑھتے ہیں اور فرزند اُنکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہ ہے کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اسے کافر نہیں کر سکتا ایس اسمیں اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اس وقت یا معنے یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور صرع یعنی ہاتھ پاؤں ٹیڑھے کر دینے کے اور مانند اُنکے کے اور کہا جوزی نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اُسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اُسکی فرزند کے حق میں بہ نسبت غیر اُسکے کے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہے کہ شیطان اُسکے انگلی نہیں مارتا ہے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک سختی فکر وغم کے نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے سلیمان بن صردؓ سے کہ کہا بُرا کہا دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرتؐ کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک اُنمیں سے بہت بُرا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اُسکو البتہ جاتا رہے اُس سے وہ غضب کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہؓ نے اُس شخص کو کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اُسنے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہ کلمہ اُسکو پڑھنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس توہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہے یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اُسکو یہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنواروں سے ہو **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطٰنًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اُسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو تم ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مرغ فرشتے کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اُس وقت دعا کرو تا وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنے کے وقت رحمت و برکت اُترتی ہے پس مستحب ہے اُس وقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب وعذاب کافروں کے

پس مستحب ہے پناہ مانگنا اس وقت اللہ سے کفار کے بچوں اسکے کہ پہونچا اسکو شر انکے سے ۔ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی السفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو لنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوتے اپنے اونٹ پر بحالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمانبردار کی واسطے ہمارے یہ سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہووے تو جس یعنی قبول کرے اسکو یا الٰہی آسان کر ہم پر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازگی اسکی یا الٰہی تو ہی ہے صاحب یعنی نگہبان سفر میں اور خبرگیری کرنے والا اہل میں یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کے سے یعنی نقصان دیکھنے کے اہل و مال میں کہ غمگین ہوں اور حالت بری پھرنے سے پناہ مانگتا ہوں اور برائی پھرنے کی سے مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ ہے کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور جب لوٹ آتے کہ پھرتے حضرت سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے ان میں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہیں نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد اللہ بن سرجس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے مشقت سفر کے سے اور بری حالت پھرنے کے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی یعنی کمال حال میں اہل و مال میں اور بددعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی یہ مسلم نے ف پناہ مانگنی بددعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظلم نکروں میں کسی پر تا مظلوم بددعا نکرے مجھ پر وعن خولۃ بنت حکیم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم کی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اسکی برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اسکو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو اس وقت کہ شام کی تو نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہ مسلم نے ف اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو وقت شام کے تین بار نہیں ضرر کرتا اسکو زہر یعنی کسی جانور کا اس رات میں اور ایک روایت میں وقت صبح کے بھی پڑھنا اسکا آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزوں سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے ہیں اسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ۔ فی المرقات و شرح الحصن وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ہوتے سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی ہماری خدا کو اور اقرار ہمارا ساتھ خوبی نعمت اُسکی کے ہمارے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہم پر کہتے ہیں ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا کوئی نہیں شریک اسکا اُسی کے لیے ہے ملک اور اُسی کے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں بطرف وطن کے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں یعنی اللہ کو سجدہ کرنے والے ہیں یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی اور شکست دی اور بھگا دیا گروہوں کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا یہود اور قریظہ اور نضیر کے جمع ہو مدینہ پر آ چڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرورِ عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اُن پر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے اوپر مشرکوں کے پس کہا الٰہی اتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدھے دن میں سب کے حساب لے گا یا الٰہی شکست دے گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے اُنکو اور ہلا دے اُنکو یعنی ثابت نہ رکھ اُنکو مقابلہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى وَفِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لے گئے ہم طرف حضرتؐ کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کے پس کھایا اُسمیں سے پھر لائے گئے کھجور خشک پس تھے حضرتؐ کھاتے اُسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے اور اکٹھی کرتے انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگلی شہادت کے اور بیچ کے پھر لائے گئے پانی پس پیا اُسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال میں کہ پکڑے تھے لگام سواری حضرتؐ کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برکت دے اُنکے لیے بیچ اُس چیز کے کہ روزی دی تو نے اُنکو اور بخش واسطے اُنکے اور رحم کر اُنپر نقل کی یہ مسلم نے ف روایت میں ہے آیا کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے درمیان دونوں انگلیوں کے اور دوسری میں ہے کہ دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے تھے تطبیق اُس میں یہ ہے کہ کبھی اسطرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اسطرح اور انگلیوں کی پیٹھ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا رخ جس سے نہیں ستھرائی اندر کی اولی باہر کی ستھرائی سے اور انگلیوں سے مراد بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا رکاب اور مہمان کی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع اور خاطر داری کے اور اسیطرح سنت ہے دروازے تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنے والے کے لیے یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمان کے لیے یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنے والے کے لیے ۶

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہم پر ساتھ امن اور
ایمان اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہے یا
بعضے شب ہلال کہتے تو دعا مذکور پڑھتے حاصل معنے یہ کہ یا الٰہی نکال اسکو امن میں ہم پر اور ایمان اور سلامتی ہے اور احکام اسلام پر تقیم ہیں بعد اسکے خطاب چاند کو کر کر فرماتے کہ
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہے یعنی وہی اسکا خدا ہے اور سب چاند کو پوجتے ہیں اور رب سمجھتے ہیں ہم وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا
اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِىْ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ اور روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص
کہ دیکھے کسی مبتلاے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اس اللہ کے ہے جس نے بچایا مجھکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کیا
بزرگی دینا مگر کہ نہیں پہنچتی اسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار
راوی نہیں قوی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑھتا ہے اس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے خواہ
بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونے کے اور سوا اسکے اور خواہ بلاے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال جاہ اور مانند اسکے اور خواہ بلاے دینی ہو مانند
فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند اسکے غرض کہ ہر طرح کے مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہے علماء نے کہ جو کوئی مبتلاے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے
دعا کو پڑھے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے میں فساد ہوتا ہے تو اسکو بھی چپکے پڑھے ع
وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ
دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِىْ سُوْقٍ
جَامِعٍ يُّبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ اور روایت ہے عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اسی کے ہاتھ ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے
اسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں بدلے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے یعنے کلمہ مذکور
بیچ بازار جامع کے یعنے بڑے بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنے اکثر چیزیں بکتی ہوں اسمیں ف سبب اتنے ثواب کا یہ ہے کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی
قسموں اور جگہ سلطنت شیطانوں کی ہے ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ
تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے پوری نعمت
اور فرمایا کہ اخیر پھر پوری نعمت پس کہا اس شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر پس کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل
اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھ کر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگتا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری وہ ہے داخل ہونا جنت
میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنے اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگی چاہیے
اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال
قبل ان یقوم سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک رواہ
الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت
ہوں اسمیں بے فائدہ باتیں پھر کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود
مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ ہوا اس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر میں ف لغط سے مراد بیہودہ کلام ہے کہ بیہودہ گوئی کا ہے اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بے فائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنے اس دعا
کے پڑھنے سے جو گناہ مجلس میں کیا یا بے فائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ۔ وعن علی انہ اتی بدابۃ
لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا
لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب
الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما
صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی
یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابو داؤد ۔ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ حاضر کیا گیا
انکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اسپر جبکہ رکھا اپنا پانوں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پانوں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے
اوپر نعمتوں سواری کے اور سوا اسکے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف
پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق
نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے تب کہا گیا کسواسطے ہنسے تم اے امیر المؤمنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا
میں نے پھر ہنسے جیسا میں ہنسا پھر میں نے کہا ہنسے تم یا رسول اللہ واسطے کس چیز کے فرمایا تیرا پروردگار البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے پس جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے
میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہ کوئی سوا میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی بسبب پیروی نبی کے ہنسے ۔ وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک
وامانتک وآخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وفی روایتھما لم یذکر وآخر عملک
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنے سفر کو پکڑتے ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکے کو
یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کے تھا اور فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنے

طلب کرتا ہون حفاظت دین کی امانت تیری کے اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو۔ ایک روایت مین ہی وخواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیرے بھی سپرد اللہ تعالی کے کیے مطلب وہی ہی جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے نہین ذکر کیا گیا لفظ وآخر عملک **ف** مراد امانت سے اموال ہین اور یہ دعا کرتا ہی ساتھ انکے لوگون ہی اور بعضون نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہین کہ گھر مین چھوڑ چلا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا مین نے اللہ کو دین تمھارا اور امانت تمھاری اور اعمال آخری تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ فَقَالَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر مین مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہی اُسنے زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمھارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجکو بھلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ اللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے کہا حضرت نے یا الٰہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنے دور کر مشقت سفر کی سبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کے اور آسان کر اُسپر سفر یعنے سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنے پر تقوی کا یعنے ڈر اللہ تعالی سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزون کو اور ان چیزون کو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوا اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنے کو **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات مین ہی مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اُس چیز کی سے کہ تجھمین ہی یعنے پانی یا کوئی اور کوئی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہون اور برائی اُس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین یعنی زہریلے جانور اور اور چیزین ہلاک کرنے والی اور برائی اُس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہین تجھپر یعنے حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتے ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والون شہر کے سے یعنی آدمیون کی برائی سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین رہتے ہین اور برائی جننے والے کے سے اور اُس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کے اور اولاد اسکی سے یا ہر جننے والے کے شر سے اور اولاد اسکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی

انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہی مجھے ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے
حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے مکر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں بعض دشمنان دین سے نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شُرُوْرِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو
مقابل کفار کے سینوں کے مانگتے ہیں تجھ سے یہ کہ دفع کر تو شر انکی ہم سے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی یہ احمد
اور ابوداؤد نے ف حصن حصین میں لکھا ہی کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پڑھے لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہی وَعَنْ اُمِّ
سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ
نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ
رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ نکلتے اپنے
گھر سے کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ
ہوویں ہم یعنی قصداً گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یوں ہی کہ کہا ام سلمہؓ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے
پھر کہا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کر دے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل
کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ
اٰخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ لَہُ الشَّیْطٰنُ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ
مدد اللہ کے کہا جاتا ہی اسکے لیے اسوقت یعنی ندا کرتا ہی اسکو فرشتہ کہ ای بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی سب مہمات میں اور محفوظ رہا
[illegible] ہو جاتا ہی اس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اس شخص پر کہ
ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ [illegible] نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہی
حضرت عثمانؓ سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہارے کو جس وقت کہ نکلے ہو سیر امر معیشت کا
پڑھے اس دعا کے سے وقت نکلنے گھر سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا
اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہی اور ابن ماجہ میں ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ سَخَطِکَ
وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اسپر ذات
خود اور استغفار کرتے ہیں اسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکھایا گیا یعنی تو نے جو نام خدا کا لیا اور توکل اسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنے کو عاجز

جانا راہ راست پائی تونے اسلیئے کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین رہے اور اپنے کام سپرد اُسکے کرے بیت کار خود بخدا باز گذار کہ نمی بینم ازین بہتر کار

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حصن حصین مین بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہی اسمین بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہی پھر ابوداؤد مین جو دیکھا اسمین بھی یہ جملہ موجود ہی پس مؤلف مشکوۃ کا یا کاتب اُسکے اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہی علما نے کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ح ہوا ف

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالی واسطے تیرے اور برکت دے تم دونون پر یعنے میان بیوی کو یعنے رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بھلائی کے یعنے طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمھارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے بھلائی اسکی یعنے بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ پیدا کیا تونے اسکو اُسپر یعنے اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کیا تونے اُسکو اُسپر یعنے برے اخلاق وافعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اسکی کے اور کہے مانند اسکے یعنے دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردے کے یون آیا ہی کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھ برکت کے یعنے اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہی حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے ع

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدے کی یعنے اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہی یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ یعنی اسلیئے کہ وہ دشمن بڑا ہی اور عاجز ہی نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہین یارسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اسکو دور کرے اللہ فکر تیری او ادا کرے تجسے دین تیرا کہا کہا مین نے مقرر بتلایئے فرمایا کہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے او نامردی سے او پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے غالب ہونے دین کے سے یعنی کثرت اسکی سے اور غلبے لوگون کے سے کہا اس شخص نے پس کیا مین نے یہ پس دور کی اللہ نے فکر میری او ادا کیا ذمہ پر سے دین میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا مین نے مقرر بتلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایئے اسلیئے کہ ابو سعید نہین روایت کی اس شخص سے یہ... مگر یا ... اسکا اور بیان کیا اسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الٰہی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اسکی یہ ہی کہا ابو سعید نے کہا واسطے میرے اس شخص نے کہ کہا مین نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی سے یعنے ادائے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اس سے پناہ ہی اور بخل یہ ہی کہ ترک کرے ادائے زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اسکے کو اور جس علم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھاوے اور بتاوے نہین اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہ ہی کہ وقت جہاد کے کافرون سے ڈر کر مقابلہ نہ کرسکے اور اسمین داخل ہی جرأت کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے یہ کہ آیا انکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنے پہونچا ہی وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہین ہی پس مدد کرو میری یعنے ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنے رزق حلال پہونچا کہ سبب اسکے حرام سے بے پروا ہون اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اس شخص سے کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اسکا لکھوا لے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کرے تو اسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اس مال کو کہتے ہین کہ اس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پر ادا کرنا اسکا قبول کرلیا پس جب ادا کریگا اسیوقت آزاد ہوگا **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر رضی کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ وسلم تھے جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنے وقت اٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونے کے نماز سے پس پوچھا مین نے انسے یعنے فائدہ انکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنے پہلے ان کلمون کے ہوگے یہ کلمے مہر اسپر یعنے کلام نیک پر قیامت تک یعنے وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اسکا ضائع نہین ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنے پہلے ان کلمون کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہون گے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہین پاک ہی تو یا الٰہی

اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے نہیں کوئی معبود سواے تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اُس ذات کے کہ پیدا کیا تجھکو یعنے اے چاند یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ لیگیا اُس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنے ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہتے یعنے بعد کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہے حدیث ابن عمرؓ کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہ معنی دعا کے ہیں یعنے اس چاند میں بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ۱۲ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیرے کا اور بیٹا ہوں لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ میں ہوں یعنے تیرے ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میرے کے تیرے ہاتھ میں ہیں نہیں حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے حق میں حکم تیرا یعنے تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہیں جو کہے اور چاہے وہی ہو عدل ہے میرے امر میں قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھسے ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تونے ساتھ اسکے ذات اپنی کا یا اتارا تونے اسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تونے وہ اسم کسی کو مخلوق اپنے سے یعنے انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنے کے کتاب میں یا اختیار کیا تونے اسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنے کسی کو اسکی اطلاع نہیں سواے تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھوں میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہیں کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کی خوشی کو نقل کی یہ رزین نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم جب چڑھتے یعنے بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے زندہ قائم رکھنے والے یعنے مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعودؓ سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علیؓ سے مرفوع اسکے لفظ یہ ہیں وکرر وہو ساجد یاحی یاقیوم یعنی بار بار کہتے یاحی یاقیوم حالت سجدے میں ۱۲ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنے ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اسکو یعنے تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہیں دل خنجر گردن کو

یعنے نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی ہے فرمایا ہاں وہ یہ ہے یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن مین کر ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابوسعید نے پس مارے اللہ نے منہ دشمنون
اُنکے ساتھ باؤ کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ باد کے نقل کی یہ احمد نے ف دن خندق کے کہ اسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین اللہ تعالےٰ نے ہوا ایک تند مسلط
کی کافرون پر کہ ہانڈیان انکی الٹ دین اور خیمے اُکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچا کر تباہ و برباد کیا ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ
اور روایت ہے بریدہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار مین کہتے آیا مین ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس بازار
کی یعنے رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اسمین اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے یعنے لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اُسکی سے اور
برائی اُس چیز کی سے کہ اسمین ہے یعنے عقدین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچون مین اسمین معاملہ
نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے ف یعنے اسمین ایسی دعائین ہین
کہ اُنمین واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہین
کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے

بیچ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ
مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
بلا حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اسمین اور دشوار ہوا سپر اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین
کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اُنکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بری ہو آدمی کے حق مین
اور خوش ہونے دشمنون کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون اسپر یہ دعا جامع ہے سب مطالب کو **وَعَنْ**
أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم
اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگون کے سے یعنے ظالمون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ
خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سستی سے یعنے طاعت مین
اور بڑھاپے سے یعنے بسبب بڑھاپے کے حواس مین خلل اور اعضا ناکارہ ہونے سے اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب
آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی
دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنے پاک کر مجھکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسے کہ پاک کرتی ہین پانی برف اور اولے اور دور کر میرے گناہون کو یعنے مجھے

اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسا کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق
اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دعا ہے پاک ہونے کی [illegible] گناہوں سے [illegible] سے کہ وہ کفارہ ہیں اسلیے کہ عذاب کا فہمی دیے
جاوینگے اور موجد ادب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد ہیں وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ ہیں قبر کی ہیں یعنی گناہ
اور فتنہ قبر سے مراد ہی تحیر ہونا ہے جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہی مارنا لوہے کے گرزوں سے اور او عذاب ہونا انکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے
برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اسکو گناہ میں اور فخر کرنا ساتھ مال وجاہ کے
اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اس چیز پر کہ قسمت میں کی ہی اللہ تعالی نے اور او چیزیں مانند انکے
اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے **وَعَنْ زَيْدِ**
بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کاموں میں اور
نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزوں
اور ڈنک مارنا بچھوؤں کا اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند انکے کے یا الہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اسکی اور پاک کر اسکو تو بہتر ان شخصوں کا ہی کہ پاک کرتے ہیں اسکو
تو کارساز ہے اسکا اور مالک ہے اسکا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس علم سے کہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور
اس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اسپر قناعت نکرے اور اس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف اس
علم سے کہ نفع دے یعنی اس علم سے کہ نہ عمل کروں اسپر اور نہ سکھاؤں اسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اس علم سے کہ نہ احتیاج ہو
طرف اسکے دین میں یا اس علم سے کہ نہ ہوا اسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم سے
جیسا کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کے سے ہے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ
وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا
سے دعا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتی رہنے نعمت تیری کی سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنی مثلاً بدلے صحت کے بیماری ہو اور بدلے غنا کے
محتاجگی وغیر ذلک اور ناگہانی عذاب سے اور غضب سے تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اس
کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو برے کام کر چکا ہوں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی انپر عذاب نہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں انکی
برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نکروں کہ باعث ناراضمندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنے برے کاموں کے عجب نکروں بلکہ محض تیرے فضل سے
جانوں ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا آلہی واسطے تیرے فرمانبرداری کی میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اس علم سے کہ نہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اور نسائی نے ابوہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور بری عمر سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس میں فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ میں برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور تحمل بلاؤں کا نہو اس سے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اس میں صبر نہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی یا تنگی مال کی اسلیئے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور نہ رہے عبادت کے کرنے میں اور بعضوں نے کہا کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہوں کے ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی نظر میں بسبب مسکینی کے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اس چیز کے کہ دل میں ہے اور جیسے جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہا کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدے کا کرنا وغیر ذلک سے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اسلیئے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور قوی اور

حواس میں اور فتور آتا ہے حضور میں اور عبادت کے کرنے میں پس بھوک بری وہ ہے کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو بری نہیں بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہے بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کے مالوں اور رعیت وغیرہ میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم الخ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف بری بیماریوں سے انکو تعبیر کیا ہے کہ جنکے بیچ بعضی ... بیماریوں سے پناہ مانگنے سے مراد مانند استسقا اور دق وغیرہما کے انسے اسلیے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہیئت متغیر ہوجاتی ہے اور آدمی دوستی سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتے ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار و درد سر وغیرہما کے کہ انمیں یہ حال نہیں ہوتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت اور کہا ابن مالک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہوں لوگ صاحب اس مرض سے اور نہ نفع اٹھاتے ہوں اس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو لوگوں سے اور عاجز ہو بسبب اس مرض کے اللہ کے حقوق سے اور بندوں کے حقوق سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنی کسی کو لگ نہیں جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب ان لگانے کے کوڑھی اور جذامی سے جیسے لگ کر بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں انتہی وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بری عادتوں سے اور برے عملوں سے اور بری خواہشوں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ برے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہما کے پناہ مانگتا ہوں اور برے اعمال مراد برے افعال ظاہر کے ہیں اور بری خواہشوں سے مراد برے عقیدے ہیں وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھا مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھ اسکے فرمایا کہ کہہ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنوں میں کلام بد اور برائی بینائی اپنی سے یعنی بری چیز نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کی سے یعنی کلام برے اور بیفائدہ اس سے نکلوں اور برائی دل اپنے کی سے یعنی برے عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دل میں نہ آویں اور برے کام کا ارادہ مصمم نکروں اور برائی منی اپنی کی سے یعنی زنا میں صرف نہو اور نظر شہوت سے کبھی نہ دیکھوں نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَالْغَمِّ اور روایت ہے ابوالیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہو جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجھکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پشت دیکر یعنی جہاد میں کفار سے بھاگکر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں ڈسا ہوا یعنی سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غم سے ف اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزیں انمیں سے ایسی ہیں کہ انسے آدمی مرتبہ شہادت کا پاتا ہے پھر پیغمبر نے پناہ انسے کیوں مانگی جواب یہ کہ ایسی آفات میں ... بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہیں کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دے اسلیے انسے پناہ

مانگنا اور بہت بڑھاپے سے یعنی نہایت بڑھاپے کی سے کہ حواس اور قوتون مین فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگے اور عبادت مین فتور آوے اس سے بھی پناہ چاہا اور آیا ہے کہ جو کوئی
یاد کرتا ہے قرآن محفوظ رہتا ہے اس سے ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے
کہ پہونچا دے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگون سے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کے زنگ لگنے کو
اور یہان مراد ہے عیب یعنی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچا دے مجھکو طرف اُس حالت کے کہ عیب دار کرے مجھکو کہ وہ تواضع کرنی ہے اہل دنیا
اور ذلیل ہوتا ہے سفلون کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ اور ریا کا اور سوا اسکے اور چیزین کہ حالت مطلب مین ہوتی ہین اور اسلیے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد دین کی ہے
اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اُس مال کی کہ شک ہو اُسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے
کسی پر حق اُسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت اسکی کسی سے ہو اُس سے توقع رکھنے کو طمع نہین کہتے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہے غاسق
یعنی اندھیرا کرنے والا جب بے نور ہو جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن شریف مین جو آیا ہے غاسق اذا وقب اُسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہے جبکہ گہن جاوے
پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کے سے ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر اترنے بلاؤن کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤن کے اترنے سے وہ نہین ہے کہ جو نجومی احکام کسوف خسوف سے ثابت کرتے ہین اسلیے
کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہے کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور
ایمان اور عمل کا بھی جاتا رہے اور مانند اسکے کہے اور اکثر مفسرون نے تفسیر مین غاسق اذا وقب کی یہی کی ہے کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو ۔ وَعَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ
تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ
قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے کہ اے حصین کتنے معبودون کی
بندگی کرتا ہے آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودون کو چھ زمین مین ہین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتون کے ہین اور ایک
آسمان مین کہ خالق سب کا ہے فرمایا حضرت نے پس کس کو ان مین سے گنتا ہے واسطے امید و ڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہے اور ڈرتا ہے کہا حصین نے اسکو
کہ آسمان مین ہے فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نے پس جب
مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلا دیجے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجسے فرمایا حضرت نے کہ کہہ یا الہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری
اور پناہ دے مجکو برائی نفس میری کی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک آسمان مین یہ اُسنے بموجب گمان اپنے کے کہا و الا اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہین ہے
معنے یہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہے ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ
يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اُنہے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمھارا نیند مین پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین غضب اُسکے سے اور عذاب اُسکے سے
اور بُرائی بندون اُسکی سے اور وسوسے شیطانون کے سے اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچا دینگے کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبداللہ
بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہ کلمات اُسکو بالغ ہوتا اولاد اُنکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اُنمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اُسکو گردن اُسکی مین
نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی
لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علما نے اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکھکر
لٹکاوین تو مضائقہ نہین ہی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انسؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین
مضمون کو کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اُسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہ اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا
الٰہی محفوظ رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گڑگڑا کر ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ
مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا
پس کہا گیا واسطے اُنکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اُس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین
نہین تجاوز کرتا اُنسے نیک اور نہ بد اور ساتھ نامون اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اُن نامون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی
اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی تناسب الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرتؐ کے زمانے مین تھے لیکن حضرتؐ
کو دیکھا نہین حضرت عمرؓ کے زمانے مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجسے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھے گدھا کر دیتے
اور مراد گدھا کرنے سے یہ ہی کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلمون اللہ کے سے تو قرآن ہی پس معنی تجاوز کرینگے اُس سے یہ ہین کہ
اُسکے ثواب وعذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزون کا قرآن مین کیا ہی بلاشبہ ہوتا ہی اور یا مراد کلمون اللہ کے سے قضا
الٰہی یا علوم الٰہی ہین اُنسے بھی کوئی چیز باہر نہین سبکو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہین ع وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ
الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ
وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے
پیچھے یا ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند اُنکے کے اور عذاب قبر سے
پس تھا مین کہتا یہ کلمے پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تونے یہ کلمے کہا مین نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلمون کو پیچھے نماز کے
نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے اور نزدیک احمد کے

لفظ فی و بر کل صلوۃ ہی یعنی لفظ کل آمین یا وہ ہر وعن ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل
یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایۃ اللہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہی یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے
اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی سبب دین کے جھوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کے
کرتا ہی اور یہ صفات کافروں اور منافقوں کی سے ہی اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہی اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہی کہ باعث کفر کے ہوتے ہیں
ح **باب جامع الدعاء** باب ہی بیچ بیان اُن دعاؤں کے کہ جامع ہیں ف یعنے اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی
بہت یا جامع سے مراد یہ ہی کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنے والی ہیں مقاصد و مطالب کو ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن
ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بہذا الدعاء اللہم اغفر لی خطیئتی وجہلی و
اسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی جدی وہزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اُنپر واجب تھا اور میں نہیں جانتا
انکو اسکو بخشدے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی انکو مجھسے یعنی مجھے انکا علم نہیں جیسا تجھے ہی یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا
میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور
وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی انکو مجھسے تو آگے کرنے والا ہی یعنے جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت
اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہیں میرے پاس یہ حضرت نے ارادہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی میں کہا ورنہ آنحضرت پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہی امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ح وعن ابی ہریرۃ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم اصلح لی دینی الذی ہو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیہا معاشی واصلح
لی آخرتی التی فیہا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے
نجات پاتا ہی اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اسمیں ہی زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اسمیں ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو
سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف درستی دنیا کی تا
حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہی وجہ حلال سے کہ اس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوت ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہی خلل و تشویش عبادت میں
نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اس چیز کے ہوتی ہی کہ بسبب اُسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اُس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل
یہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تا کہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبے میں
ح وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللہم انی اسألک الہدی والتقی والعفاف
والغنی رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہدایت

اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں بے پروائی یعنی دل کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی افعال و گفتار میری
راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جب ہدایت طلب کرے
تو تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اس شخص کے کہ چلتا ہے سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے
حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کیجیے وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے
باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور
رحم کر مجھ پر یعنے ساتھ ڈھانکنے عیبوں میرے کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت دے مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ
اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے
کہ کہا تھی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمتیں اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کے نیکی یعنے مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب
دوزخ سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہے سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہے طالب
صادق اگر وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ
ذوق و جمعیت و نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ
الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ
تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی اور
نہ مدد کر مجھ پر یعنے غالب نہ کر مجھ پر انکو کہ منع کریں مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجھ پر یعنے غالب کر مجھے کفار پر
اور نہ غالب کر انکو مجھ پر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پہ چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی
مجھ پر اے رب میرے کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنے والا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا واسطے اپنے بہت فرمانبردار واسطے اپنے
عاجزی کرنے والا طرف اپنے بہت آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا رجوع کرنے والا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور
ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبی میں اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال
سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مکر یعنے دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب اور مراد مکر خدا سے
پہنچانا بلا کا ہے دشمنان دین پر اس جگہ سے کہ گمان نہ رکھیں اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور سوائے انکے اور اخلاق بد ہیں وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کے ف حضرت جو روئے تھے کہ یہ بات کہ تم اوپر گی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص میں یا سلیے رونا اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بچا دے انکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنوں سے اور بدن میں بری بیماریوں اور رنج سخت سے ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنے عافیت میں رکھے تجکو اللہ لوگوں سے اور عافیت میں رکھے انکو تجھ سے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے پس فرمایا اسکو مانند اسی کے جیسے ہو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اسکے مانند اسی کے فرمایا جس وقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجکو اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اسکو سبب قوت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تو نے قسم مال اور عافیت اور اور نعمتوں سے تو یہ سے انکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کہ خرچ کروں انکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھسے اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس گردان اسکو فراغت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اسکے کی دے تا اغنیاء شاکرین ہوں میں اور اگر نہ دے تو مجکو تو اس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اسمیں دل نہ لگاوے اور عبادت میں مشغول رہوں اور جزع فزع نکروں تا فقرا صابرین ہوں میں ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے کسی مجلس سے یہاں تک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنی اسلیے کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطے تعلیم انکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے خوف اپنا اس قدر کہ حائل ہو وے تو بسبب اسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی اس ڈر کے سبب تیرے گناہوں سے بچیں اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اسقدر کہ پہونچا وے تو ہمکو بسبب اُسکے بہشت اپنی میں یعنی عالی درجون بہشت کے میں اور نصیب کر یقین سے اسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اُسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اُسکو آخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اُسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنے قادر کر ہمکو ظالمون سے بدلا لین یا ہماری طرف سے تو بدلا لے اور فتح دے ہمکو اُسپر کہ دشمنی رکھی ہم سے یعنے دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنے ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کا اور نہ مسلط کر ہمپر اُسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف نصیب کر یقین الخ یعنے یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرنے کا اور صبر و شکر کریگا اُسپر اور جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین اور یہان کی مصیبتین ناپائدار اُسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جائینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نہ کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہے بلکہ مستحب ہے ع ح س وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھ اُس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنے عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنے ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اُسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنے علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَیْهِ یَوْمًا فَمَکَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّیَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی خَتَمَ عَشْرَ اٰیَاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُترتی اُنپر وحی سُنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایک دن پس ٹھہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنے نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنے ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبی مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنے بسبب نہ دینے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنے غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دیجے دشمنون کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنے اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر اور توفیق شکر کے اور راضی ہو ہم سے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئی ہین مجھپر یعنے ابھی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکھے اُنکو یعنے عمل کرتا رہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کے ساتھ پھر پڑھین حضرت نے یہ آیتین یعنی قد افلح پانچ مومنون سے یہان تک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہونچانے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ کی سمجھ مین نہ آتی تھی جیسے کوئی آواز

ملتی کی سنتا ہو اور کچھ سمجھتا نہیں اسیسے اور آیتین یہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون
والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم
راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یاب ہوئے وہ مومن کہ اپنی نمازون مین عاجزی کرتے ہین یعنے دل سے
اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کھیل کی ہون خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہین یا اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنے سترون کو محفوظ
رکھتے ہین یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتے ہین یہ منع نہین ملامت کیے گئے ہین پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی انعام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے
منی گرا دیا متعہ کرے پس وہ ہین تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور بڑہنے والے ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتے ہین اور وہ مومن
کہ اپنی نمازون پر محافظت کرتے ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہین یہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہے وہ اسمین
ہمیشہ رہنے والے ہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہٗ قَالَ فَاَمَرَہٗ
اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَیَدْعُوْ بِہٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ بِکَ
اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ اَللّٰہُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ ع روایت ہے عثمان بن
حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے
تو دعا کرون مین تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کرے پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے پس حکم کیا
حضرت نے اسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتون اور آداب کے اور اور روایت مین آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے
یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیرے بوسیلۂ نبی تیرے کے کہ محمد ہین نبی رحمت کے تحقیق مین متوجہ
ہوتا ہون ساتھ وسیلہ تمھارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کے تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہے یا الٰہی شفاعت قبول کر نبی کی
بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اسکا بہشت ہے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتھ دونون آنکھون اسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اسکے بہشت دیتا ہون ۲

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ
وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَہْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ ع اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤن داود علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق مین
مانگتا ہون تجھسے دوستی تیری اور دوستی اس شخص کی کہ دوست رکھے تجکو اور وہ عمل کہ پہونچا دے مجکو دوستی تیری کو یا الٰہی کر دان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف
میرے محبت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داود کا اور حال انکا حدیث کرتے انسے کہتے تھے داود بڑے عابد آدمیون مین یعنے اپنے زمانہ کے آدمیون مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْہَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ
الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَّا عَلٰی ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُہُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عطا ابن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی اُسمین یعنے قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھین پس کہا اُنکو بعضے لوگون نے کہ تحقیق ہلکی پڑھی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے اے فلانے نہین ہمکو مضر یہ تخفیف البتہ تحقیق مانگی مینے اس نماز مین یعنے اسکے قعدے مین یا سجدے مین کئی دعائین کہ سنا مینے اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جب اُٹھ کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص قوم مین سے وہ تھا باپ میرا یعنی عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تھا یعنے سائب غیر اسکے کہ اُسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنے شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھ گیا عمار کے پس پوچھا اُس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتادی اُسنے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہے یا آلہی بسبب جاننے اپنے غیب کو اور بسبب قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہے اور موت دے مجکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن مرنا بہتر ہے یا آلہی اور مانگتا ہون مین تجھسے ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجھسے میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج اُٹھاؤن اور نہ نہایت توانگر رہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجھسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا پیچھے قضا کے اور مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے یعنے راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجھسے لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنے آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہونچاوے اور بیچ فتنہ گمراہ کر دینے والے کے یا آلہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنے ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے اور راہ راست چلنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجھسے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کے نہون کہ خفگی مین بُرا کہتے ہین اور خوشی مین خوشامد کرتے ہین اور ٹھنڈک آنکھ کی یعنے جن چیزون سے کہ انسان کامل لذت پاتا ہے یعنے طاعات اور عبادات مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اُسکے یا مراد ہے ہمیشگی کرنے نماز پر یا مراد ہے بھلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یا یہ تو متعلق ہے ساتھ شوق کے یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میرے کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اسلیئے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے اور یہی مراد اس جملے سے ہے کہ فرمایا ولافتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمایش گمراہ کرنیوالے مین نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ احینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تاکہ سب کو شامل ہو یعنے زندہ رکھ مجکو ساتھ ان نعمتون مذکورہ کے ایسا کہ نہ گرفتار ہون کسی بلا مین کہ اسمین صبر اور شکر نکر سکون اور راہ راست چلنے والے یعنے جیسے اور ون کو اچھی راہ بتا دین آپ بھی اُسپر عمل کرین ایسے نہون کہ اورون کو نصیحت دین اور آپ نصیحت نہ پکڑین

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے نماز فجر کے یا آلہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ
نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں
میں اُسکو یا الٰہی کر دے مجھکو کہ کرون میں بڑا شکر تیرا اور بہت کرون میں ذکر تیرا اور پیروی کرون میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھون میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے
ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تونے جو لوگون کے حق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے اسکی محافظت
کرون یعنی ادا کرتا رہون ہمیشہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ
وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے
صحت یعنی تندرستی بدن کی بُری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں
خیانت نکرون اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي
الصُّدُوْرُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ام معبدؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو
نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھون کی کو اور اس چیز کو چھپاتے ہیں دل
یعنی خواہشیں اور گناہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر خائنة الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی
ناگاہ ایک عورت انکے آگے گذری سبھوں نے آپس کے شرم سے اسکو نہ دیکھا جب سبھوں نے نظر نیچے کی ایک شخص نے انمیں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اسکو
دیکھا ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهُ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْاٰخِرَةِ
فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچہ جانور پرندے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تھا میں کہتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجکو
ساتھ اسکے آخرت میں پس جلدی کر اسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کے
عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اٹھا سکیگا تو اسکے عذاب کو یعنی آخرت میں آیا پس کیوں نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں
بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے سے کہا روایت کرنیوالے نے پس دعا مانگی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی
یہ مسلم نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ
قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے
کس طرح خوار کرتا ہے نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤں میں کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن غریب ہے ف مثلاً ایک شخص حساب نہیں جانتا ہے اور وہ امور حساب کے اپنے سر لیلے اس سے منع فرمایا ہے اس حدیث کو اس باب میں اسلیے

لائے کہ جس چیز کا تم ہو اسکی دعا بھی نہ مانگے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا۔ مولانا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الٰہی کر دے باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور کر دے ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بہترائی اُس چیز کی کہ دیتا ہے لوگوں کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں نقل کی یہ ترمذی نے

کِتَابُ الْمَنَاسِکِ

کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے فرض حج فرض ہوا سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چھ میں پھر حضرتؐ نے بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نویں سال میں حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیوں کا کر کے مکے کو بھیجا تا لوگوں کو حج کروا دیں پھر دسویں سال حضرتؐ حج کو تشریف لیگئے ہے فرض حج فرض ہے عمر میں ایک بار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہے اور شروط حج کی اسلام ہے یعنی مسلمان پہ فرض ہے نہ کافر پر اور حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردے پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنی تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہے یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اسپر فرض ہے اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زاید ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہے غالبًا یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہیں تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہوں بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہوں تو فرض نہیں اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہیں جیسے اس زمانہ میں حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہیں اور بعضے تباہ ہوتے ہیں پس یہاں والوں کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے یہ نہ باز رہیں حج سے اور شرط حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہوں تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اُسکا اُس عورت پر ہے اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہیں ادا ہونے کا پھر اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہو گا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت میں نہیں درست ہونے کا اور فرض حج کے یہ ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے اور باقی دونوں رکن اور واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہیں آفاقی کے لیے یعنی غیر مکے اور حلق یا بال کترا وے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اسکی کے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا انکے کہ سنتیں ہیں اور آداب ہیں منتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کریں ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہاں تک کہ کہی اُس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہو جاتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جبتک کہ چھوڑوں میں تمکو پس سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے یعنی یہود و نصاریٰ بسبب بہتایت سوال اپنے کے

اور اختلاف کرنے لگے اوپر انبیا اپنے کے یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جس وقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اُسمین سے اُتنی کو
کہ طاقت رکھو تم اور جس وقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اُسکو تم نقل کی یہ مسلم نے ف جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنے
اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ یہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوٰۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن
حضرت کو سوال اُنکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہًا چپکے رہے جواب نہ دیا اور اُنہون نے تین بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض
ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالیٰ کے کہتا بغیر اُسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تم سے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنے نہ پوچھو مجھسے کہ یہ فعل کتنا ہی
اور کیسا ہی جب تک کہ چھوڑون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہ کہ جو کچھ مین کہون سو کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اُسیطرح
بجا لاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہی جو کچھ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت
تمہارے سوال کی نہین ہی اور اُس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجا لانے احکام کے یعنے احکام خدا اور رسول کے بجا لاؤ جہان تک طاقت
ہو یا اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اُسیقدر ادا کرو **وَعَنْهُ** قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا
ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ یہ اختلاف بسبب
حیثیات اور مقامات و احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا کتاب الصلوٰۃ مین ہو چکا ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہی مانند اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے اللہ کے یعنے محض اُسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی
حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اُسکو ثواب کم ہوتا ہی بنسبت اُسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا
اور بات کرنی عورتون سے بیچ مقدمۂ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنے کبیرہ گناہ اُسمین نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہی ترک کرنا توبہ کا گناہون سے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہ کہ جو کوئی خالصۃً للہ حج کرے اور اُسمین جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیزین
کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے ہو کر پھرتا ہی کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تھا مان کے پیٹ سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اُن گناہون کے لیے کہ درمیان اُن دونون کے ہین یعنے صغیرہ گناہ اور حج مقبول
نہین ہی بدلا اُسکا مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ
رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہی
حج کے یعنے ثواب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا
الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلے سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہیں کہا قافلہ والوں نے ہم ہیں مسلمان پھر پوچھا قافلہ والوں نے کہ تم کون
ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرتؐ کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے میں سے لڑکے کو ہاتھوں میں اونچا کر کے دکھایا پھر کہا کیا ہی واسطے اسکے حج یعنی
ثواب حج کا فرمایا ہاں واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے ف روحا۔ نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہاں الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج
نفل کا ہے اور تجکو بھی ثواب ہے کا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیران اسکی اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپنے میں حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا
اگر بعد بالغ ہونے کے شرائط فرضیت حج کی پائی جاویں تو پھر حج کرے اور اسیطرح غلام اگر حج کرے تو اسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے اور فقیر
اگر حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونے کے پھر حج کرنا اسکو واجب نہیں ع ح وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کے کہ اسکے بندوں پر ہے بیچ حج کے پایا باپ میرے کو بڈھا عاجز نہیں
ٹھہر سکتا سواری پر کیا حج کروں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اور یہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاصل اُس عورت کے کلام کا یہ ہے
کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اُسکے پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اُسکے بڑھاپے میں اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا
کیا میں اسکی طرف سے نیابۃً حج کر لوں فرمایا ہاں جانا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرتے دم تک اور امر کرے غیر کو
اور خرچ دیوے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو
تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی
تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بسبب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے
اُنکی مولف وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوپر اُسکے قرض
کیا تو ادا کرتا اُسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ
اُس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا وارث میں ہے اور قیاس کیا حضرتؐ نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج
کرا دیوے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور کو اذن بھی شرط ہے در مختار وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ
وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ
فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے
یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان میں تنہا جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت اس حالت میں کہ ہو ساتھ اسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ
فلانے اور فلانے کے یعنی فلانا جہاد جو در پیش ہے اور وہاں لشکر جاتا ہے انمیں میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ میں بھی انکے ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے
یعنی پس کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو کیا حج کے لیے جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد میں نہ جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اچھے
غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کے ساتھ سوا تیرے کوئی محرم ہی نہیں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں جمع
ہونا اور عورت کو سفر کرنا مدت سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہیں ہے کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اُسکے

شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اُسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا علاقہ سسرال کے یا دودھ کے اور شرط ہی کہ وہ عاقل و بالغ ہو اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا پروانگی مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم پر جہاد نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کے مگر کہ ساتھ اُسکے محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورتون کو نکلنا طرف اُس جگہ کے کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بھی نجاوے اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہی کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اُسکے ساتھ خاوند اُسکا ہو یا محرم اُسکا پس ظاہر اقوال فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اُسکے ساتھ محرم ہو اُسکو فقہا نے محمول کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو اُسا صورتین ہین کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ ہر منزل آدھے دن سے زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جائیگا ۱۲ مولانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ کو اور شام والون کے لیے جحفہ کو اور نجد والون کے لیے قرن منازل کو اور یمن والون کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہین انکے واسطے یعنی ان شہر والون کے لیے کہ مذکور ہوئی اور انکے لیے کہ گذرین ان پر غیر اہل انکے یعنی مثلا اہل ہندوستان جب یلملم پر پہونچین تو یلملم سے احرام باندھین اور اسیطرح اور شہر والون کا حال ہی کہ جب کہ احرام کی جگہ پر آوین یہ سب جگہین احرام باندھنے کی ہین اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرے کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُسکے کی گھر اپنے سے اور اسیطرح اور اسیطرح یہان تک کہ اہل مکہ احرام باندھین مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذو الحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا کہ چھ کوس پر مدینہ سے اور دس منزل ہی مکہ سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور نام ہی شہرون عرب کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہی قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سے اور یہ جگہین احرام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہ گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہین ہی اُسکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک مذہب حنفی کے جائز نہین ہی داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرے کا نرکھتا ہو اور انھون نے عمل اس حدیث پر کیا ہی کہ لا یجاوز احد المیقات الا محرما یعنی نہ تجاوز کرے کوئی میقات سے مگر احرام باندھ کر اور حج اور عمرے کی قید نہین اور وجہ یہ کہ احرام واسطے تعظیم اس مکان متبرک کے ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنے والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کے اپنی جگہون مین رہتے ہین انکو بار بار مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے درست ہی کہ انکو اکثر مکے مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم انکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اور اسباب مین جیسے انکو درست ہی کہ اگر کسی کام کے لیے مکے سے نکلے اور پھر داخل ہون مکہ مین بغیر احرام کے چلے آوین ویسی ہی انکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہون کے اندر رہتا ہو تو اُسکی جگہ احرام کی گھر سے تا حد حرم ہی اُسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب میقات کے ہو اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہون مین رہتے ہین انکا حکم اسسے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم انکا حکم اندر والون کا سا ہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اسیطرح اندر احرام کی جگہ کے یا احرام باندھنے کی جگہ اسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام

باب ... میقات احرام

باندھیں حج کا مکے سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہے حج میں اور عمرہ میں اور مذہب یہ ہے کہ عمرہ کرنے والا نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ کو ساتھ نکلنے کے طرف تنعیم کے کہ حل میں ہے احرام عمرے کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی حکم حج کرنے والے اہل مکہ کا ہے کہ وہاں سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے والا حل میں آن کر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ کی سے معلوم ہوا ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والوں کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل پر مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والوں کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والوں کی یلملم ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام کی راہ دوسری کے واسطے انکے جحفہ ہے یعنی مدینہ والوں کی دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں جانا چاہیے کہ دو راہیں تھیں مدینہ والوں کی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اسمیں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات ہوئیں مدینہ والوں کی پس احرام کہاں سے باندھیں لکھا ہے علما نے کہ اولی یہ ہے کہ جو میقات دور ہے مکہ سے وہاں سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے مولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ہی قعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج انکی کے کہ وہ ذیحجہ کے مہینے میں تھا اور بیان ان چار عمروں کا یہ ہے کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اس جگہ کہ بانٹے غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینے ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج انکی کے کہ ذیحجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ایک گانوں کا ہے نو کوس ہے مکے سے کہ اکثر اسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینے سے چھٹے سال ہجرت پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پھر آئے پس حقیقت میں یہ عمرہ تو نہ ہوا ولیکن بسبب ثواب کے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہیں سے شروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کے قضا کو گئے مکے میں اور ساتھ تھے جو تھے وہ روانہ ہوئے وہاں سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیثوں میں بھی آیا ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنی رکنے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہے قضا اسکی اور شافعیہ کے نزدیک اسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہاں غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے آٹھویں سال ہجرت میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت نے ... جعرانہ میں ... اور وہ غنیمت بانٹی انہیں دنوں میں ایک دن رات کو بعد نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ ذیحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چار عمرے آنحضرت نے کیے ہیں اور حج اسلام سوا ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی انکی علما کو نہیں معلوم ہوئی کہ کئی کئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج میں بھی اور عمرے میں بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اسکا **وَعَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ف بیان تعداد حج و عمرہ آنحضرت صلعم ... مولانا

علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ مین حج کے پہلے دو بار نقل کی یہ بخاری نے **ف** پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث مین آیا
کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرہ کا
ہو چکا گو ظاہر مین افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت مین دو عمرے آئے ہین حج سے پہلے مراد یہ ہے کہ ظاہر مین دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت مین آیا ہے کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے
مراد لیا عمرے سے ثواب ہی عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُہَا نَعَمْ
لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِہَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا مین ہان
حج کے لیے یعنی واسطے وجوب ہونے حج کے ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے
پس جو زیادہ کرے اپنی خوشی سے نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا
وَرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ
عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَہِلَالُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَجْہُوْلٌ وَالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا
کہ پہونچاوے اسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہین فرق اوسپر اس بات مین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید
اس عبادت کے ترک کرنے پر اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگون پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکے راہ کی نقل
کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند مین گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ
کہ راہ مین جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دیجاوے کہ جبتک آوے انکو کافی ہو پس جب پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ کرایہ پر ہو اور
وہ پھر حج نکرے تو ہوتا ہے اس حالت مین کہ مانند یہودی و نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند انکے ہوتا ہے کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہوکر ترک کرے اور بغیر انکار کے
نکرے تو مانند انکے ہوتا ہے گناہ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ ازراہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرض کہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی یا
نصرانی ہوکر مرتا ہے عیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہ ہے وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ یعنے اور جو کوئی منکر ہوا پس تحقیق اللہ تعالی غنی ہے
یعنے بسبب بجالانے طاعات کے پس اللہ تعالی بے نیاز ہے عالم کے لوگون سے یعنے طاعت کرین یا نکرین اسکا نفع اور نقصان انہی کو ہے نہ فائدہ اور نقصان اللہ تعالی کو ہے
پھر ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھی اسلیے کہ یہی استدلال ہے اسی آیت سے حاصل مقصود کا واللہ اعلم
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صرورت اسلام مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** صرورت اسکو کہتے ہین کہ جسنے کبھی حج نکیا ہو یعنی جسنے حج نکیا باوجود واجب ہونے کے تو
وہ مسلمان کیا یعنی یہ دلالت کرتا ہے ظاہر حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نکرے تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا کہ معنی صرورت کے ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنے ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہے بلکہ رہبانیت مین ہے حاصل یہ کہ مسلمانون کو
ترک کرنا حج کا اور نکاح کا نچاہیے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا اسے چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے **ف** یعنی جو

کوئی چاہتے حج کرنا اور قادر ہو اسکے ادا کرنے پر تو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتیں ہیں اسکی تاخیر میں اور بہت صحیح روایت ہمارے مذہب کی
اور امام مالک اور احمد سے یہ ہے کہ حج وجب علی الفور ہے یعنی جس برس فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بھی پہنچا اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک
تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجاینگی گواہی اسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب التراخی ہے یعنے
اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اسکی جیسی کہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نکیا تو گنہگار مرا انکے
نزدیک اور ہمارے علما نے لکھا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اسکا تو بہ پہونچتا ہے اسکو یہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو اسکے ادا پر اور امید ہے یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اس سے
اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا کذا فی المرقاة المناسک ودرمختار **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ
الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ کو پس تحقیق یہ دونوں یعنی ہر ایک انمیں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور روپے کا
اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ کو یعنے
قران کرو کہ اسمیں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر اور فقر
باطن ہے یعنے مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ
الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنے کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ
بقدر ہوا جانے آنے تک اور انکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطیں واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہیں چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگے
پس خاص انہیں دو شرطوں کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور ضروری ہیں اس حدیث میں رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہیں واجب ہوتا ہے حج اسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا جانے
اور تجارت پر یا کسب پر **وَعَنْهُ** قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ
اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہے
صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو پسینے اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سے چیز ہیں حج میں بہت ثواب
رکھتے ہیں یعنے بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدیے کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی کلام اللہ میں
حج کی آیت میں جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنے کے مگر نہیں
ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہے **وَعَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ
لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعَنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے یہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں
طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرے کی اور نہ سوار ہونے کی یعنی افعال او حج اور عمرے کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے مرف بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہے شبرمہ کہا اُسنے بھائی میرا ہے یا کہا قریب میرا ہے فرمایا کیا حج کر چکا ہے تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض ادا کرے اور کیطرف سے اسکو حج کرنا درست نہیں اور امام مالک و امام اعظم کے نزدیک درست ہے حج کرنا غیر کیطرف سے گو آپ حج نکیا ہو لیکن اولیٰ یہ ہے کہ پہلے آپ حج کرے پھر اوروں کیطرف سے کرے پس انکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہے یعنی یہ بات بہتر ہے نہ کہ واجب اور بہتر جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اُنھوں نے اسپر عمل نہیں کیا ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کی مشرق والوں کے لیے عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ گھر اُنکے خارج حرم کی جانب شرقی مکے کے ہیں اور وہی عراقی کہلاتے ہیں جیسے کہ اگلی حدیث میں انکو ہیں مشرق والے کہا ہے اور جگہ احرام کی دو ہیں ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونوں جگہوں میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے ۱۲ مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرے کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکے تک بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف او عمرہ میں لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور او وجبت الجنۃ میں شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکے کیطرف تو راستے میں مدینہ مطہرہ سے ملتا ہے پس مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر میں اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی موقیت سے یعنی احرام کی جگہوں سے پہلے احرام باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ جب ہی ہے کہ بچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہیں بچ سکنے کا تو میقات افضل ہے اور حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہ ہے کہ اُسکا احرام ہی درست نہیں ہوتا اور مشہور روایت انکے یہاں کی یہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرے کا ہو جاتا ہے ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہیں پس جب آتے مکہ میں مانگتے اُنسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہے یعنی سفر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف اُن لوگوں نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت میں وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اس سے ہے اسکو توشہ ٹھہراؤ اور آیت اور حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب رکھنا منافی توکل کے نہیں ہے بلکہ یہ افضل ہے کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے نرے توکل کا بغیر بدون اسباب کے اُسکو بھی کچھ حرج نہیں بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے ۱۲ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر بھی جہاد فرمایا کہ ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ نہیں لڑائی اسمیں کچھ وہ حج و عمرہ ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف حج و عمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسی جہاد میں پس وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہیں ۱۲ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَہُوْدِیًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًّا
رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کو منع کیا اسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہونا توشہ اور سواری کا ہے
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض منع کرنے والے نے پس مرگیا اور حج نکیا پس چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہوکر اور اگر چاہے نصرانی ہوکر نقل کی یہ دارمی نے ف بادشاہ ظالم یعنی راستہ میں
بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہو اپنی جان و مال کے تلف پر تو حج فرض نہیں ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اس سے سفر نکر سکے مانع حج کی ہے یعنی جیسے لولا اور فالج والا وغیرہ پر حج فرض نہیں حاصل سارے حدیث کا
یہ ہے کہ جسکے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو چاہے یہودی ہوکر مرے چاہے نصرانی ہوکر اللہ کو کچھ پروا اسکی نہیں
اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَہُمْ وَاِنِ
اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَہُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے
مہمان ہیں اللہ تعالی کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالی سے قبول کرتا ہے دعا انکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اس سے بخشتا ہے واسطے انکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ الْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے نقل کی یہ
نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ
وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو
حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اسپر اور مصافحہ کر اس سے اور کہہ اس سے یہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہولے گھر میں اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہ احمد نے
ف پہلے داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ منور راہ خدا میں ہے اور اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا اور پاک ہے گناہوں سے دعا اسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کرنے والا
اور جہاد کرنیوالا اور طالب علم بھی ہیں یعنی یہ جب گھر کو آویں تو انسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر میں اسیطرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کرواوے کہ وہ بھی مغفور ہیں ۱۲ ع
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ
اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کے
یا جہاد کے پھر مرگیا بیچ راہ انکی کے لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے ثواب جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف انہیں کے حکم میں ہے
وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مرگیا یعنی اسکے لیے بھی ثواب عالموں کا سا لکھا جاتا ہے ۱۲ ح

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَۃِ

باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے
اور لبیک کہنے کے ف احرام کو احرام اسلیے کہتے ہیں کہ کتنی چیزیں حرام باندھنےوالے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہیں چنانچہ بیان انکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ
بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے
کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام انکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے انکے کے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی
کے کہ ہوتا تھا اسمیں مشک گویا کہ دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں کی تلے ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام انکے کے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو حضرت کے لگاتی اور وہ
خوشبو ایسی ہوتی کہ اسمیں مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگاوے اور اثر اسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہیں اسلیے
ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہے نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالکؒ امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا بھی

خوشبو کا کہ باقی رہا اثر اسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے کے احرام سے یعنی جاننا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہانتک کہ مکے کو آتے ہیں اور طواف افاضت کرتے ہیں تب عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب نکلتے تھے احرام سے تو تب بھی میں حضرتؐ کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کیے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے نہ زیادتی کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبیہ کیے ہوئے تلبیہ یہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تا کہ بال مل جاویں آپس میں اور نہ بیٹھے انمیں غبار اور جوویں سے محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کے اور امام مالکؒ کہتا کہ نہیں واجب لیکن اسکے ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اسکے ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوائے انکے روایت کیے گئے ہیں پھر کمی کرنی ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنی ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤں اپنا رکاب میں اور اٹھاتی اونٹنی درحالیکہ کھڑے ہوتے احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پڑھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھی اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اسکے لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کے لبیک کہے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بیدا میں کہ نام ایک جگہ بلند کا ہے پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعیؒ نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں کی گئی ہے کہ حضرتؐ نے مصلے پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسلیے علما نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ کی میں ذکر کی گئی ہے ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال راوی کا ہے اور جو کہ موافق اسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آئندہ کی ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہؓ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتے تھے ساتھ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرے کے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اسلیے کہ صحابہؓ حضرتؐ کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہؓ نے بھی قران کیا ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ

یہ غلط ہے اس سے افراد سمجھا گیا اور اور روایتوں سے قران یا تمتع پس تطبیق اسکی یہ ہے

وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضے ہم مین سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال ہو گیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے بیچ پس نہین حلال ہوا یہان تک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام حج اور عمرے کا دونون کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینون مین اور افعال عمرے کا بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہی تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام سے نکل آوے اور مکے مین بیٹھا رہے جب ایام حج کے آوین تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور محدثین مختلف آئی ہین حضرت کے حج مین بعضی حدیثون سے معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انھین مین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تھے اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق انمین یون دیگئی ہی کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ عمرۃ کا نسنا انھون نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضون نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انھون نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا انھون نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال ہی کہ حضرت کہتے ہون کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپسمین مشابہ ہین بعضے صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا ہی نقل کیا اور بعضون نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد لغوی ہی یعنے نفع اٹھانا اور وہ قرآن مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنے پہلے حج کے پس حلال ہو گیا یعنے نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنے سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج و عمرے کا وہ احرام سے نہین نکلا یہان تک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہو بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوائے مباشرت عورتون کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی ہی مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تمتع کیا یعنے فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرے کی طرف حج کے بیان اسکا یہ ہی کہ شروع کیا احرام عمرے کا پھر احرام باندھا حج کا یعنے داخل کیا حج کو عمرے مین پس قارن ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی زید بن ثابت سے یہ کہ انھوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہوئے یعنے سیے ہوئے کپڑے اتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہی اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہی اور کافی وضو بھی ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهُ بِالْغَسْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اُس سے سر دھویا جاتا ہی نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جما لیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجکو یہ کہ امر کرون یارون اپنے کو یہ کہ بلند کرین آوازین اپنی ساتھ اہلال کے یا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ مین لفظ او کا شک راوی کا ہی کہ اہلال کہا یا التلبیہ معنی دونون کے

ایک ہی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اس طرح کہ آپ ہی سُنے اور نہ سُنے ہے **وعن** سہل بن سعد قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینہ و شمالہ من حجر او شجر او مدر حتی تنقطع الارض من ہہنا
وہہنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ
لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اسکے اور بائیں طرف اسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اس طرف سے اور اس طرف سے یعنی داہنی اور بائیں طرف سے
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں ہے **وعن** ابن عمر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل
بہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل متفق علیہ
ولفظہ لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ اٹھاتی حضرت کو اونٹنی کھڑی
نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کرتے لبیک مشہور سے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں
تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت
طرف تیرے ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے انمیں قل یا اور
اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد انکے پھر جبکہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور کہتا اور زیادہ اس سے کہتے لبیک
آخر ہے **وعن** عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا فرغ من تلبیتہ سأل اللہ رضوانہ
والجنۃ واستعفاہ برحمتہ من النار رواہ الشافعی اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اس سے ساتھ رحمت اسکی کے آگ سے نقل کی یہ
شافعی نے ف کہا علما ہمارے نے مستحب ہے کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے
اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور پناہ مانگے اس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کرنی اس
لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اسکو جواب دینا جائز ہے اور لبیک کہنی ایکبار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہاں تک کہ لازم آتی ہے اساءۃ ساتھ ترک
اسکی کے ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد الحج اذن فی الناس فاجتمعوا
فلما اتی البیداء احرم رواہ البخاری روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کیا خبردار کر دیا لوگوں کو پس جمع ہوئے
پھر جب آئے میدان بیدا میں احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے ف خبردار کر دیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کر دے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا
رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پھر جب آئے بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اس لیے کہ
ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتداءً مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کے ہے **وعن** ابن عباس قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک
فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک یقولون ہذا وہم یطوفون بالبیت رواہ مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو مگر
شریک نہ زیادہ اس سے کہ وہ شریک کہ مالک واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اسکا اور نہیں مالک وہ شریک مالک تیرا کہتے تھے مشرک ان کلمات کو اور حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم نے ف
مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اس طرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک نفی شرک کی حق تعالیٰ سے کرتے اور

انہوں کو استثنا کرتے اور وہ شریک ان ہیں ولیکن تو ہی اُنکا مالک ہے پس جب وہ یہان تک پہونچتے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ بس قید کہو کہ کوئی شریک نہیں اور جو اسکے زیادہ ہے سب اس کو کہو

الا شریکا ہو لک اور حقیقت میں یہ انکا کہنا انکی حمق پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ شریک کا کیونکر ہو سکتا ہے

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

یہ باب ہے قصہ حجۃ الوداع کے وداع واؤ کے زبر سے بمعنی رخصت کرنے کے ہے اور حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسوین سال ہجری میں کیا یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اسمیں لوگون کو تعلیم احکام شرع کی اور رخصت کیا انکو اور خبر دی اپنے رحلت کی اور انکو گواہ کیا ادائے رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر اور یہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہے اسمین ڈیڑھ سو مسئلے فقہ کے ہیں اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِىْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں کیا یعنی ہجرت کے بعد ملکی عمرہ کیا جیسا آگے آئیگا پھر خبر کی لوگون میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے حضرت کے حکم سے دسوین سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس آئے مدینہ میں آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذو الحلیفہ میں پس جنی اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسماء نے یعنی کسی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون میں یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہیں اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ میں پھر سوار ہوئے قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب سیدھی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی انکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کے کہ وہ یہ ہے حاضر ہون تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت میں حاضر ہون تیری خدمت میں نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت میں تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت نہیں شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہیں تھے ہم کہ نیت کرتے اسسال سے مگر حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یعنی حج کے مہینوں میں یہانتک کہ جسوقت آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے ساتھ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھکے منہ پر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھر معمولی چلے چار بار پھر اپنے طور پر یعنی آہستہ آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی جو پاس اسکے ہے جائے نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتوں میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اس حج میں حضرت کے ساتھ نوے ہزار آدمی جمع ہوئے اور بعضون نے کہا ایک لاکھ تیس ہزار تھے اور اسماء بیٹی عمیس کی ہیں پہلے جعفر بن ابیطالب نے نکاح کیا پھر انکے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر نے نکاح انکا ہوا پھر انکے انتقال کے بعد حضرت علی سے ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسماء حضرت ابوبکر کے نکاح میں تھیں اور انسے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے اور غسل کرو دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسلیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے تیمم کرنا نہیں آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اور نماز پڑھی یعنی دو رکعتیں سنت احرام کی پڑھیں اور لائق ہے کہ اگر میقات میں مسجد ہو تو نماز پڑھے اسمیں اور اگر اور جگہ سوا مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہیں اور اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت میں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کے کرنے کو بڑا گناہ جانتے تھے اور حضرت نے یہ لوگون کو حکم فرمایا عمرہ کرنے کا حج کے مہینوں میں چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جسوقت آئے ہم الخ یعنی اول ذی طوی میں اترے اور رات وہیں رہے پھر نہائے اور داخل ہوئے مکہ میں ثنیہ علیا سے چوتھی تاریخ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھی اسلیے کہ وہاں کا تحیۃ طواف ہے اور پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا الخ یعنی کعبہ کے طواف کرنے میں سات بار گرد اسکے پھرتے ہیں پس تین بار پہلے

جلدی چلتے تھے یعنی اکڑ کے جیسے پہلوان چلتے ہیں یعنی رمل یا اپنی چال چلے اور جلدی چلنے کا سبب تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا کے لیے مکہ کو پہنچے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو تپ یثرب نے
ضعیف کر دیا ہے تو آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اس طرح چل کر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی یہی حکم باقی رہا اور اسی طرح اضطباع کا انہوں کو بھی مسنون ہے وقت
طواف کے چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہے اور اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنی
بعد طواف کے نکلے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اسپر حضرت ابراہیم کھڑے ہو کر کعبہ کو بنایا تھا اسمیں نشان ہیں انکے پاؤں کا اور معنی مقام ابراہیم کے یعنی جگہ کھڑے ہونے
ابراہیم کی اور آئے آگے خانہ کعبہ کے ایک حجرہ میں کہ وہاں ہے پس اسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس جگہ کھڑے ہو کر یہ نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد
حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد کے اور یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک بعد طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ
پہلی رکعت میں پڑھی اور قل یا دوسری میں پس تقدیم سورۂ متاخر کی اوپر سورۂ مقدم کے لازم آئی تو جواب اسکا یہ ہے کہ واو واسطے مطلق جمع کے ہے یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں پڑھیں تقدیم و تاخیر
نہیں سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہیں لازم آتا اور کہا طیبی نے اسمیں تو یہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا ایہا الکافرون تبرا ہے شرک سے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان کے یعنی
اور بعضے روایتوں میں تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بھی آئی ہے ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ
قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ ۔ پھر پھرے طرف حجر اسود کے
پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے دروازہ سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کے سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں سے
ہیں اور فرمایا شروع کرتا ہوں میں ساتھ اسکے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اسکے یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسیطرح میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پھر مروہ پر
پھر شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اسپر یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو یعنی سامنے ہوئے بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اسکی یعنی اللہ اکبر کہا
اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی
اسلام پورا ہونے کا جو کہ یہ تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا
اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پھر اترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروہ کی یہاں تک کہ پہونچے قدم حضرت کے بیچ نشیب کے یعنی بلندی میدان سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے
دونوں قدم حضرت کے یعنی نشیب سے بلندی کو پھر چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہاں تک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تھا صفا پر یہاں تک کہ جب آخر پھیرا مروہ پر ہوا یعنی
اس حالت میں کہ وہ تھے مروہ پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ہدی ساتھ اپنے اور کرتا میں حج کو عمرہ پس جو ہو تم میں کہ نہو
ساتھ اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج سے باہر ہو اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہے یہ حکم یا ہمیشہ کے لیے
پس ڈالیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہ حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے
بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو ف یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سبب سے چھپ گیا ہے لیکن جو ایک
دروازوں حرم کے سے کہ محاذی اسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور چھپ گیا تھا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تھی ویسی ہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے سات بار کی

اور مروے سے صفا تک ہو سہ ربعہ بسیطرح سات بار سعی کی جن انتہا مروہ پر ہوئی اور ختم ہو یہ جیسا کہ فرمایا ہے آنحضرت نے کہ جب آخر پھیرا ہو مروے پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی دوڑنا درمیان صفا اور مروہ کے
واجب ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت اسمعیل جن دنون چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہنچیں تو حضرت اسمعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہو گئے وہ صفا اور مروہ پر جا کر
انکو دیکھتی تھیں پس یہ انکی سنت ہے حضرت بھی بجا لائے اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کے وہ پستی باقی نہیں ہے وہاں نشان بنا دیئے ہیں بیچ اور ہی سنت کے لیے وہاں دوڑتے ہیں اور
اگر پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی یہ ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہنچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہو عمرہ کر کے احرام سے
نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرے اور بعد ازاں ایام حج میں احرام باندھے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہو عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد اسکے ادا کرے حج کے احرام سے
نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے اور احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گراں گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے
رہیں اور ترک متابعت انکی کا کریں دوسرے اسلیے کہ درمیان حج اور عمرے کے سوا پانچ روز کے نہیں ہیں پس مناسب نہیں کہ احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور ہنوز ستر والے ہے منی ٹپکتی ہو
اور پھر عرفے میں جاویں اور حج کریں اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کے مہینوں میں نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کیا کروں میں حکم الٰہی اسیطرح ہے اگر میں پہلے سے جانتا
کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو میں بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرتا میں اول میں جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ
فسخ حج کے ساتھ عمرے کے آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس برس میں یا اوروں کو بھی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ
حکم باقی ہے قیامت تک پس جائز ہے واسطے شخص کے کہ احرام باندھے حج کا اور ہدی اسکے ساتھ ہووے نہیں فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرے کے اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرے کے
اور کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر علما نے سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس برس میں تاکہ مخالفت ہو جاوے اس خبر کی کہ تھے اوپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے
عمرے کو حج کے مہینوں میں اور اسی حدیث پر عمل کیا ہے امام ابوحنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی لایا ہو
تو احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ذبح کیا جاوے ہدی اسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرے سے بعد فارغ ہونے کے اعمال عمرے سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ۱۲

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ
قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ
اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ
اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور آنحضرت علی یمن سے کچھ اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی جو یمن کے حاکم ہو کر گئے تھے وہاں سے کچھ اونٹ حضرت کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کو

کہ کیا کہا انہنے اسوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنے احرام کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہا تھا میں نے یا اللہ تحقیق میں احرام باندھتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ احرام
باندھا ساتھ اسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہے یعنی یہ نیت کی ہے تو نے تو میں تو احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہوں اور میرے ساتھ ہدی ہے میں احرام سے نہیں نکل سکتا
یہانتک کہ فارغ ہوں عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے انکو حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئے لوگ
سب اور کتروائے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے انکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوئے پس جبکہ ہوا دن
ترویہ کا یعنی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی توجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منی کے پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی انہوں نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے
اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور وہ پہنچے منا میں پس نماز پڑھی منی میں یعنی مسجد خیف میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پھر ٹھہرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے
تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے کہ تھا بنا ہوا بالوں کا کہ کھڑا کیا جاوے حضرت کے لیے وادی نمرہ میں پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کے اور
نہ تھے گمان کرتے قریش مگر یہ کہ حضرت ٹھہرے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ تھے قریش کرتے جاہلیت میں پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے
میدان عرفات میں پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا حضرت کے لیے نمرہ میں پس اترے اسمیں یعنی اور ٹھہرے اسمیں یہانتک کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتھ لانے قصوا کے کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا
پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوکر اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا اور بولے لوگوں سے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہیں تم پر یعنی ایک دوسرے کا
نہ خون کرے اور نہ مال کسی کا چھینے اور غارت کرے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے
ہو کسیکے مال لینے کو اور خون کرنیکو ان دنوں اور اس مہینے اور اس شہر میں اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمیں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے دونوں قدموں میرے
رکھی گئی ہے اور پست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو چیزیں کہ رسم تھے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور جو رسمیں جاہلیت کی تھیں موقوف کیں اور خون جاہلیت کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہے
اسمیں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا
بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں نے اپنے سود سے وہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا
بالکل پس ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق تم نے لیا ہے انکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اسکے کہ تم سے لیا ہے یا ساتھ عہد کے کہ تم نے اس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق انکے کے اور حلال کیا
تم نے انکی شرمگاہوں کو ساتھ کلمہ اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق انپر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر کسی کو کہ وہ جانتے ہو تم اسکے آنیکو یعنی نہ اذن دیں اور گھر میں آنیکا کسیکو غیر محرم
تمہارے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کریں یہ یعنی اذن دیں آنیکا پس مارو انکو مارنا نہ سختی کا اور انکا حق تم پر روزی انکی یعنی کھانا پینا انکا اسی کے حکم میں داخل ہے مکان دینے کا اور کپڑا انکا
موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی ہے میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہوگے بعد چھوڑنے میرے کے اسکو تم میں یا بعد چنگل مارنے کے ساتھ اسکے اور عمل کرنے کے اسپر اگر چنگل مارو گے ساتھ
اسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہچاننے اور نہ پہچاننے سے کہ علم دین کو پہنچایا تو پس کیا جواب دو گے کہا صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے یہ کہ تحقیق پہنچائی تو نے یعنی پیغمبری
اور ادا کی یعنی امانت اور خیرخواہی کی تم نے پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کے انگلی اپنی کے اس حال میں کہ اٹھایا اسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اسکو طرف لوگوں کے اور کہا تین بار یا الٰہی
گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندوں کے اقرار پر کہ انہوں نے اقرار کیا پہنچانے کا فرمایا کہ منڈانا بالوں کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے
اسلیے کہ تا باقی رہیں بال حج میں منڈوانے کو اور آنا متوجہ ہونے کا طرف منی کے آٹھویں تاریخ منی میں جانا اور وہاں رات کو رہنا سنن ہے واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور کسر میم
نام ایک جگہ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہاں تمام ہوتی ہے اور عرفات حل میں ہے اور نہیں گمان کرتے تھے یعنی قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہر جاوینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام
ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جیسے کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے کہ مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور انکو کہتے تھے کہ یہ موقف حمس کا یعنی جگہ ٹھہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات میں نہیں جاتے تھے
سوا اور تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات میں کرتے تھے پس انہوں نے گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ میں ٹھہرینگے پھر حضرت وہاں نہ ٹھہرے اور عرفات میں پہنچے خطبہ فرمایا یعنی دو خطبے پڑھے اور
احکام حج کے بیان کیے لوگوں کو اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ میں اور دوسرا خطبہ چھوٹا تھا نسبت پہلے کے اور ... ابن ربیعہ بن حارث نام چچا تھا حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے نام انکا ایاس تھا

ع بعض نسخ میں ... [illegible] ... ۱۲ صراح

ربیعہ کا بیٹا تھا ایاس کو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کے لیے دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل میں لڑائی ہوئی ہذیل میں سے کسی نے ایاس کو پتھر مارا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے چچا کے
پوتے تھے اُنکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت میں سود کھاتے تھے اور سود لوگوں کے ذمہ سب تھا
وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ح ع ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ
عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ
بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ
شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ
عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنے نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ آئے میدان
عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہاں تک
کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہاں تک کہ غائب ہو گیا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں پس نماز پڑھی
انہیں مغرب و عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان اُن دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی
نماز فجر کی اسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے اُنکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہاں تک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور
تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے
سوار کیا فضل بن عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرۂ کبریٰ کے یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے
پس پھینکیں اُس پر سات کنکریاں مانند کنکریوں خذف کے یعنی جو کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں درمیان کی مقدار انکی کہی ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے یعنی تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اُن کنکریوں سے
مارے حضرت نے کنکریاں نالہ کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہ قربانی کرنے کے کہ منا میں ہے پس ذبح کیے حضرت نے تریسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیے باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے انہوں نے
باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنے کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں
پھر پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اُس ہانڈی کے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اُسکے شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور
طواف کیا پس نماز پڑھی مکہ میں ظہر کی پھر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباس اور اولاد انکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی
زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تم پر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے
دیکھ کر بسبب اتباع میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور منصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب نے انکو ڈول
پس پیا حضرت نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ف ثم پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنے جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف

کرنے کے لیے یہ دونون نمازین ملا کر پڑھ لیتے ہین اور انکے درمیان مین سنت و نوافل نہ پڑھے تاکہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ دیر پڑھنا ان نمازون کا واجب ہے اور غائب ہوا گردہ
آفتاب کا یعنی تاکید اور بیان غروب کا ہے تاکوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہے اور یہان تک کہ آئے مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان عرفات اور منا کے وہان
رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہے اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پس حضرت نے وہان پہونچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیرون کے جیسے کہ ظہر و عصر عرفات مین پڑھین
تھین اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے ہین اسلیے کہ عشا یہان اپنے وقت مین ہے پس احتیاج جدی تکبیر کے واسطے زیادتی اعلام کے نہین
اور عصر عرفہ مین اپنے وقت مین نہین ہوتی ہے پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہے اور مشعر الحرام نام ایک
پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین وقوف یعنی ٹھہرنا وہان کا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منی کے جب حضرت وہان پہونچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی ہانکی
تھوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریف یہ تھی کہ جس جگہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہان سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے
پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہان سے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے انکی مخالفت کی لیے جلدی چلے پس کسی کو مستحب ہے
کہ وہان سے جلدی گذرے حضرت کی پیروی کے لیے اور پھر چلے بیچ کی راہ جس راہ سے جاتے ہوئے تشریف لیگئے تھے وہ راہ اور تھی اور یہ راہ اور اسکو طریق ضب کہتے ہین اور اسکو طریق
مازمین کہ نام دو پہاڑون کا ہے اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرہ کبری یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہان تک کہ آئے اس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ ہے کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے
ہین منارے کو وہان کئی منارے ہین کہ انپر سنگریزے مارتے ہین مفصل بیان انکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور شریک کیا انکو یعنی حضرت نے انکو کچھ اونٹ دیے کہ تا اپنی طرف سے
ذبح کرین یا تو باقی اونٹون مین سے دیے یا اور دین مین سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت مین سے کھانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا
اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہین یہ بھی ایک رکن ہے حج کا اور اس سے تمام ہوتا ہے حج اور یہ طواف افضل ہے روز نحر کے اور جائز بعد بھی ہے اور نماز پڑھی ظہر کی
مین اور ابن عمر سے ایک روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا مین پڑھی وجہ تطبیق کی دونون مین یہ ہے کہ حضرت نے مکے مین ظہر کی نماز پڑھی اور منا مین نفل پڑھی ہون
اسکو عبد اللہ بن عمر نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پھر ترجیح دیگئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکے مین
پڑھی اسلیے کہ وہان نماز پڑھنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا
مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ
اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ
حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ
طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے
ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین پس بعضے ہم مین سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم مین سے وے تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی نرے حج کا
یا حج اور عمرے کا پس جب آئے ہم مکے مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا فقط اور نہین ہدی لایا ہے پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے
نکل آوے ساتھ سر منڈانے کے یا بال کترانے کے اور جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی داخل کرے حج کو
عمرے مین پس ہوئے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہان تک کہ حلال ہو دونون سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ حلال ہو یہان تک کہ حلال ہو
ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنے کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہے حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہیے کہ

تمام کرے حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عائشہؓ نے پس حائض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا میں نے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرے کے اور نہ سعی کی تھی میں نے درمیان صفا اور مروے کے یعنی اسلیے کہ نہیں صحیح ہوئی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ رہی میں حائض یہاں تک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجھکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں یعنی نکلوں میں احرام عمرے کے سے اور مباح کروں ان چیزوں کو کہ حرام ہوتی تھیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے تو احرام قضا عمرے کا کروں پس کیا میں نے یہاں تک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبدالرحمن بیٹے ابی بکرؓ کے کو اور حکم کیا مجھکو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہؓ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منا سے یعنی طرف مکے کے اور یہ طواف حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس اسکے سوا نہیں کہ کیا انہوں نے طواف ایک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرے میں شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں انہوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہیں قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اسکا حاصل یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا و مروے میں اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی۔

وعن عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فساق معہ الہدی من ذی الحلیفۃ وبدأ فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج فتمتع الناس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اہدی ومنہم من لم یہد فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اہدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اہدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیہل بالحج ولیہد فمن لم یجد ہدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اہلہ فطاف حین قدم مکۃ واستلم الرکن اول شیء ثم خب ثلثۃ اطواف ومشی اربعا فرکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف ثم لم یحلل من شیء حرم منہ حتی قضی حجہ ونحر ہدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الہدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی اول عمرے کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لے چلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہے اور ابتدا میں حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرے کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگوں میں سے یعنی جنہوں نے کہ احرام عمرے کا باندھا تھا کہ ہدی لائے اور بعضے انمیں سے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فرمایا واسطے لوگوں کے یعنی عمرہ کرنیوالوں کے جو ہو تم میں سے ہدی لایا ہے پس وہ نہ حلال ہو کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہ ہو تم میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کرے اور سعی کرے صفا و مروے میں اور کترا دے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرے کے سے یعنی جو چیزیں منع تھیں احرام میں وہ اب مباح ہوئیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زینت چھوڑ دے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے اور وہ ہدی واجب ہے متمتع کو واسطے شکرگذاری اس نعمت کے کہ توفیق پائی عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے

یعنی حج کے مہینوں میں بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہی ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے میں ہو پھر طواف کیا حضرت نے خانۂ کعبہ کا جب آئے مکے میں یعنی طواف عمرے کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کے ہیں اُن میں سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی آہستہ ایک بار جو گرد خانۂ کعبہ کے پھرتے ہیں اسکو شوط کہتے ہیں پس سات شوط طواف مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھے نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اُسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانۂ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی صلوۃ طواف کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانۂ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا مروہ میں سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی احرام سے نکلے یہاں تک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسویں ذی الحجہ کو پس اب حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوائے جماع کے اور چلے یعنی منا سے مکے میں آئے پھر طواف کیا خانۂ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص نے کہ لایا تھا صحابہ میں سے ہدی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اُٹھانا اور وہ قرآن میں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے عمرے کے ساتھ حج تک **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اُٹھایا ہمنے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہ ہو پاس اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینوں حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** یہاں بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اُٹھانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيْ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عطا سے کہ کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہ کو بیچ کتنے آدمیوں کے کہ شریک تھے میرے ساتھ سنا میں نے کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص یعنی بغیر آمیزش عمرے کے کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کے گذری تھی ذی الحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہو جاویں ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے حلال ہو اور صحبت کرو تم عورتوں سے کہا عطا نے اور نہ واجب کیا حضرت نے صحبت کرنی اُنپر و لیکن حلال کر دیں عورتیں اُنپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب سے تھا اور صحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہم نے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفے کے مگر پانچ راتیں حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کریں ہم اپنی بیبیوں سے پھر جاویں ہم درمیان عرفہ میں اس حالت سے کہ ٹپکاتے ہوں عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کے ہو ملے ہونگے اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے حج میں کہا عطا نے اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے اُنکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اُسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانتے

کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں تم سب سے خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں تم میں اور اگر نہ ہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہو جاتا میں جیسے کہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر آگے سے جانتا میں کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانا میں نے نہ لاتا میں ہدی کو یعنی اگر میں جانتا کہ تم پر احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں بھی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے کہا عطاء نے کہا جابرؓ نے پس آئے حضرت علیؓ کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ ہو کر گئے تھے وہاں سے آئے پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تو نے کہا ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی بھیج کرتا یعنی دن نحر کے کہ قارن کی وجہ سے اور ٹھہرے رہو حالت احرام میں یعنی جیسا کہ میں نے کیا ہے کہا جابرؓ نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنے حضرت علیؓ ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال ہمارے ہے یعنی جائز ہونا عمرہ کا حج کے مہینوں میں اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہ مسلم نے ف ۔ ساتھ حج کے خالص بات جابرؓ نے بحسب گمان اپنے کہی ہے اسلیے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت میں گذر چکا ہے کہ بعضوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرے کا اور بعضوں نے حج کا یا مراد صحابہؓ سے اکثر صحابہ ہیں یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے اور یہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابرؓ نے یعنی تشبیہ دی ساتھ ہاتھ کے ملنے کے اس طرح ملتے ہیں اور یہ عادت عرب کی ہے کہ کلام کے کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ انہوں نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی الحجہ سے یا پانچویں پھر آئے میرے پاس اس حالت میں کہ غصے تھے پس کہا میں نے کس نے غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کرے انکو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنی بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرے کے پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر بتحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانی میں نے نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ یہاں تک کہ خریدتا میں اسکو یعنی مکہ میں یا مدینہ میں پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوئے لوگ نقل کی یہ مسلم نے

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکے کے اور طواف کرنے کے ف یعنی اس باب میں ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کس طرف سے داخل ہووے اور کس طرف سے نکلے اور کس وقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذلک اور مکے کے معنی میں ہلاک اور نقصان کرنے کے اور اس شہر شریف کو مکہ اسلیے کہتے ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہے گناہوں کو اور ہلاک کرتا ہے اسکو کہ ظلم و کجروی کرے اسمیں ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے نہ آتے مکے میں مگر رات گذرانی ذی طوی میں یہاں تک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکے میں دن کو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اسمیں صبح تک اور ذکر کرتے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذی طوی نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے ہے یعنی جب حضرت مکے میں آتے تو رات کو ذی طوی میں رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر اور نماز نفل ہو کیونکہ یا صبح کی جانے کے لیے پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب و صحابہ سب اکٹھے ہو جاویں اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ میں آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اسمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف بلندی کی طرف ہے کہ اسی طرف ذی طوی ہے اور

جانب نشیب

جانب بلند

[illegible] سری جانب میں ہے مراد ان دونوں روایتوں میں منافات نہیں اسلیے کہ نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ۱۲ مولانا

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ بن زبیرؓ سے کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہؓ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اسکے حضرتؐ نے اسوقت کہ آئے مکہ مین یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنے طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرتؐ قارن تھے یا متمتع پھر نہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکرؓ نے یعنے بعد حضرتؐ کے پس تھا اول اس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہوا عمرہ پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے کیا مانند اسکے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف وضو کیا یعنے وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ حضرتؐ ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ او صحابہؓ بعد آنے کے مکے مین عمرہ کیا و لیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرے سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنے موقوف کر کے عمرہ نہیں کیا یعنے احرام سے باہر نہیں آئے بلکہ احرام پر رہا اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہ کلام واسطے رد کرنے ان لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ سب صحابیون نے نرا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے کے اول آنے مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کے پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف کعبے کے گرد جو ایکبار پھرے تو اسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے مین تین بار تو حضرتؐ جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے اور اچھلتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی کی چلنے مین بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیرون مین اور چلے موافق چال اپنی کے چار پھیرون مین اور تھے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا او مروہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنے پھرنا درمیان صفا اور مروے کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا او مروے کے اسکے سرون پر نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنے کے ۱۲ ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر جیسے جیسیکہ پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال چھونے حجر اسود کے سے پس کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اسکو اور بوسہ دیتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنون کو کہ جانب یمن کے ہین نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن یعنے چار کونے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسمین حجر اسود ہے

اور دوسرا سامنے اسکے ہے رکن یمانی بھی ہے لیکن تغلیباً دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہتے ہیں
اور جس رکن میں حجر اسود ہے اسکو دو فضیلت ہیں ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ اسمیں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہ دونوں فضیلت رکھتے ہیں شامیوں پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہیں ساتھ استلام کے اور استلام کے معنی ہیں
کرنا یعنی چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونوں کے پس رکن اسود تو بسکہ افضل ہے اسکو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے
ہیں اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہیں اور دو رکن شامیوں کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھ لگاتے ہیں ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع میں اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرتؐ نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپکی ہوگی یا سبب کسی
عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی اور شافعیؒ نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرتؐ نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھیں
حضرتؐ کو اور ایک اشکال یہاں ہے سوار ہونا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرتؐ نے رمل کیا یعنی جلدی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے
طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع میں جواب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم میں تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں دن نحر کے
کہ اسکو طواف الرکن بھی کہتے ہیں جو کہ فرض ہے تا کہ لوگ دیکھ کر افعال طواف کے سیکھیں اور محجن کہتے ہیں اس لکڑی کو کہ سرا اسکا خمدار ہو اس لکڑی سے حضرتؐ
اشارہ کرتے تھے اور اسکو پھر چومتے تھے ۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ
إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھ انکے میں تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرتؐ ازدحام
خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ۱۲
وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار
ہو کر اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سر کی کے کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ سے بعضی روایتوں
میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق انمیں یوں دیجاوے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا ہو اور کسی میں
ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو سبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہو کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہوں اور کسی کے بعد
ہاتھ لگا کر چومتے ہوں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہوں سبب ازدحام کے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ
ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو
یعنی مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس نہ ذکر کرنے عمرے کے سے یہ نہیں لازم آتا کہ نیت میں بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف میں حائض ہوگئی میں پس تشریف
لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تھی یعنی بگمان اسکے کہ حیض باز رکھے گا حج سے پس فرمایا حضرتؐ نے شاید کہ تو حائض ہوگئی کہا میں نے ہاں فرمایا پس تحقیق
یہ ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم

ف سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکے سے ہے اور سوا اسکے کہ طواف کرے تو یعنی طواف نہ کر اور اسیطرح سعی بھی نہ کرے حائض اسلیے کہ نہیں درست ہے سعی مگر بعد طواف کے اور یہان تک کہ پاک ہو وے تو یعنی حیض سے اور نہائے تو طواف و سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہؓ کے پہلے قول کی وکنا اہل بالعمرۃ یعنی نہین احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا یا المہی کچھ نہین نیتی مگر یہ ایک کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ نہیں ذکر کرتے تھے ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہے کہ نہیں تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کوئی سی قسم قسمون اُسکی سے وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنے والا اور مین نے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا مین نے پھر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اوسوقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نے مجکو یہ کہ موقوف کرون اُسکا دو کرون مین تمام افعال حج کے سوا طواف اور سعی کے ۞ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو ابو بکرؓ نے اُس حج مین کہ امیر کیا تھا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حج کے لوگون پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے بیچ جماعت کے کہ حکم کیا تھا اُسکو کہ اعلام کرے لوگون مین خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے کے غزوات مین حج کو نہ جا سکے حضرت ابو بکرؓ کو امیر قافلہ حاجیون کا کر کے حج کے لیے بھیجا اور حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابو بکرؓ وہان پہونچے تو ایک جماعت کو کہ اُنمین ابو ہریرہؓ بھی تھے دن نحر کے لوگون کی طرف بھیجا اور اُس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگون مین کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانون ہی کے لیے ٹھہرا یہ بات بموجب اس آیت کے کہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی نہ کرینگے ہم اُن کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتے ہین اس سے منع فرمایا ۞ ح ع ۞ **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** روایت ہے مہاجر مکی سے کہا سوال کیے گئے جابر حال اُس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اُٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یعنی یہ مشروع ہے یا نہین پس کہا جابر نے کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے ہم کرتے یہ یعنے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا کہ ہاتھ نہ اُٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمدؒ کے نزدیک ہاتھ اُٹھاوے اور دعا کرے طیبی و ملا علی قاری نے مرقات مین مذہب امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اُٹھاوے پھر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہے جو دیکھا تو اُنمین اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے مولف ۞ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے مکہ مین پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے پھر بوسہ دیا اُسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اُسپر یہان تک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اُٹھائے ہاتھ اپنے یعنے دعا کے لیے اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اُٹھاتے ہین وہان ساتھ تکبیر کے جیسے کہ نماز مین اُٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین شرع ۞ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ**

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اُسمین پس جو کوئی بولے اُسمین
پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر ف مانند
نماز کے ہے یعنے ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف مین کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہین جیسے نماز مین مفسد ہے اور مراد یہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام
کے ہین منافی نماز کی یعنے کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہین صحیح طواف
طواف مین منھ کرنا قبلہ کی طرف اور نہین شرط کیا گیا ہے واسطے اہل طواف کے وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈھکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک
شافعیؒ کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ویسے ہی طواف مین بھی شرط ہین اور ہمارے نزدیک واجب ہین اسلیئے کہ مثل نماز ہونے سے نہین لازم
آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ٭ ح ع ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے
پس سیاہ کر دیا اُسکو گناہون بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے لوگون نے جو اُسکو ہاتھ لگائے اُنکے گناہون
کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اُنکے دلون کا بسبب کرنے گناہون کے
معاذ اللہ منہ ٭ ع ح ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ
يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے
کہ واسطے اُسکے ہونگی دو آنکھین دیکھے گا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اُسکے گواہی دیگا اُس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اُسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنے جسنے ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اُسکے لیے گواہی دیگا
کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیئے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات مین ٭ ح ٭ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا
وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اُنکا البتہ
روشن کر دیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت اُنکے نور دور کرنے مین یہ ہے کہ تا ایمان بالغیب ہو ٭ ع ٭
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ
بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے لوگون پر اوپر ہاتھ لگانے رکنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اُسپر یعنے ہر ایک پر اُن دونون رکنون سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرون مین غلبہ اُنکا نکرو مجھپر اسلیئے کہ تحقیق سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہے واسطے گناہون کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے

جوکوئی طواف کرے خانۂ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اُسکی یعنے واجبات وسنن وآداب اُسکے بجالاوے ہوگا ثواب اُسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے
کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے نہین رکھتا کوئی قدم اور نہین اُٹھاتا دوسری بار یعنے طواف مین مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بسبب اُسکے گناہ
اور لکھتا ہے اُسکے لیے بسبب اُسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پر یعنے لوگون کو بہاڑ جیر کر وہان پہونچنے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگونکو
ایذا نہو تی اور اگر لوگون کو ایذا ہو کہ دھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا
اوپر ہوچکا ہے اور سات بار اسمین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنے سات بار گرد کعبے کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات
طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ع ہ مظہر مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن سائبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے
اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ
اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ
اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے تھے درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہووین انکے جمال باکمال سے اور مستفید ہووین اُنکے عمل و برکت سے پس دیکھا
مین نے اُنکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اس حال مین کہ تحقیق تہبند اُنکا البتہ پھرتا تھا یعنے گرد پانون اُنکے کے بسبب شدت دوڑنے کے
اور سنا مین نے اُنکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے
ف لکھا تمپر سعی کرنا امام شافعیؒ تو اُسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض ہے جو سعی نکرے اُسکا حج باطل ہوتا ہے
اور امام اعظمؒ لکھنے کے معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی واجب ہے اُسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنے دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے ع ہ
وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا
اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمارؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے
درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارتا تھا اور نہ ہانکتا تھا اور نہ تھا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ
سعی حضرتؐ نے سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوے کہ سعی کی حضرتؐ نے
پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے بلا عذر اگر
کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے انکو اور نہ کہتے تھے ایکطرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون
اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہین ع ہ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنے والے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنے سبز خطون کی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ دارمی نے
ف اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالے جیسے باندھے اور سبب اسطرح کے اوڑھنے کا اوپر مذکور ہوچکا ہے ع ہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَۃِ فَرَمَلُوْا بِالْبَیْتِ ثَلٰثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِیَتَھُمْ تَحْتَ اٰبَاطِھِمْ ثُمَّ قَذَفُوْھَا عَلٰی عَوَاتِقِھِمُ الْیُسْرٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادرون کو نیچے اپنی بغلوں کے پھر ڈالا انکو اپنے بائین مونڈھوں پر نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی اضطباع کیا جسکا اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے سارے طواف مین بخلاف رمل یعنے جلدی چلنے کے کہ وہ تین شوطون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سوائے طواف کے اور یہ جو عوام ابتدائے احرام سے اضطباع کرتے ہین حج مین یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہے حالت نماز مین

ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَکْنَا اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیِّ وَالْحَجَرِ فِیْ شِدَّۃٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا نہین چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا ان دونوں کنوں کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ بھیڑ مین جبسے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مینے اسکو جبسے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا شکایت کی مین نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنے پیادہ پا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پرے پرے لوگون کے اس حال مین کہ تو سوار ہے پس طواف کیا مینے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورۃ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورۃ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسے عادت شریف تھی یا دونوں رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ع وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عمرؓ نے اسلیے کہا تا بعضے نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب بوسہ دینے انکے کے اور مراد حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے انکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَعْنِی الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اسکے ستر فرشتے یعنے رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہون سے اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہین فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود

کے لیے افضل نہیں یا دو واسطے ہوں و نہیں منافات ہے امین اور اُس حدیث مین جو پہلے گذری کہ حضرت درمیان دونون رکنون کے یہ دعا پڑھتے تھے اسلیے کہ جب
پہونچے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلتے ہین تو شک نہیں کہ واقع ہوگی وہ درمیان اُن دونون کے اسلیے کہ ٹھہرنا دعا کے لیے طواف مین تو درست نہیں
جیسا کہ عوام جاہل کرتے ہین ۱۲ ع ﴿ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رواہ ابن ماجة
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور
اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کیجاتی ہین اُس سے دس برائیان اور لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے
اور کلام کرے اور وہ بیچ اُس حالت کے ہے یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہے دریاے رحمت مین ساتھ دونون پاؤن اپنے کے مانند داخل ہونیوالے پانی کے ساتھ پاؤن اپنے کے
نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور دوبارہ لانا اس کلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کا اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کہ کلام کرے
سواے ان کلمات کے مانند اور اذکار کے اور اخبار علماء اخیار کے اور اولیاء کرام کے واللہ اعلم ۱۲ ع ﴿ بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ باب ہے بیچ بیان ٹھہرنے کے
میدان عرفہ مین ف عرفہ نام ہے مکان مخصوص کا اور آتا ہے بمعنی زمان کے بھی کہ روز عرفہ ہے اور عرفات ساتھ لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہے اور جمع باعتبار
جوانب و اطراف کے ہے اور عرفہ اسکا نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اُس مکان مین بعد اُترنے کے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل
تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیم کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا مین نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے دو
رکنون مین سے ۱۲ ع ﴿ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ
مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ
عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ انھون نے پوچھا انس بن مالک سے
اُس حال مین کہ دونون جاتے تھے صبح کے وقت منی سے طرف عرفات کے کس طرح کرتے تھے تم اس دن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس کہا انسؓ نے لبیک کہتا تھا ہم مین سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اُسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تھا اُسپر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہے اُس دن حاجیون کے لیے مانند اور اذکار کے ولیکن سنت نہین بلکہ سنت اُنکے لیے لبیک کہنی ہے
جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازون کے واجب ہے حاجیون کو اور غیر حاجیون کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھوین کی
عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسی پر ہے ۱۲ ع ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا
وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا مین نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیرون مین اور وقوف کیا
مین نے یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا مین نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہے وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا
مین نے اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کے منی مین کہ جہان حضرت نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہے اُسکو منحر النبی کہتے ہین پس
اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکے کہا کہ مین نے تو یہان نحر کیا ہے اور منی مین ہر جگہ نحر کرنا درست ہے اور اسیطرح عرفات مین اپنے وقوف کی جگہ کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا کہ مین نے تو وقوف یہان کیا ہے اور تمام عرفات مین یعنے سواے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ مین کہ اسکو جمع بھی کہتے ہین

آپنے وقوف کی جگہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کے ہے اشارہ کرکے فرمایا کہ مین نے تو یہان وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہے یعنی سوائے وادی محسر کے
اور اسمین تنگی نہین کہ حضرتؐ کی جگہ افضل ہے م ع ح ✤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ
مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَةَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ھٰٓؤُلَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہووے آزاد کرنے کے اللہ تعالیٰ اسمین بندے کو آگ سے دن عرفہ کے
یعنے اس عرفہ کے دن عرفات مین سب دنون سے زیادہ اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بندون کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ نزدیک ہوتا ہے یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے
پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ چاہتے ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**
فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ یُبَاعِدُہٗ
عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ
قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا اسکو یزید بن شیبان کہا تھے ہم بیچ جگہ ٹھہرنے اپنی کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ
میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اسکو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق میں ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے طرف تمہارے فرماتے ہین حضرتؐ واسطے تمہارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی
ابراہیم ہین اوپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک
موقف معین تھا عرفات مین کہ وہان ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ موقف امام عبارت
اُس سے ہے پس انھون نے چاہا کہ حضرتؐ سے عرض کرین کہ ہم آپکے پاس کھڑے ہون حضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگے ایک صحابی کے
ہاتھ کہ ابن مربع انکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہارے باپ دادا سے چلا آتا ہے کہ مشاعر عبارت اسی سے ہے انتقال نکرو کہ عرفات تمام
موقف ہے دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہین رکھتی پس یہ بات انکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا اسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ط ع ح ✤ وَعَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ مِنًی مَّنْحَرٌ وَّکُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ فِجَاجِ مَکَّةَ طَرِیْقٌ وَّمَنْحَرٌ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہے عرفہ کا جگہ ٹھہرنے کی ہے اور جو جگہ ہے منی مین جگہ
ذبح کرنے کی ہے اور جو جگہ ہے مزدلفہ مین جگہ ٹھہرنے کی ہے اور سب گلیان ہین مکہ کی راہ ہے اور جگہ ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جس راہ سے مکہ میں جاوین
درست ہے اور جس جگہ مکہ مین ہدی ذبح کرین جائز ہے اسلیے کہ ذبح کرنا انکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہے ولیکن منی مین عادت ہوئی ہے ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے
کہ دسوین ذیحجہ کی ہے منی مین ہوتے ہین وہان ذبح کرتے ہین اور مقصود اصل جواز ہے والا آنحضرتؐ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ انکی افضل ہین ط ع ح
وَعَنْ خَالِدِ بْنِ ھَوْذَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَائِمًا فِی الرِّکَابَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو دن عرفہ کے یعنی عرفات مین اونٹ پر کھڑے ہوکر دونون
رکابون مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اونچے ہونے کے لیے رکابون پر کھڑے ہوئے تا دور و نزدیک سب سنین ط ع ح ✤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

ف موقف جگہ ٹھہرنے کی

لے

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعاؤں کی دعا دن عرفہ کی ہے یعنی عرفات میں یا ہر جگہ کہ کریں اور بہتر اس چیز کی کہ کہی میں نے اور پیغمبروں نے پہلے مجھ سے یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے تا لا شریک لہ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا اُرِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اسمیں بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں ہو اپنے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیاں دیکھ کر آدمیوں سے غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور روز عرفہ کے سب دنوں سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہیں ہے مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہے اترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہوں کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اس دن کہ فتح مسلمانوں کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہیں اور برابر کرتے ہیں فرشتوں کی صفوں کو یعنی مشرکوں کی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنۃ میں روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتا ہے دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے یعنی قریب ہوتا ہے ساتھ رحمت و احسان و کرم کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کے روبرو فرشتوں کے اور فرماتا ہے دیکھو طرف میرے بندوں کے آئے میرے پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک و ذکر کے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ تحقیق بخشا میں نے انکو پھر کہتے ہیں فرشتے اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت بگناہ کیا جاتا اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہیں فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا میں نے انکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاویں اسمیں آگ سے برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنی شجاع اور تھے تمام عرب ٹھہرتے تھے بیچ میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنے کو یہ کہ آویں بیچ عرفات میں اور ٹھہریں اسمیں پھر پھریں وہاں سے پس یہی معنی ہیں بیچ قول اللہ عزوجل کے پھر پھرو اس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں ہے پس قریش اور جو کہ تابع انکے دین کے تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے واسطے ترفع اور تفوق کے لوگوں پر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اسکے حرم کے ہیں ہم حرم سے باہر نہیں نکلنے کے اور سوا قریش کے اور لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اسلئے اور حکم ہوا کہ عرفات میں وقوف کیا کریں جیسے اور لوگ کرتے ہیں وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ

اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجِبْ عَشِیَّۃً فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَا کُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَدْعُوْا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَکَنِیْ مَا رَاَیْتُ مِنْ جَزَعِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عباس بن مرداس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے اُنکے سوا حقوق بندون کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اُسکا ظالم سے کہا حضرت نے ای رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتون جنت کی سے یعنی بدلے اسکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہی اور بخشدے واسطے ظالم کے پر نہ قبول کی گئی عرفہ کے شام کو پس جب صبح کی حضرت نے مزدلفہ مین پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرت کے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے تحقیق یہ ہی وقت کہ نہین تھے تم اسمین ہنستے اسمین یعنے مقتضاے حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمھارے دانتون کو یعنی ہمیشہ خوش رہیو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول کی دعا میری اور بخشا واسطے امت میری کے کہ نہی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور ہلاکت کے یعنے کہنے لگا واویلا واثبورا پس ہنسایا مجکو اُس چیز نے کہ دیکھی مین نے اضطراب اُسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین مانند اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندون کے بھی لیکن یہ قابل قید لگانے کے ہی کہ آنحضرت کے ساتھ تھے اُس سال مین اُنکے لیے یہ بات ہوئی یا اُنکے حق مین ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہی اُس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی اداے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنی جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالے درجات جنت مین بسبب شفاعت کے اور بخشے گا اکثر گنہگارون کو بسبب شفاعت اُنکی کے پھر داخل کریگا اُنکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگے پس اثر حضرت کی شفاعت کا اُنکے حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچے گی انتہا اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت مین زیادہ اُس چیز سے کہ مستحق تھا اُسکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اُسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی مولانا ولی اللہ

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃِ

باب ہی بیچ بیان پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عروہ سے کہ کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ دوڑاتے یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاءَہٗ زَجْرًا شَدِیْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِہٖ اِلَیْھِمْ وَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے یعنے عرفات سے طرف منی کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زجر شدید یعنے ہانکنا جانوروں کا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹوں کو پس

پس اشارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگوں کے پیچھے تاکہ متوجہ ہوں طرف حضرت کے اور فرماتے تھے حضرت کہ اے لوگو لازم ہے تمکو آرام سے چلنا اسلیے
کہ تحقیق نیکی نہیں ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی میں نہیں ہے بلکہ وہ فعل واکرنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہے
ہاں جلد چلنا ... نشیبوں کی طرف خوب ہے لیکن نہ اسطرح کہ پہنچے ضرر کسی کو ... اور بہتر ہے ... پس نہ منافات ہے اس حدیث میں
اور پہلی حدیث میں جو ہے وَعَنْہُ أَنَّ أُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ کَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ إِلَی الْمُزْدَلِفَۃِ ثُمَّ أَرْدَفَ
الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَۃِ إِلٰی مِنًی فَکِلَاھُمَا قَالَ لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھالیا فضل کو مزدلفہ سے منیٰ تک پس
دونوں نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلے کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک
کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا
بِإِقَامَۃٍ وَلَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَھُمَا وَلَا عَلٰی إِثْرِ کُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنے عشا کے وقت میں دونوں اکٹھی پڑھیں ہر ایک انمیں سے ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور
عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونوں کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ان نمازوں کے
بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتوں کی اور وتروں کے بعد ان دونوں کے نہیں لازم آتی ۱۲ ع باب قصۃ حجۃ الوداع میں
جو بڑی حدیث جابرؓ سے گذری اور اسمیں جو یہ جملہ ہے لم یسبح بینھما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نے لکھا ہے کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑھ چکے
تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھی چنانچہ ایک روایت میں بھی آیا انتہی اور شیخ عابد سندھی نے بھی حاشیہ درمختار کے اسمیں اختلاف
نقل کرکے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ بعد عشا کے سنتیں اور وتر پڑھی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃً إِلَّا لِمِیْقَاتِھَا إِلَّا صَلَاتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِھَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو
کوئی نماز مگر اپنے وقت میں سواے دو نمازوں کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز
فجر کی اسدن یعنے مزدلفہ میں دن نحر کے پہلے وقت اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سواے دو نمازوں کے الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے
عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑھی اسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے اُس دن تھا حاجت اُسکے بیان کرنیکی
کچھ نہیں اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی میں پڑھے پہلے وقت معمولی سے کہ اُجالے میں پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی
درست نہیں سب عالموں کے نزدیک ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ
فِیْ ضَعَفَۃِ أَھْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا میں اُن شخصوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفوں اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں اُنکو حضرت نے
پہلے روانہ کردیا تھا منیٰ کو انمیں ابن عباسؓ بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت
نے اہل کو بھیجدیا تاکہ ایذا نپاویں بسبب ازدحام کے یہ جائز ہے اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگوں کو آگے روانہ کیا اور
فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہے اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کرو

اسپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہے کو انکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہے ش ح وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى
دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور پیچھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جبکہ چلے مزدلفہ سے منی کو یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا
بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگون کو جسوقت کہ پھرے اور جلد ہانکیں سواریان اور مارکوٹ بہت کی لازم ہے تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
روکے ہوئے تھے اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئے میدان محسر مین اور وہ ہے منی سے فرمایا لازم ہے تمکو اُٹھا لینا کنکریون کا یعنے اس میدان سے مانند کنکریون خذف کے
کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنے منارون پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب
پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنے جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اُسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے
اور صبح مزدلفہ کے یعنے جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہے یعنے وہ ایک جگہ ہے منی کے قریب آخر مزدلفہ مین
اور خذف کہتے ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھکر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے چنے
برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سے اُٹھالو اور کنکریان جس جگہ سے اُٹھاوین جائز ہے مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایک دفعہ ماری جاوین پھر اُنکو
نہ اُٹھاوے اور اگر انمین سے بھی اُٹھاوے جائز ہے ولیکن خلاف اولی اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اُن کنکریون سے رمی کرنی کفایت تو کرتی ہے
لیکن یہ فعل بُرا ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ سات کنکریان اُٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اُٹھاوے کہ سات تو آج کام آوینگی
اور تریسٹھ اور دنون کے لیے کذا فی ح و طیبی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ
وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اُنپر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا لوگون کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اونٹنی
اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگون کو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنے چنے چنے برابر اور فرمایا حضرتؐ نے یعنے صحابہؓ کو کہ شاید کہ مین نہ
دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے ف یعنے مین انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج کے مجھسے معلوم کرلو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یاروں کو اور سال آئندہ مین گیارھوان سال ہجری تھا ربیع الاول کو حضرتؐ کا انتقال ہوا ش ح ع
لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہین پائی مین نے
یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم و تاخیر کے یعنے صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے
اور اسمین ہے نہین پس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کے اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ
كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ
الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جسوقت
ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردون کی بیچ چہرون اُنکے کے پہلے غروب ہونے کے یعنے چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے جسوقت ہو

کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردون کی اوپر چہرون اُنکے اور تحقیق ہم نہین چلینگے عرفات سے یہان تک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے
نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنے والون کے طریقے اور شرک کرنے والون کے طریقہ کے **ف** پگڑیان مردون کی یعنے آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا
اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا
اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکھا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا و ساقہ نحوہ
تہ ع * **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ اُغَیْلِمَۃَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰی حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ یَلْطَحُ
اَفْخَاذَنَا وَیَقُوْلُ اُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا آگے بھیجا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے منی کو رات مزدلفہ کی مین یعنی عید الضحٰی کی شب مین کہ ہم لڑکے ایک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سے سوار گدھون پر
پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ مارتے تھے ہماری رانون پر یعنے از راہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹون میرے نہ پھینکو تم کنکریان منارے پر یعنے
جمرۃ العقبہ پر یہان تک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام
ابوحنیفہؒ کا اور اکثر علما کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک آدھی رات کے بعد سے جائز ہی اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہی سبکے نزدیک لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
جائز ہی ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہی تہ ع * **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَۃَ لَیْلَۃَ النَّحْرِ
فَرَمَتِ الْجَمْرَۃَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَکَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْیَوْمَ الَّذِیْ یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یعنے مزدلفہ سے منی کو رات عید قربان کے پس کنکریان مارین[1] منارے پر یعنے
جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلین اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تھا یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنے انکی نوبت کا دن تھا
نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اسمین اشارہ ہی طرف سبب بھیجنے اُنکے کے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف اضافہ کرنے کے دن مین بخلاف اور
بیبیون کے کہ انھون نے رات آیندہ مین طواف اضافہ کیا اور شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل
فجر کے ہی بعد اور ہمارے علما نے کہا کہ یہ رخصت ام سلمہؓ ہی کو تھی اور اورون کو درست نہین پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباسؓ کے اور ممکن ہی کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو تہ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یُلَبِّی الْمُقِیْمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا یہان تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنے مرفوع اور کہا ابوداود نے کہ روایت کی گئی ہی
یہ موقوف ہی ابن عباسؓ پر **ف** مقیم یعنے جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والون مین سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنے جو کہ باہر کا آیا ہو اعمرہ کرے پس او تنویع کے لیے ہی اور
یہان تک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہ ہی کہ عمرے مین موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسے کہ حج مین موقوف کرتے ہین ساتھ رمی جمرۃ العقبہ کے تہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** یَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ الشَّرِیْدَ یَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاہُ الْاَرْضَ حَتّٰی اَتٰی جَمْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے یہ کہ اُسنے سُنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا مین ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عرفات سے پس نہ لگے پانون حضرتؐ کے زمین کو یہان تلک کہ آئے مزدلفہ مین نقل کی یہ ابوداود نے **ف** مقصود یہ ہی کہ تمام راہ مین
حضرتؐ سوار چلے پیادہ پا نہین چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پر اُترے ہی نہین اسلیے کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ حضرتؐ راہ مین درہ پہاڑ کیطرف تشریف لیگئے اور پیشاب کیا
پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہی یعنے مزدلفہ مین پڑھینگے تہ ح * **وَعَنِ** ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ
الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّۃَ

[1] لہ یعنی کنکریان مارین منار پر ۱۲

فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اُس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنے مکہ مین آنا [illegible] ... یعنی نماز ظہر و عصر کے جلد وقوف کے واسطے یعنے پانچ مین یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا ... بیچ ظہر و عصر کے دن عرفہ کے پس کہا عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے اور اکرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہ کہا مین نے سالم کو کہ کیا کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہین اتباع کرتے اسمین یعنی اسطرح نماز پڑھنے مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھ کر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کیطرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑھ کر آیا تھا مکہ مین اور انکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اُسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمرؓ کے اقوال اور افعال کی اور پوچھتا رہنا اُنسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نکرنا پس اس حالت مین اُنسے یہ مسئلہ مذکور بھی پوچھا ۶ع

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہے بیچ بیان پھینکنے کنکریون کے مینارون پر ف جمار اصل مین کنکریون کو کہتے ہین اور حاجی نام اُن سنگریزون کا ہے کہ مینارون پر مارے جاتے ہین اور جن مینارون پر کہ وہ سنگریزے مارتے ہین انکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے انپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کے روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتے ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور انپر کنکریان مارنی آتی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابرؓ سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے تھے سیکھو افعال حج کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا شافعیؒ نے کہ مستحب ہی اُسکو کہ پہونچے منی مین سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منی مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو رمی کہ بعد اُسکے رمی ہی جیسیکہ رمی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کے اسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پا کرے اسلیے کہ بعد اُسکے کھڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہی ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کے سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ سب پر ۶ع

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابرؓ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے منارے کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کے نقل کی یہ مسلم نے ف طور کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کے سرون سے پکڑ کر یعنے چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسیطرح ہی ۶ع

وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارے پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جس وقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اگر کنکریان منارون پر ڈال دے پھینکے نہین تو کافی ہی لیکن ہی بُرا اختلاف رکھتے ہین کہ یہ کافی ہی نہین اور صحیح کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنے ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کے رمی کرتے تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنے گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پھر اگر مکہ کو جاوے

تو پہلے ہونے فجر تیرھوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اُسدن پہلے زوال کے بھی رمی جائز ہی ہے ﴿ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہونچے طرف جمرۂ کبریٰ کے یعنی جمرۂ عقبہ کے پس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنے اور منیٰ کو داہنے اپنے اور پھینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح پھینکیں کنکریاں اُس شخص نے کہ اُتاری گئی اُسپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس کیا کعبہ کو بائیں اور منیٰ کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ﴿ اور بیہقی نے روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللّٰهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشكورا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اُسمین افعال حج کے مذکور ہین ہے ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریوں کا طاق ہی یعنی سات کنکریاں پھینکی اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانۂ کعبہ کے طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ دھونی اگر کی لیوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ طاق لیوے یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریاں پھینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے واجب ہی اور طواف مین سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار شوط یعنی پھیرے فرض ہین اور باقی واجب ہی ﴿

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلُ اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۂ عقبہ پر دن نحر کے سوار اُونٹنی صہبا پر نہ تھا اُس جگہہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف صہبا اُس اُونٹنی کو کہتے ہین کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سُرخ ہون اور اندر سے سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسے امیرون کے آگے نقیب وچوبدار اہتمام کرتے چلتے ہین حضرتؐ کے آگے معمول نہ تھا ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا ملنا مناروں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف ظاہر مین یہ فعل ایسے ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوے کے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنے تکبیر سنت ہی ساتھ ہر کنکری کے اور دعائین مذکورہ سنت ہین سعی مین ہے ﴿ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپکے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹھانے اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پہونچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنی منیٰ ایسی جگہہ ہی کہ کسی کے لیے خصوصیت اُسمین نہین جو پہلے پہونچے کسی جگہہ منیٰ مین مستحق اُسکا وہی ہی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ

روایت ہو نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے ٹھہرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھہرنا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے
اللہ سے یعنے ہاتھ اُٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے **ف** مراد دو مناروں پہلے سے جمرہ اولی اور وسطی ہو ابن عمرؓ جب انہیر
رمی کر چکتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہاں ٹھہرنا اور دعا زاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنی مسنون ہین اور لکھا ہی علمانے کہ بقدر پڑھنے سورہ
بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے کھڑے رہے ہین کہ اُنکے پانوٗن ورم کر گئے ہین اور نہین ٹھہرتے تھے یعنے دعا کے لیے نزدیک جمرہ عقبہ کے
نہ دن نحر کے اور نہ اور ایام مین اور اس سے نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ اسیطرح دیکھا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح

بَابُ الْهَدْيِ

باب ہی بیچ بیان ہدی کے **ف** ہدی ساتھ زبر ہا کے اور سکون دال کے نام
اُن چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائین بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمرہ وغیرہ جو قربانی
مین شرط ہی سو ہی انمین ہی کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف
عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو نہین کفایت کرتا اسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین آور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنے نفل پھر ہدی واجب کی
کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہی اسکو جناب حق مین
اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالے سے بسبب اسکے شرح مولانا ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا
وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اُنٹنی اپنی پس زخم کیا اُنٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اُسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اُسکا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا
پھر سوار ہوئے اپنی اُنٹنی پر کہ نام اُسکا قصوا تھا پس جبکہ اُٹھایا اُنٹنی نے آنحضرتؐ کو بیدا پر کہ نام ایک جگہ کا ہی لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے جب حضرتؐ حج کے لیے چلے اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اُنٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے
لے چلے تھے پس نیزہ مارا اُسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھ کر دو جوتیان اُسکے گلے مین ڈالین واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے
معلوم کر لین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بھول جاوے تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے
تو اسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے بھی اسکو روا رکھا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنے یہ
زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنے بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہار ڈالنا
مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمانے تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اُسوقت مین لوگ بہت زخمی
کر دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی
اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مدینہ مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق انمین
یون دیجاوے کہ ابن عباسؓ نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھ کر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے
ہین اور لبیک کہی ساتھ حج کے یعنے اور عمرے کی اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور
عمرے کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سنا نہو عمرے کا ذکر کرنا شرح مولانا وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَھْدَی النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار طرف

خانۂ کعبہ کو بھیجا اور ہار ڈالا اُنکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنے زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور
تقلید یعنے ہار ڈالنا اُنکو سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ش ع ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ بَقَرَۃً
یَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ کی طرف سے ایک گاے دن نحر کے نقل کی
یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بی بیون کیطرف سے ایک گاے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرتؐ نے اُنکے اذن سے قربانی
کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سے بغیر اذن اُنکے کے روا نہین ذکرہ الطیبی ۔ اور مشہور ائمہ کے نزدیک یہ ہی کہ گاے سات تک کی طرف سے قربانی
کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گاے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل اُنکی ہوسکتی ہی اگر سات
سے زیادہ کیطرف سے کی ہو اور اورون کے نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف سے کی ہوگی ۔ ع ح ۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے
ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے اُنکے گلے مین اور زخمی کیا اُنکو یعنے کوہان اُنکے زخمی کیے اور ہدی کرکے بھیجا اُنکو طرف خانۂ کعبہ کے
یعنے جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کرکے بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس حرام ہوئی حضرتؐ پر کوئی چیز کہ تھی حلال
کی گئی اُنکے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرتؐ پر احکام احرام کے جاری نہوئے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بات اسلیے کہی کہ اُنھون نے سُنا تھا کہ ابن
عباسؓ کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے پس
یہ حدیث بیان کرکے قول ابن عباس کا رد کیا ۔ ح ۔ وَعَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَھَا مِنْ عِھْنٍ کَانَ عِنْدِیْ ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ اَبِیْ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار اونٹون کی صوف کے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹون کو ہدی کرکے ساتھ باپ
میرے کے یعنے حضرت ابوبکرؓ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ
بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اُسنے کہ تحقیق یہ ہدی
ہی یعنے کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اُسنے کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وائے ہی تجھکو
یعنے مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ
اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الزبیرؓ سے کہ کہا سُنا مین نے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ پوچھی گئی سوار
ہونے ہدی کے سے پس کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سوار ہو اُسپر اچھی طرح یعنے اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اُسکو جسوقت
کہ مضطر ہووے تو طرف اُسکے یہان تک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضے تو
کہتے ہین کہ اگر ضرر نکرے تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر
سوار ہونے کا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ش ح ش ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَۃَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَہٗ
فِیْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْھَا قَالَ انْحَرْھَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ اجْعَلْھَا عَلٰی صَفْحَتِھَا

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ
ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکہ کو اور امیر کیا اُسکو اُنمین یعنے نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکہ مین پہونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرون مین
اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے اُنمین سے یعنے بسبب تھک جانے کے یا دبلاپے کے قریب ہلاکت ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اُسکی خون
اُسکے مین یعنے وہ پاپوشین کہ گلے مین ڈالین تھین بطریق ہار کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشون سے اوپر کنارے کوہان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو
اور نہ کوئی رفیقون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپہ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہی پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ غنیا کہ کھانا
اُسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کھا تو اُسمین سے الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اُنکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکے اپنے کھانے کے لیے ذبح نہ
کر ڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب نہ کھاویگا اُسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے انکے پیچھے منتفع ہونگے اور کبھی قافلے
کے بعد لنگے آتے ہین وہ فائدہ اٹھاتے ہین اس سے مع ع + راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا
اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونے لگے یا عیب والی
فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اُسکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اُسکو اور جوتی اُسکے خون مین رنگ کر اُسکی
گردن پر چھاپہ دے اور نہ کھاوے اُس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اُسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل
اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہی اور سوائے انکے نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اُس
ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر یعنے ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کھانا اُسکا درست ہی انتہی پس اُنھون نے راستی کے ہدی کو وہان کے ہدی پر قیاس
کرکے یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف مذہبون کے واللہ اعلم + مولانا + وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ
عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے
اونٹ سات کیطرف سے اور گائین سات کیطرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہی واسطے امام اعظمؒ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہی شریک ہونا
سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنے ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا
قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہی اور
امام مالکؒ کے نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع + طیبی + ع + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ
اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمرؓ نے کہ کھڑا کر تو اُسکو اور پاؤن باندھ
یعنے بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے
گائین وغیرہ کے گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکے بایان زانو رسی سے
باندھے اور اُسکے سینہ پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ کھڑا کرکے نحر کرنا افضل ہی اور اگر کھڑا
نہ کر سکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنے سے اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پاؤن کھلے ذبح کرے + ح ع + وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ
نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبرگیری کرون مین

اُنکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرون مین اُنکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو اُنمین سے یعنی مزدوری اُنکی اُنمین سے
نہ دون فرمایا حضرتؐ نے ہم اُسکو دینگے یعنے مزدوری اُسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرتؐ بطریق
ہدی کے لیگئے تھے مکے مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سب سو تھے جیسا کہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی بعد دیدی قصاب کو اُسکی مزدوری
مین نہ دی اور احسانًا دیدے تو جائز ہے بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر تصدق دیدے تو بھی جائز ہے اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی چھاتی چھینٹا
پانی چھڑک دے تاکہ دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دوہے تو تصدق دیدے یہ ملتقی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ
لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا
تھے ہم نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کر رکھو یعنی تین دن
کے بعد بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتداء اسلام مین لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرتؐ نے حکم فرمادیا تھا
کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نکر رکھا کرو کھانے کے لیے تصدق دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی
کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو تو مضائقہ نہین اور کہا شمنی نے کہ مستحب ہے کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران او قربانی مین سے اور نہین جائز ہو سوائے انکے
اور ہدایا مین سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین یہ ج

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ
رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئے سال حدیبیہ کے
مین بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اُسکی ناک مین ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سونے کی تھی غصہ مین ڈالتے تھی سبب
اُسکے مشرکون کو نقل کی یہ ابوداود نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرے کو تشریف لیچلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا
اور مکے مین نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرتؐ اونٹ اپنے ہدی کے لیگئے ذبح کرنے کے لیے اُنمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ
کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ اسلیے لیگئے تا مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ
غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرون کو مستحب ہے یہ ج وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ
مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کرون مین ساتھ اُس
جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اُسکو پھر رنگ پاپوش اُسکی اُسکے خون مین یعنی جو کہ اُسکے ہار مین ہے اُسکو
خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنے منع نکر فقرا کو اُسکے کھانے سے پس کھاوین
وہ اُس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اس سے یعنے فقرا
سواے ہمراہیون کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہو چکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہی
اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام اُنکے قبیلے کے ہین ت وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ
قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی
عبداللہ بن قرط سے انقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سب سے بڑا دن دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہی پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ اوس دن کا
اور وہ دن دوسرا ہو پیچھے نحر کے کیا ہی یعنی تاریخ کا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے کہ نزدیک ہوتے
طرف حضرتؐ کے تاکہ انکو اونہین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرتؐ بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھا مین انکو پھر کہا مین نے یعنی اس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرتؐ نے کہا اس نے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی مین سے
نقل کی یہ ابوداود نے وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ مین ف
بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہو کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہو اسلیے کہ عشرہ افضل ہو اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہو یا عشرہ ذی الحجہ
کا ہی پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہو اور بعضی سے معلوم ہوتا ہو کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہو انمین تطبیق
یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے یعنے اشہر حرم مین عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہو پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام
مہینون مین افضل ہو اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہو اور نہین بعید ہو یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہو باعتبار حیثیت کے یعنے رمضان
مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہو اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہو اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہو اور عشرہ ذی الحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہو اس جہت سے وہ افضل ہو آو پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہین اس دن منی مین بعد رنج اُٹھانے کے اداے مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہو کہ عرفہ افضل ایام ہو پس یہان بھی وہی تاویل
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہو اور تاکہ انکو اونہین پہلے ذبح کرین یعنے واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرتؐ کے ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھے پہلے ذبح کرین اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہو سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال مین
کہ اسکے گھر مین ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کرین ہم جیسا کہ کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوئے مین یعنے
نہ رکھین گوشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے
یعنے ساتھ منع کرنے کے جمع کرنے سے یہ کہ مدد کرو تم انکی یعنے اب حاجت نرہی نہی بھی نرہی اگر رکھوگے اجازت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک
سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اُس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کردین
جمع نکر رکھین سال آیندہ مین جب حاجت نرہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَأْتَجِرُوْا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہو نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنے تمھارے فقرا کو بھی ہو پہنچے لایا اللہ تعالے
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنے ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنے منی کے کہ چار دن ہین دن ہین

کھانے اور پینے کے ہیں پس روزہ حرام ہے انمین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہیں بموجب قول اللہ تعالی کے فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ۱۲ع

بَابُ الْحَلْقِ

باب ہے بیچ بیان سر منڈانے کے ف اس باب میں سر منڈانے کا ذکر ہے اور بال کترولنے کا بھی اور مولف نے اکتفا کیا ہے ساتھ بیان کرنے فضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہے بال کترولنے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا حج اور عمرے کے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع میں اور بعضے لوگون نے بھی منڈایا صحابیون میں سے اور کتروائے بال بعضے صحابیون نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضون نے واسطے متابعت حضرتؐ کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہا مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضا میں بال کتروائے پس دونون چیزین حضرتؐ سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُعٰوِیَۃُ اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہؓ نے کہ تحقیق میں نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروے کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ مشقص بڑی قینچی کو کہتے ہیں ع یہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائے اپنے حج مین بلکہ سر منڈایا پس یہ بال کتروانے جو معاویہ نے روایت کی عمرے مین تھے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ کہنا نزدیک مروے کے اسلیے کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منی مین ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا آلہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہؓ نے اور کتروانے بالون کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا آلہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کترولنے والے بالون کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کترولنے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرتؐ نے کئی بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کتروانے والون کے لیے کئی بار کے بعد ع

وَعَنْ یَحْیَی بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِہٖ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِیْنَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کنیت اسکی ام الحصین ہے یہ کہ اسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانے والون کے تین بار اور واسطے کتروانے والون کے ایک بار یعنے اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے دو بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانے والون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہے کہ چوتھی بار مین حضرتؐ نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والون کے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ یہ دعا کئی مجلسون مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانے والون کے لیے اور تیسری بار کتروانے والون کے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والون کے لیے اور چوتھی بار کتروانے والون کے لیے پایا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اسکے نزدیک وہ روایت کیا ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَّنَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا

کو بہت یاد کرنا ۱۲

طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منی میں پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پس ماریں کنکریاں انکو پھر آئے اپنے مکان میں کہ منی میں تھا اور ذبح کی ہدی اپنی پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اسکا معمر بن عبداللہ تھا اور آگے کیے سر مونڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کے پس مونڈا حضرتؐ کا پھر بلایا حضرتؐ نے ابوطلحہ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے انکو پھر آگے کیے بائیں طرف سر کے اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیے بال منڈے ہوئے ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالوں کو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانے والے کی معتبر ہے اور بعضوں نے کہا کہ داہنی طرف مونڈنے والے کی معتبر ہے صحیح **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی میں خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھتے یا عمرے کا یا دونوں کا دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اس میں ہوتا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ اولیٰ بیچ خوشبوئی احرام کے مشک گلاب ہے اور دن نحر کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اس سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی اسی روز اور نماز پڑھے ظہر کی منی میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** باب حجۃ الوداع میں جابرؓ سے حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مکے میں پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منی میں پڑھی وجہ تطبیق کی جابرؓ کی حدیث کے فائدے میں مذکور کی گئی ہے جو چاہے وہاں سے دیکھے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اس لیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند داڑھی منڈانے کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوائے اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو انپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے انکو کتروانا بالوں کا بخلاف مردوں کے کہ واجب ہے انپر ایک ان میں سے اور سر منڈانا افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سر کے چوتھائی حصہ کے بالوں کے کتروا دے اور تمام سر کے کترانے مستحب ہیں اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل ہے مذہب تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہے امام مالکؒ نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ ثواب یہی ہے بیچ درمختار کے فَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے

بَابٌ

باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

آتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع مین بیچ منیٰ کے واسطے لوگون کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے
پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مین نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کرلے اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا
کہ نہین جانتا تھا مین پس نحر کی مین نے پہلے کنکریون مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ
مقدم ہوئے یا موخر ہوئے مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا
کہ سر منڈایا مین نے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مین نے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریون کے
فرمایا اب کنکریان پھینک اور نہین گناہ ف دن نحر کے چار چیزین اس ترتیب سے کرنی چاہیین کہ پہلے منیٰ مین پہونچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا
ہے سات کنکریان مارے پھر جانور کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ مین جاکر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزون کا
سنت ہے اکثرون کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنے جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی
چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ انہین مین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نہونے حرج سے نہونا گناہ کا ہے
بسبب جہل و نسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنے انہین سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباسؓ
نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہ معنی نہ سمجھے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ مین فرماتے نہین گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے
کہا کنکریان پھینکین مین نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہ بخاری نے ف نزدیک اور اماموں کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریان پھینکنے مین
غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے انکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اسمین تفصیل ہے کہ کنکریان پھینکنے کے لیے یا بعد طلوع
فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنے جائز ہے لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا غروب تک
وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ اس صورت مین ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چروا ہے نے
اور مانند انکے رات کو کنکریان پھینکین تو انکے حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چروایا اور مانند اسکے ہوگا
اسکو فرمایا گیا گناہ نہین اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہؒ کے نزدیک
بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دو دنون کے کہ بعد دن نحر کے ہین بعد زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت
مکروہ ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہووے آفتاب
چوتھے دن کا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سبکے نزدیک ہے ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاہُ
رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ
وَلَا حَرَجَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
تحقیق مین نے طواف افاضہ یعنے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اسکو اب سر منڈالے یا کتروالے اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مین نے
پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ

قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فكان الناس يأتونه فمن قائل يا رسول الله سعيت قبل ان اطوف او اخرت شيئا او قدمت شيئا فكان يقول لا حرج لا حرج الا على رجل اقترض عرض مسلم وهو ظالم فذلك الذي حرج وهلك رواه ابو داود روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا نکلا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پھرا مین صفا مروہ مین پہلے طواف کرنے کے یا پیچھے کے مین نے ایک چیز پہلے کی مین نے ایک چیز پیچھے افعال ایام منی کے پس تھے حضرت فرماتے نہین کچھ گناہ لیکن گناہ اس شخص پر ہے کہ آبروریزی کرے مسلمان کی اس حال مین کہ وہ شخص ہو ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کیا ابو داود نے ف پھرا مین صفا مروہ مین یعنی حج کے لیے پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور اخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منی کے بسبب نادانستگی کے گناہ نہین ہے گناہ اس پر ہے کہ از راہ ظلم کے ناحق کسی کی آبروریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اس سے وہ نکل گیا کہ دین کے لیے کسی کی آبروریزی کرے وہ گنہگار [illegible]

باب خطبة يوم النحر ورمي ايام التشريق والتوديع

باب بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کے تشریق کے دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کے اور بیچ بیان طواف رخصت کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابي بكرة قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر قال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان وقال اي شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه فقال اليس ذا الحجة قلنا بلى قال اي بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس البلدة قلنا بلى قال فاي يوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس يوم النحر قلنا بلى قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن اعمالكم الا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع متفق عليه روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کی کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالی کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہو گیا انمین سے چار مہینے باحرمت ہین تین تو پے در پے ذوالقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے پھر فرمایا کیا نہین ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کونسی بستی ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے فرمایا کیا نہین بلدہ کہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے فرمایا کیا نہین ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اسدن تمھارے کے بیچ اس بستی تمھاری کے بیچ اس مہینے تمھارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملون تمھارے سے خبردار ہو پس پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا مین نے یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنے کہ ہان پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الہی تو گواہ رہ یعنی انکے اقرار پر تا روز قیامت کے منکر نہوا [illegible] چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا

انتہی مستحب ہی نزدیک شافعیہ کے خطبہ بیچ اوّل ایام نحر کے اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہی ؟ دوسرے مین ہمارے مذہب کے پس یہ خطبہ مذکورہ نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہو گیا جیسا کہ ابتدا ے پیدایش مین تھا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیت تک معنے کلام کے یہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے بعد اُسکے ہوتا پس متبدل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکے کو یعنے پہلے مہینون حرام مین لڑتے نہ تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی لیکن اس حساب سے حرام مہینون کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع مین مثلاً محرم ہوتا اُسکو وہ اپنے حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینون کے غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالے نے اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیأت پر جس برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اُس برس مین دیکھا اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنے حکم کیا اللہ تعالی نے یہ کہ ہو دیکھا اسوقت مین پس پایا ٹھیک اسکو اور کیا کر و حج اسوقت مین اور نہ متبدل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بعضون نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اسمین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اُسکی اور مہینا یہان تک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی اور اعتبار کیا تھا نراعدد اپنی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم یعنے علیحدہ ہی مہینے واسطے حج پہلے کے اور چار مہینے با حرمت مین فرمایا اللہ تعالی نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی انھون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمین یعنے گناہ نکرو انمین کہ بہت بُرا ہی مانند گناہ کرنے کے حرم مین اور حالت احرام مین اور مؤید ہی قول جمہور کا یہ کہ حضرت نے گھیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہی اور مضر نام قبیلہ کا ہی عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینے کی اور شہر کی اور دن کی خوب قرار پکڑے تاکہ بنا کرین اُس پر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اُسکا خوب جانتا ہی از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے کیا ہی اور ایک روایت مین کفار آیا ہی بدلے ضلالا کے یعنے مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ۔ **وعن** وبرۃ قال سألت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی وبرہ سے کہا پوچھا مین نے ابن عمرؓ سے کہ کسوقت پھینکون مین کنکریان منارون پر یعنے کیا ہوین با ہوین دیکھ کو فرمایا جسوقت پھینکے امام تیرا اسیوقت پھینک یعنی پیروی کر رمی مین اُسکی کہ بنسبت تیرے زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا مین نے اُن پر مسئلہ یعنے چاہی مین نے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنے وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنے پھینکتے کنکریان نقل کی یہ بخاری نے **وعن** سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم یاخذ بذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا ثم ینصرف فیقول ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری اور روایت ہی سالم سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہان تک کہ اترتے نرم زمین پر پھر کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنے بقدر پڑھنے سورۃ البقرہ کے اور دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کے منارے پر سات کنکریان

اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائین طرف یہان تک کہ آتے زمین نرم مین اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور کھڑے
رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالے کے اندر سے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اُسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح سے
دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف ترتیب مذکور سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ
اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنے پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالکؒ کے مذہب مین واجب اور نالے کے اندر سے
ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کنکریان پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو منارون کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا
اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگرچہ بعضون نے کچھ کچھ لکھا ہے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پروانگی
مانگی عباسؓ بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے مین راتون منی کے مین بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس اذن دیا حضرتؐ نے
انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اُس زمانہ مین کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے کنوئین سے
اگر بسبب اژدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اُن حوضون مین سے پیوے اور اُسکے داروغہ عباسؓ بن عبد المطلب چچا حضرتؐ کے تھے اور نائب اُنکے کئی تھے وہ پلایا کرتے تھے
پس جن راتون مین کہ منا مین رہتے ہین اُنہین پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو مین مکے مین رہون واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرتؐ نے
پروانگی دی اور رات کو منی مین رہنا راتون معلومہ مین واجب ہے جمہور علما کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعیؒ اور
احمدؒ سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے مین اکثر رات ہے یعنے آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اُس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ العید
وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات کے رہنے کو دلیل اُنکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے
رات کے رہنے کی مکے مین اور کہا بعض علما ہمارے نے کہ جائز ہے اُسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے مین مانند عباسؓ کے اور اُسکو کہ اور عذر شدید ہو یہ کہ ترک
کرے رات کو رہنا منی مین منی کے شبون مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ فدیے کے اور ساتھ عذر کے
مفقود ہوتی ہے اُس سے اساءۃ یعنے برائی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ
الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ
قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی
اپنی ماں کے پاس سے یعنے پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرتؐ نے پلا مجکو یعنے اسی مین سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے اسمین
فرمایا پلا مجکو یعنے اسی مین سے پس پیا حضرتؐ نے اُس پانی مین سے پھر آئے کوئین زمزم کے پاس اور لوگ یعنے اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگون کو اور محنت
کرتے تھے پلانے مین پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنے غالب آوینگے تم پر لوگ پانی کھینچنے
مین بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اُترتا مین یعنے اونٹنی پر سے کہ حضرتؐ سوار تھے اُس پر تاکہ
لوگ دیکھین اور کام سیکھین یہان تک کہ رکھتا مین رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے یعنے
گمان یہ ہے کہ اکثر لوگون کے ہاتھ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اسمین ہاتھ ڈالتے ہین اسلیے آپکے واسطے الگ رکھ چھوڑے پانی مین سے منگایا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ

کیا مضائقہ ہی اور سج ہی پلا دیں پیاس سے اور موافق اسکے ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگوں کے سے از راہ تبرک کے اور منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہی یہ کہ پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کے سے اور حدیث سؤر المؤمن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت آپہی پرسے اُترے نہین پانی کھینچنے اور پینے کے لیے اور ایک روایت مین عطاء سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا ڈول یعنے زمزم سے نہ کھینچا ساتھ آپکے کسی نے پس پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ اول آنحضرت بیٹھے کو دیکھ کر نہ اُترے ہونگے پھر دوبارہ تشریف لائے تو بھیڑ دیکھ کر پانی کھینچا اور پیا ہو ﴿وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سو کر محصب مین پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اسکا یعنے طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصب اصل مین اُس جگہ کو کہتے ہین کہ اس مین کنکر بہت ہون اور اب نام ایک جگہ کا ہی متصل منی کے اور اسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہین اسلیے اسمین کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑھی ابطح مین اور اُترنا محصب مین بعد نکلنے کے منی سے تیرھوین ذیحجہ کو ہی ﴿وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سے کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے کہا مین نے خبر دے مجکو ساتھ اُس چیز کے کہ یاد رکھی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان پڑھی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کے کہا انس نے کہ منی مین کہا عبد العزیز نے کہا مین نے انس سے کہ پس کہان پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنے چلنے کے کہ تیرھوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑھی نماز ابطح مین پھر کہا انس نے کہ تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت نے تو ایسا کیا ہی اور تو ایسا کر جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا نہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب مین پڑھی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سے یعنے اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منی مین پڑھی یا محصب مین کہ اسکو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین دونون مین ۔ مولانا ج ع ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا اترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اُترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اُترنا اسمین تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرت کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ابطح مین حضرت اسلیے اُترے تھے کہ تا جمع ہو جاوین وہان اسباب اپنا اور مکے مین جا کر طواف الوداع کرین پھر جب وہانسے نکل کر مدینہ کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سب تیار ہون اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اترنا محصب مین سنت ہی یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سے ہی اور تتمہ افعال حج سے ہی یہ قول ابن عمر کا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین فرمایا کہ ہم اُترنے والے ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے اپس مین عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مناکحت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہان تک کہ محمد کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اس مکان مین کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالے کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ انھون نے فرمایا کہ حاجیہ سنت سے ہی اُترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ اُترنا آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکے تھا کہ دکھاوین مشرکون کو قدرت باریتعالی پس سنت ہو وہان اُترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہی

بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تھا وہان اُتر پڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کھڑا کیا بسبب اتفاق ویسے اپنی
کے بسبب امر حضرت کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اُترے اگرچہ بطریق
اتفاق کے تھا اترنا تو اچھا ہو وہان اُترنا اور صحابہؓ اور خلفاے راشدین بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اُترے تو کچھ لازم نہین آتا ہی **وَعَنْهَا** قَالَتْ أَحْرَمْتُ
مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ
فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ
مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا احرام باندھا مینے تنعیم سے ساتھ عمرہ کے پس داخل ہوئی مین یعنے مکہ مین اور ادا کیا
مینے عمرہ اپنا یعنے جو کہ بگڑ گیا تھا بسبب ہونے حیض کے اُسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصۂ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابطح مین یہان تک کہ فارغ ہوئی مین یعنے عمرہ سے حکم فرمایا لوگون کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرتؐ یعنے ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف
کیا اُسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنے طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مؤلف نے کہ یہ حدیث نہین پائی مینے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنے ایک کے
اُن دونون مین سے بلکہ ساتھ روایت ابو داود کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اُسکے **ف** پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہون
یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنے ابو داود کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب
مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابو داود کی واللہ اعلم **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ابن عباسؓ سے کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنے بعد حج کرنے کے لوگ اپنے اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنے قید
اسکی نہ تھی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنے آفاقی یہان تک کہ ہو آخر وقت اُسکا ساتھ خانہ کعبہ کے
یعنے طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنے طواف وداع عورت حائضہ سے یعنے اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس طواف کو طواف
وداع بھی کہتے ہین اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر رہا ہے لیکن افضل یہ ہی کہ وقت نکلنے کے کرے
چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہؒ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو محبوب تر ہی میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہی یہ
طواف اہل مکہ پر اور نہ اُسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اُسپر بھی نہین ہی کہ جو مکہ مین آرہا اور پھر منظور ہوا اُسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے والے حج پر ہی
اور نہ عمرہ کرنے والے پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنے اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اُسکے سعی ہی ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ
النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر روکنے والی تمکو یعنے کوچ کرنے سے یعنے لوگ اسلیے
کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اُسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنے طواف الزیارۃ
کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سے مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرتؐ محصب مین رہے تھے یعنے تیرہوین کی رات
اور وہ رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتھ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کے یعنے تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کے آتی ہی اور حضرت صفیہ نے
یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے ہی کہ ترک اُسکا نہین جائز بسبب عذر کے اور حضرتؐ نے جانا کہ اُنھون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب
ٹھہرنا پڑیگا اسلئیے یہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہ اصل مین بد دعا ہی لیکن یہان ارادہ دعاے بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسے کلمات از راہ پیار کے

ہوگئے تھے اور پس چلیں یعنے مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیئے کہ وجوب اسکا ساقط ہوا بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ تو کر ہی چکی ہو والا منعنا ہو تا ❊ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ❊ روایت ہو عمرو بن احوص سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنے دن نحر کے کہ کونسا دن ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہے حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین تمہاری درمیان تمہارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن تمہارے کے بیچ اس شہر تمہارے کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنے جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے وبال اسکا اسی پر پڑتا ہے کہ وہ ماخوذ ہوتا ہے اسکے کرنے سے اور نہین کسی اور کا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمہارے کے بیچ کبھی کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ اُن چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اُنکے یعنے گناہون کے کہ حقیر جانوگے اُنکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کہا ترمذی نے اسکو ف دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہے اسلیئے اُسدن حج تمام ہوتا ہے اور بڑے بڑے افعال حج کے اُسمین ہوتے ہین اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرفات کے ہوئے دن نحر کے نزدیک تمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے اور حج کی صفت اکبر اسلیئے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہین اور راوی کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہ جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہ اور تحقیق خون تمہارے ان یعنے جیسا اسدن اور اس شہر مین آپسمین خون کرنے کو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام و برا سمجھتے ہو اسیطرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و برا ہے اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر الخ ظاہر تر یہ ہے کہ یہ نفی ہے یعنے نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنے کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہے یہ قول اللہ تعالے کے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنے نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور خاص یہ دونون ذکر کیئے گئے اسلیئے کہ قریب اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل اُسکے کے تو غیر انکے بطریق اولے نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنے فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالے کے یعنے کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہین کریگا یہین اور مراد یہ ہے کہ ظاہر مین نہین کرنے کا اسلیئے کہ کبھی جاتے ہین تعارکے مین خفیہ اور عملون اپنے سے یعنے قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہ ہے کہ گناہ کرتے ہو اور انکو حقیر جانتے ہو اُن عملون مین فرمانبرداری شیطان کی ہے کہ راضی ہوتا ہے شیطان اُنسے اور وہ عمل باعث فتنہ وفساد کے ہوتے ہین بیچ قولہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نفی ہے معنی نہی کے یعنے نہ ظلم کرے کوئی ظلم کرنے والا اپنے نفس پر مراد یہ ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نکرے اسلیئے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہے کہ مستحق عذاب کرتا ہے اسکو پس یہ لکھ کر لکھا ہے کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہے یعنے لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہے اور مولانا صاحب زاد اللہ شرفاً کے نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہے اسلیئے ترجمہ موافق اسکے کیا گیا ہے ❊ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ

بلکہ قائم وقاعد رواہ ابو داؤد اور روایت ہے رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگوں کو منی میں
اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کے اور خچر کے سر پر اسکے بالوں کے سرخ تھے اور اندر سے سفید اور حضرت علیؓ بیان کرتے تھے حضرتؐ کی
طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور تھے انکو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرتؐ فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن**
عائشة وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارة یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجة
اور روایت ہے عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سکے لیے یا عورتوں کے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ نے طواف زیارت کیا دن نحر کے
پھر نماز پڑھی مکے میں یا منی میں کہا طیبی نے اول وقت اسکا نزدیک شافعیؒ کے عید کی آدھی رات کے بعد ہے اور نزدیک ہمارے طلوع ہونے فجر عید کے
اور آخر وقت اسکا جب طواف کرے جائز ہے لیکن واجب نزد ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر میں پس اگر تاخیر کریگا اُنسے لازم آویگا اُسپر
دم یعنی جانور ذبح کرنا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابو داؤد وابن ماجة
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہیں اکڑ کر
کہ جلدی چلے چھاتی نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرتؐ نے طواف زیارت میں کہ فرض ہے نہیں کیا اسلیے کہ طواف القدوم میں کر چکے تھے ع
مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہے پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونوں نہیں کی ہیں تو طواف الزیارۃ میں
کرے درمختار **وعن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرة العقبة فقد حل له کل شیء الا النساء رواہ
فی شرح السنة وقال اسنادہ ضعیف وفی روایة احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرة فقد حل له کل شیء
الا النساء اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریاں مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی احرام والا
اور بال کترواوے پس حلال ہوئی اُسکے لیے ہر چیز سوائے عورتوں کے یعنی عورتوں سے صحبت کرنی ابھی نہیں حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی
نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباسؓ سے یوں ہے کہ کہا جسوقت کہ مارے
کنکریاں جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اسکے ہر چیز سوائے عورتوں کے **وعنها** قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بها لیالی ایام التشریق یرمی الجمرة اذا زالت الشمس کل جمرة بسبع حصیات
یکبر مع کل حصاة ویقف عند الاولی والثانیة فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثة فلا یقف عندها رواہ
ابو داؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز میں اُسوقت کہ نماز
ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منی کے پھر ٹھہرے منی میں راتوں دن تشریق کے یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں ذی الحجہ کے مارتے تھے کنکریاں جمرہ کو جسوقت
ڈھلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منارے کو سات سات کنکریاں تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے منارے کے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے
ٹھہرنا یعنی اذکار کے لیے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کے دعاؤں اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منارے کو اور نہ ٹھہرتے پاس اُسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں
دلیل ہے اسپر کہ حضرتؐ نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکے ہی میں پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھہرتے تھے پاس اُسکے یعنی دعا کے لیے نہ یہ کہ دعا کرتے تھے پاس اُسکے
یا بعد اسکے یعنی ٹھہر کر دعا کرتے تھے چلتے میں کرتے تھے ع **وعن** ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیه قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء
الابل فی البیتوتة ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرموه فی احدهما رواہ مالک والنسائی والترمذی وقال الترمذی

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انقل کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
چرانے والے اونٹون کے بیچ ترک کرنے شب باشی کے منیٰ مین اور یہ کہ کنکریان مارین یعنے جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنی پہلے دن نحر کے پھر جمع کرین مارنا دو دن کا
پیچھے دن نحر کے پس مارین دونون دن کا مارنا بیچ ایک کے ان دونون مین سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف
کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والون کو یہ کہ رات کو نہ رہین منیٰ مین تشریق کی راتون مین اسلیئے کہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی
یہ کہ کنکریان مارین دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دونون دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہین
جائز ہے ائمہ کے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن کے
بدلے بھی تیسرے دن مارین ۱۲ ع

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہے بیچ بیان ان چیزون کے کہ بچے اُنسے محرم ف یعنے اس باب مین بیان ہے ان چیزون کا
کہ حرام ہے کرنا انکا محرم کو خواہ واجب ہولنے سے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے انکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا انکا اور صدقہ اسمین یہ ہے کہ آدھی
صاع یعنے دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ
وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا
تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہے عبداللہ
بن عمرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑون کے سے یعنے اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو پگڑیان
اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑھو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون ٹخنون کے
نیچے سے اور نہ پہنو کپڑون مین سے اس چیز کو کہ لگی ہو اسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا
بخاری نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہنے کرتون اور پائجامون کے پہننا انکا ہے اسطرح کہ
کہ معمول ہے پہننے کا جیسے کرتے کو گلے مین پہنتے ہین اور پائجامہ کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہین منع اسلیئے
اس صورت مین یہ نہین کہینگے کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ باندھنے سے مراد اسسے یہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی
خواہ اور کچھ مگر چیز ایسی ہو کہ عرف مین اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہون مانند رکھ لینے کونڈے کے اور اٹھا لینے گٹھری کے سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ سے
اس جگہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہے کہ پشت پا کے بیچ مین ہوتی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کہ جسکا وضو مین دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے
کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہے اسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالکؒ اور شافعیؒ نے کہ نہین ہے اسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہؒ اور
علما انکے نے کہ اسپر فدیہ ہے جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے
اور زعفران اور ورس کے رنگ سے منع اسلیئے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے ان مین اور نہ نقاب ڈالے یعنے منھ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منھ پر کوئی چیز اسطرح
ڈھانکے کہ الگ رہے منھ سے تو جائز ہے مرد کو بھی منھ ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالکؒ نے اور احمدؒ نے ایک روایت مین اور
خلاف ہے اسمین امام شافعیؒ کا اور ہودج اگر سر کو لگے تو اسمین بیٹھنا منع ہے اور نہین تو نہین اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہے اگر نیچے
کھڑا ہو نہ اور الا نہین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ
نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوش تو پہنے موزے اور جس وقت کہ نپاوے تہ بند پہنے پائجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنے
موزے یعنے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہ بند ہو اور ازار پہنے تو نہین ہے اسپر فدیہ امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ
کے نزدیک یہ ہے کہ پائجامہ کو توڑکر تہ بند کرے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اُسپر یعنے جانور ذبح کرے ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ
بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ
كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار جبہ
تھا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق مین کہ ایک قسم کی خوشبو ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے احرام باندھا تھا عمرے کا
اس حال مین کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا پس فرمایا کہ خوشبو کہ تجھ پر ہے پس دھو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اتار ڈال اسکو پھر کر عمرے اپنے مین یعنے احرام
عمرے کے مین جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہے ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام عمرے کا وہان سے باندھا تھا اور دھو ڈال دھونے کو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مردون کو اور تین بار دھونے کو اسلیے فرمایا
کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھڑا ڈالنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور پھر کر تو الخ یعنے پرہیز کر احرام عمرے کے مین اُن چیزون سے کہ پرہیز کرتا ہے احرام
حج مین اور محرم اگر سر پہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگاویگا تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین پھر جاننا چاہیے کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب
انکا ہوگا تو واجب ہوگا اسمین فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آنے کا اُسپر فدیہ نزدیک شافعیؒ اور ثوریؒ اور احمد اور اسحقؒ کے
اور واجب ہوگا نزدیک ابی حنیفہؒ اور مالکؒ کے ح ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا
يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کر دے محرم
کسیکا یعنے بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعیؒ اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونون نہیان تحریمی
ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست انکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کر دینا اور امام اعظمؒ کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین
اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ
احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى
أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ اور روایت ہے یزید بیٹے
اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے
کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ نے رحمت کرے انکو اللہ کہ اکثر یعنے تینون امام اور تابعین انکے اسپر ہین کہ حضرتؐ نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور
ظاہر ہوا امر نکاح انکے کا اُسوقت کہ وہ احرام مین تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ اُنکے یعنے صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین
ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی اُنسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے مکے کی راہ مین دس کوس مکے سے اور عجائب اتفاقات سے یہ ہے
کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباسؓ کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباسؓ کی

دلالت کرتی ہے اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام میں ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہے کہ نکاح انکا غیر حالت احرام میں ہوا پس ہمارے علمانے ترجیح دی ہے ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ عباسؓ ابن یزید سے افضل و اکمل ہیں فقہ و تقوی میں اور حدیث ابن عباسؓ کی بخاری و مسلم میں آئی ہے اور یہ کہ حدیث عثمانؓ کی میں کہ نہی وارد ہوئی ہے اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہے کہ مراد یہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اسکے نہیں اسلیے کہ مشغول ہے عبادت میں نہ یہ کہ مراد تحریم ہے چنانچہ اس حدیث کے فائدہ میں بیان ہو گا گذر چکا ہے اور توجیہ جو عمل کیا ہے شافعیہؒ نے حدیث ابن عباسؓ کی کہ اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرتؐ کا احرام میں باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال میں کہ وہ محرم تھے یہ تکلف ہے اور ملا علی قاریؒ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے بخوف درازی کے اور نہ سمجھنے عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ایوبؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہے بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو اسپر دم آتا ہے یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہے اور اگر سر دھووے صابون یا بیری کے پتون اور مانند انکی کے سے تو نہیں ہے اسپر کچھ بلکہ نزدیک سب کے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھری ہوئی سینگی کھچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہے جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے ہوں **وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ حدیث کی سوا حضرا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھیں آنکھیں اسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم لیپ کرے انکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاج المصادر میں تضمید کے معنی لیپ کرنے کے لکھے ہیں اور علمانے آنکھوں کے اندر لگانے کے لکھے ہیں بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل میں کہتے ہیں پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہیں اگرچہ باندھا نجاوے سو جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اسمین کچھ خوشبو ہو تو اسپر صدقہ لازم ہو گا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اسمین کچھ خوشبو نہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہو گا اسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوا سر اور منہ کے تو نہیں لازم آتا کچھ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا منہ اپنا تو اسپر دم لازم ہو گا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا **وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین کی سے کہ کہا دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو اس حال میں کہ ایک انمین سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہان تک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** سایہ کرتا تھا یعنے ساتھ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک جنبہ سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہے اور مالکؒ اور احمدؒ مکروہ رکھتے ہیں اسکو **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اسپر اور وہ تھا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں منھ پر پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیری کہا ہان فرمایا پس منڈوا ڈال سر اپنا اور کھلا ایک فرق کے درمیان چھ مسکینوں کے اور فرق

تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہیں انصاری اصحاب شجرہ سے انکا تھا
ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اُسکو اور عبادہ بن صامت یار اُنکے تھے ایک دن عبادہ کعب کے پاس آئے دیکھا کہ کعب بت کو پوجا کر گھر سے نکلے عبادہ گھر میں گئے
اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصہ میں آئے اور چاہا کہ عبادہ کو بُرا کہیں پھر سوچا اور دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچھ نفع
ہوتی تو اپنے تئین بچاتا یہ سوچ کر مسلمان ہوئے اللہ تعالیٰ جب ہدایت کرتا ہے تو یون کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے مکے کے یعنے اور وہ متوقع تھے کہ مکے میں جاوینگے
جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل ہونے سے مکے میں بعد ازان مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا
حاصل یہ کہ آدھا آدھا صاع یعنے دو دو سیر گیہون چھ مسکین کو دے یا تین روزے رکھ یا جانور ذبح کر اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ
الهدی محله الخ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا اَوْ حُلِيًّا اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصًا اَوْ خُفًّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ منع فرماتے تھے عورتون کو بیچ احرام انکے کے پہننے دستانون کے سے اور ڈالنے نقاب کے سے یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ منھ کو لگے اور پہننے اُس کپڑے کے سے کہ لگی ہو اُسکو
ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑون سے کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد اسکے
یعنے بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رح نے تو یہ معنی لکھے ہین اور ملا علی قاری رح نے یہ معنی لکھے ہین کہ بعد اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنے سوائے چیزون مذکورہ کے
جو چاہے اقسام کپڑون سے سو پہنے اور لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب میں دونون منع
معلوم ہوتے ہین خزانۃ الاکمل اور والوالجی وغیرہا میں لکھا ہے کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپا تا ایکدن یا زیادہ تو اُسپر دم لازم
ہوتا ہے اور اگر کم ایکدن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے پس لائق یہ ہے کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر کسنبی دھوئے ہوئے کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ
زیور کو کپڑون میں کہا مجازًا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہم پر یعنے عورتون پر اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنے اور
بسبب احرام کے منھ کھلے ہوتے پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتے ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر منھ اپنی کے یعنے اسطرح کہ منھ کو نہ لگتی
پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہم سے کھول دیتین ہم منھ اپنا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل کی یہ ترمذی نے ف مقتت اُس تیل کو کہتے ہین کہ پھول خوشبو
کے اُسمین ڈال کر پکایا جاوے تا خوشبودار ہو جاوے یا ملایا جاوے اُسمین تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مثل تیل
بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کے تو اُسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقًا اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلون کا کہ اسمین خوشبو نہ ملی ہو
اور بہت لگاوے تو اُسپر دم لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ ہون دونون تیل
خالص خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پھول گلاب وغیرہ کے ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اسکے کے اتفاقًا اور
اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اُسمین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت میں ہے کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

یا تلون کا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقاً پھر یہ دم وغیرہ دونون تیلون کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کرے انکو بطور خوشبو لگانے کے اور اگر استعمال کرے انکو بطور دوا کے تو نہین آنے کا اُسپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کی مشک اور باقی خوشبوؤن کے کہ اُنکے استعمال سے ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دوا کے یہ شرح درمختار

الفصل الثالث فصل تیسری

عن نافع ان ابن عمر وجد القر فقال القِ علیّ ثوبًا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال تلقی علیّ ھذا وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم رواہ ابو داؤد روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمرؓ نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مین نے انپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجھپر یہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اُسکو محرم نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ اگر سیے ہوئے کپڑے کو اُس طرح استعمال کرے کہ معمول ہی اُسکے استعمال کرنے کا تو منع ہی ورنہ نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمرؓ نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب انکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا یہ شرح مولانا

وعن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ فی وسط راسہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ ماں تھین عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچھنے لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کے یہ مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈاوے یا پچھنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے یا دو سیر گیہون دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اُس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچھنون کی جگہ سے بال منڈواوے پچھنون کے لیے تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صدقہ صاحبینؒ کے نزدیک اور پچھنون کی جگہ سے مراد ہی دونون کنارے گردن کے اور گدی ہی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر سارے سے کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور آپسے بال ٹوٹین تو کچھ نہین آتا یہ مناسک ملا علی

وعن انس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم علی ظھر القدم من وجع کان بہ رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی انسؓ سے کہا سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اُنکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ پچھنے لینے مقصود ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بھی تھا

وعن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو حلال وبنی بھا وھو حلال وکنت انا الرسول بینھما رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اسوقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تھی بغیر احرام کے اور تھا مین پیغام پہونچانے والا درمیان حضرتؐ کے اور میمونہؓ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف اوپر کی حدیث ابن عباسؓ کی گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حالت احرام مین میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاننا چاہیے

کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہو اور یہ دونون مین سے ایک مین بھی نہین ہی پس نہین پہونچتی ہی یہ اُسکے درجہ کو ع ور شرح حدیث یزید کی بالا گذشت

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

باب ہی بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کواور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہی سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بسبب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بسبب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار مین نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر آوے اُسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے کم اس سے ندے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے تو دیدے اُسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اُسکے اور قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اُسکا یا اُکھاڑے بال اُسکے بدلہ دے اُس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اُسکی سے اور اگر اُکھیڑے پر اُسکے یا کاٹے ہاتھ یا پانون اُسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نسکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اُسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودھ دوہے اُسکا پس قیمت دے اُسکے دودھ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اُسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اُسکے یا بغیر اذن اُسکے کے اُسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے مذہب بعضے صحابہ کا کہ حضرت علی بھی اُنمین ہین اور بعضے تابعین کا یہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل اُنکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی رح اور احمد کا یہ ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اُسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اُسکی کے یا بغیر اذن اُسکی کے تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور اگر کچھ اُسمین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ رح اور علماء اُنکے کا یہ ہی کہ حلال ہی کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اُسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اُسکے اور مدد نکرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اُسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سے ہی حیوان وحشی بسبب اصل خلقت کے کہ پیدایش ونسل اُسکی جنگل مین ہو پس جائز ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اُسکو کھاتے ہون یا نہ کھاتے ہون بسبب آیت شریفہ کے احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیت تک پھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین حرام ہی شکار کرنا اُنکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین اُنکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین طبعاً اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند اُنکے کے پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اُنکا اور نہین آتا اُسپر کچھ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند جرغ وغیرہ کے پس جائز ہی محرم کو مارنا اُنکا اگر چوٹ کرین اُسپر اور نہین آتا اُسپر کچھ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر مار یگا اُنکو ابتداً تو لازم ہوگا اُسپر بدلہ صح ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی صعب بن جثامہ سے یہ کہ اُنھون نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تھے ابوا مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرت نے اُنپر پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنے ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنے کے فرمایا تحقیق ہمنے نہین پھیر دیا تمکو تمپر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوا اور ودان نام ہی جگہون کا درمیان

مکہ اور مدینہ کے اور ظاہر آیہ حدیث دلیل ہی اُنکی کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہیں محرم کے لیے اور مذہب ہمارا مذہب حضرت عمرؓ اور ابو ہریرہؓ اور طلحہؓ
بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کر بھیجا تھا اُسکا لینا محرم کو درست نہیں اسلیے پھیر دیا لیکن ایک
روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اُسکا بھیجا ان روایتون سے
معلوم ہوتا ہی کہ یہان بھی گوشت اُسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اُسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے
ٹکڑا اُسکا کہا بھیجی اور بڑی دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابو بکرؓ کو کہ بانٹ
دو اُسکو ہمراہیون کو اور شافعیہ کہتے ہین کہ پھیر دیا گمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى
رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ
فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے سال حدیبیہ مین پس پیچھے
رہ گئے وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار اُنکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اُنکے یارون نے گورخر پہلے اُنکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون
اُنکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اُسکو یہان تک کہ دیکھا اُسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہ کہ دیوین اُسکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا
اُنھون نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا اپنے گھوڑے سے اُتر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پھر کھایا اور کھلایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنے بگمان اسکے
کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنے حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا درست تھا
ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمھارے پاس اُسمین سے کچھ کہا اُنھون نے ہمارے ساتھ ہی پاؤن اُسکا پس لیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اُسکو نقل
کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت اُن دونون کے یہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرتؐ نے کیا تم مین سے
کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گدھے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اُسکے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہو اُسکے گوشت مین سے ف
کھایا اُسکو اور ایک روایت صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اُس سے تطبیق انمین یون دیجاوے کہ اول حضرت نے نہ کھایا
ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہو گیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنے صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی
اُنکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور
اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی
محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہی اُنکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ
وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اُسپر
کہ مارے اُنکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کاٹ کھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کوّے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ
وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اُسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پاؤن لال

شرح ہے تنبیہ اسی حکم میں ہیں سب جانور درندے حملہ کرنے والے ۱۲ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ
يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاویں حل میں بھی اور حرم میں بھی یعنے بغیر احرام کے ہو مارنے والا یا احرام
باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مارنا اُس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور
ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا اُن جانوروں کا کہ مذکور ہوا حصر انھین پر نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی
جانوروں کا مانند چیونٹی اور بھڑ اور پسو اور پچھڑے اور کھٹمل اور مانند انکے کے اور اگر مارے جون تو صدقہ دے جو چاہے ۱۲ع ح ملتقی اَلْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ
أَوْ يُصَدْ لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے
تمھارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا ہو واسطے تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنے اگر تم حالت
احرام میں شکار کروگے یا تمھارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہو تو نہیں درست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے مالک
اور شافعی نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اُس شکار کا کہ شکار کیا ہو اُسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہ معنی لیے ہیں کہ اگر بطریق تحفہ کے
بھیجا جاوے طرف تمھارے شکار تو اُسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہیں حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمھارے کے
تو نہیں درست کھانا اسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اُسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اُسکے کے وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہے شکار دریا کے
اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہیں جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے کے تصدق یعنے صدقہ دے جو چاہے
اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہیں اکثر علما انتہی اور بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالے کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ۱۲ع ح
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف حملہ کرنے والے کو یعنے جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنے کا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ۱۲ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبدالرحمٰن
بن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے حال جانور جرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا میں نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے کہ
سنا ہے تمنے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شکار ہے وہ یعنی شکار
ہے کہ کھانا اُسکا محرم کو حرام ہے یا نہیں اور کھانا گوشت جرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالکؒ اور امام اعظم کے
نزدیک نہیں درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ۱۲ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بجو کا پس فرمایا وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اُسکے دنبہ یا مینڈھا جس وقت کہ پہونچے اُسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت مین بجو کو شکار کیا یا خریدا اُسکو اُسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے ع وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ
جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ
خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہؓ بن جزی سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کھانے
بجو کے سے فرمایا کیا کھاتا ہے بجو کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسیکو کھانا اور پوچھا مین نے حضرتؐ سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اُسمین ہو بھلا
یعنے ایمان یا لقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین اسناد اسکی قوی ف یہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہو اگرچہ ضعیف ہو باعتبار سند کے اور قوت دی ہو
اسکو روایت ابن ماجہ کی نے کہ لفظ اُسکے یہ ہین ومن یاکل الضبع اور موید ہے اسکی یہ حدیث کہ حضرتؐ نے منع فرمایا ہے کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون
کے سے کہ درندون مین سے ہو اور یہ بجو ذی ناب درندہ ہے پس بسبب تعارض دلیلون کے بیچ تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے یہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے ع اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ
رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد الرحمنؓ بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی
پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضون نے ہم مین سے کھایا یعنے اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سے پرہیز کیا
یعنے اس گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین پس جب جاگے طلحہؓ موافقت کی ان شخصون کی کہ کھایا تھا اُسکو کہا طلحہؓ نے پس کھایا ہمنے اسکو یعنے مثل
اسکے کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے ف موافقت کی یعنے ساتھ قول کے یا فعل کے یعنے یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی
رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

باب ہے بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہوجانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے
یا محرم عورت کا یا خاوند اُسکا راہ مین مرجاوے تو چاہیے اُسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اُسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام
سے نکلے بعد ذبح ہونے اُسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینون امامون کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے
ہوتا ہے پس مریض اُنکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام
باندھے ہوئے تھا اور نہ پایا امکان وقوف کا یعنے عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور
یہان ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہونچے وہان اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوینگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور
مشغول ہوونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اُس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ
چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے بیچ ملتقی مسئلہ در مختار مین لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز
اور جاوے عرفات کو ع اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا روکے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سے یعنے بعد حلال ہونے کا ملنے کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکے گئے یعنے عمرہ کا احرام باندھکر مکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سے نکلے اور رواو وجانت نسائنہ
ان مین حلق جمع کے لیے ہی یعنے منڈوانا وغیرہ تہ تیب سے نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ
مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرت تھے احرام باندھے ہوئے عمرے کا پس نحر کیا یعنے ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو
پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پھر احرام سے نکلے نہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے
پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہا یا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع
احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنے جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پہ
کہ یہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعیؒ کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہؒ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین
اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونون کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنے کی جگہ ذبح کرنے کو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہی کہ حضرتؐ نے اور صحابہؓ نے
حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہؒ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح
کی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہی اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنے ساتوین برس ہجری مین اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنے رک جاوے تو قضا اسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اسکی واجب ہی اور شافعیؒ کے نزدیک اسپر قضا نہین اور
اگلے سال کے عمرے کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے ورے خانہ کعبہ کے پھر
ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے اور سر منڈوایا اور کتروائے بال یارون انکے نے نقل کی یہ بخاری نے ف یارون انکے نے
یعنے بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہؒ
اور امام محمدؒ کے اور ابو یوسفؒ نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو انمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اسپر کچھ ہ ع وَعَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
مسورؓ بن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنے ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے
کے نقل کی یہ بخاری نے ؤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ
الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ انھون نے کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے قول انکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمہارا
حج کرنے سے یعنے مانع ہو کوئی عذر پہلے رکن حج کے سے کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع نہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے
صفا اور مروے مین پھر حلال ہووے ہر چیز سے یعنے جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے
یا روزہ رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ فائتؒ یعنے جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ
عمرہ ہی اسپر اور نہ دم یعنے جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے
نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

یعنے وقوف عرفہ کا بسبب عذر کے نہ میسر ہو اور طواف اور سعی کر سکتا ہو تو طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کر کر احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے پھر بدے
ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر ہو فائت قارن یعنے حج او عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف
کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈواوے یا بال کترواوے اور
باطل ہوگا اُس سے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہدی کرے اُسکو جو چاہے اور ان
سب فوت کرنے والون پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ش ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ
حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے
اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہے حج کا یعنے ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنے ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہے اللہ کی
نہین پاتی ہین اپنے تئین مگر بیمار اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اُسکے کہ حج کر تو یعنے احرام
حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جس جگہ مجکو مرض پیدا
ہو اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنے رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرتؐ اُسکو ساتھ شرط کرنے کے
کیونکہ بیفائدہ تھے اور امام اعظمؒ جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہے
اور اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ابن عمر منکر تھے شرط کرنے کے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس
عورت کے حق مین یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا مجکو
درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہان تک کہ ذبح کیجاوے ہدی اسکی حرم مین مگر یہ کہ شرط کرے یعنے اگر شرط کرے کہ جہان مین رکون وہان احرام سے
نکل آؤن تو پھر رکنے کے حلال ہوجاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہؓ کو یہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے مین بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی ف یعنے پہلے وقت احصار یعنے رکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اُنکے ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہے مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور یہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہے لفظ
ابو داؤد کا اور ایک نسخہ مین یہ عبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے
حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنے پانون اُسکا یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

یعنے جائز ہے اسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہے اُسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے
ف یا بیمار ہو یعنے جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سواے احصار دشمن کے تو بھی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ احصار
جیسے کہ ساتھ دشمن کے ہوتا ہے ... جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہے اور یہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہ نہین
... کہ سند ... ضعیف ... کسی ... ہے حسن کہنے ترمذی کو اور ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ مین
... حسن کے ... ہے اور ... نے کہا کہ ... اسکو باطل ہے ع ح **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ
فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنے بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے وقوف
عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اُسنے حج دن منی کے
تین ہین یعنے گیارہوین ... بارہوین ... تیرہوین ... کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنوں مین منی مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ
جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہین ہے گناہ اسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پایا حج یعنے حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سے اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی نہ ٹھہرا
عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہے اسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آیندہ تک
اور جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مینارون پر بارہوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مار کر چلا آیا مکہ مین پس نہین اُسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اُس سے
تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنا تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ مینارون کو کنکریان مار کر منی ہی مین ٹھہر رہا یہانتک کہ تیرہوین
تاریخ بھی تینون مینارون کو کنکریان مارین تو اُسپر بھی گناہ نہین یعنے دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت
عبادت کے اور آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونون برابر ہین اور
کسی مین گناہ نہین ہے ع ح **بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى** باب ہے بیچ بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالے
آفات سے ف حرم کہتے ہین اُس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اُسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب
بزرگی اسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالی نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ اور سبب حرم ہونے کا بعضون نے یہ کہا ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام کو زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بھیجا اللہ تعالے نے ملائکہ کو تا نگہبانی انکی کرین پس جہان جہان
حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب
حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہوگئی اُس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم
ہوئی اور حدون حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ**

وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ
فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ ؛ روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہین ہے ہجرة ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے
لیے یعنے حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنے ساری زمین حرم حرام کیا اسکو اللہ تعالےٰ نے یعنی حرام کی
لوگون پر ہتک اسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اسکی اُسدن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنے حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے
ساتھ حرمت اللہ تعالی کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اسمین کسی کے لیے پہلے مجھسے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک
ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنے ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخ تک نہ
کاٹا جاوے درخت خار دار اسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اسکا یعنی نہ متعرض ہو اُس سے ساتھ شکار کرنے اور دحشت دلانے
اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اُٹھایا جاوے لقطہ اُسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اسکو یعنی اسکو جائز ہے اُٹھانا اُسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اسکی پس کہا عباسؓ
نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہارون اور سنارون اُنکی کے ہے یعنے انکو احتیاج پڑتی ہے
اسکی بیچ گلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھرون اُنکے کے یعنی گھرون کی چھتون مین کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنے اسکو اکھاڑو تو جائز ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرةؓ کے یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اسکا اور نہ اٹھاوے گری چیز اسکی مگر تلاش کرنے والا
ف نہین ہجرة الخ یعنے جب حضرتؐ ہجرت کر کے مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرة فرض تھی اُسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا
تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن
حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور
نہ کاٹا جاوے درخت خار دار اسکا چہ جاے ویسا درخت اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اسکا کہ مملوک نہین اور آپسے اُگا ہو
لازم ہوتی ہے قیمت اسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اسکا بھی درست نہین اور چرائی بھی نجاوے گھانس حرم کی
مگر اذخر کہ اسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماة یعنے کھنبی بھی مستثنے ہے اسلیے کہ نباتات سے نہین ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے چرانا جانورونکا
حرم کی گھانس مین اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو تو حکم اسکا غیر حرم مین یہ ہے کہ تعریف کرے یعنے
لوگون کے مجمع مین کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی ہو تو فقیر دیدے
بعد ازان اگر مالک آجاوے تو اسکو قیمت اسکی دیوے اور حرم کے لقطہ مین نہین ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا یہانتک
کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور اکثر علمانے فرق نہین کیا ہے
درمیان لقطہ حرم اور غیر اُسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کے مین
آوینگی انشاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکے مین بھی تعریف کرے جیسے کہ اور جاے کرتے ہین اور
مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہین ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ اعلم
مع ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین حلال واسطے کسی کے تم مین سے یہ اُٹھاوے مکہ مین ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے ہتھیار اُٹھانا مکہ مین بدون ضرورت کے نہین درست ہی یہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اُٹھانا مکہ مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ
بلا ضرورت ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ
ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے مین دن فتح مکے کے اور انکے
سر مبارک پر تھا خود پس جبکہ اُتارا اُسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید او کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہی پردے کعبے کے فرمایا مار ڈال اُسکو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوئے مکے مین داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکے مین بغیر احرام کے جائز ہی اُسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک
یعنے حج یا عمرے کا اور یہ صحیح قول شافعی کا ہی اور تمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام کے
اور یہ بھی ہی کہ احرام واسطے تعظیم اُس جگہ کے ہی پس برابر ہی حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح
مکے کے تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈالا اُسکو کہا طیبی نے
کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اُسکی اور ایک لڑکی گانے والی رکھی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اصحاب کرام انکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اُسکے مار ڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا
بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اُسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے اسپر
کہ قتل اُسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ۱۲ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ
عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنے مکے مین دن فتح مکے کے
بغیر احرام کے اور اُنپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنے ہوئے ہونگے اور اُسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنے
کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ۱۲ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا
جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنے سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے
اور اُنمین ہونگے بازاری اُنکے اور وہ شخص کہ نہین اُنمین سے یعنے کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اُنکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی
اُنکے ہونگے اور فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اُٹھائے جاوینگے اپنی نیتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ خبر دی ہی
حضرت نے آخری زمانے کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اُسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا
کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے اُنمین یہ بھی اگرچہ قصد انکا انکا سا نہین ہونے کا اسلیے کہ اُنھون نے بڑھائی بھیڑ اُنکی اور
مدد کی اُنکی فساد اُنکے پر پھر اُٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ۱۲ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مقدر یون ہے کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جائے عبرت ہے کہ کعبہ باوجود اسقدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہے ساتھ وجود اس خانہ مبارک کے ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبے کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بھدا اکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے ف افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے اسکے آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان پنڈلیان دور دور ۱۲ علی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہے اسمین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بند کرنا الخ یعنے خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچیگا یہ حرام ہے ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہے جیسا کہ فرمایا کجروی ہے یعنے میل کرنا ہے حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ۱۲ مسئلہ مکروہ ہے احتکار یعنے بند کر رکھنا قوت آدمیون اور جانورون کے کا نیت مذکورہ سے اس شہر مین کہ ضرر کرے شہر والون کو ملتقی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنے جبکہ رخصت ہونے وہان سے دن فتح مکے کے کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتے مجھکو تجھمین سے نہ رہتا مین کہین سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف یہ دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہے مدینے سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکے سے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمرا کے سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب ہے زمین خدا کا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے مین وہان حضرت نے کھڑے رہ کر مکے کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اس سے حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسیلیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہے اور نکلنا اس سے شقاوت ہے ع اس مسئلہ مین جو علما نے اختلاف کیا ہے ملا علی رح نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور درمختار مین لکھا ہے کہ نہین مکروہ ہے مجاورت مکے اور مدینہ کی یعنے رہنا انہین اسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونے کا تو وہان رہے والا نہ رہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً وَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ الْخَرْبَةُ الْجِنَايَةُ ۔ روایت ہی ابی شریح عدوی سے یہ کہ انہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکہ کے پروانگی دی واسطے میرے ای امیر تا بیان کرون مین واسطے تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اسکو کانون میرے نے اور یاد رکھا اسکو دل میرے نے اور دیکھا اسکو آنکھون میری نے جسوقت کہ فرمایا اسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے نہو اسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمین پس کہو واسطے اسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اسمین ایک ساعت دن مین سے اور ہوگئی تعظیم اسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ زمانے کے مانند تعظیم اسکی کی جو کل گذری ہوئی کے یعنے سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچادے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجسے ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربہ کے قصور کے ہین ف عمرو بن سعید حاکم تھا مدینے کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بھیجتا تھا طرف مکے کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنے اسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تھا اسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حالانکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم مین چلا آوے تو حرم اسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنے اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوے بدلہ اسکا اس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ طاعت امام سے نکل گیا ہی اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اسکو مارونگا ۱۲ وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکے کی تعظیم اسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کے سے اور حج فرض اولے ہی فرمانبرداری والدین کی سے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہی اور بنانا سرا کا افضل ہی حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنے صدقہ افضل ہی یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیے کہ اسمین مال بھی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہی اسمین ہر شخص کی بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہی تو اسکے سب گناہ جھڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ کے گناہ

معاف ہوتے ہین بندون کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جاتی ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتھ ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوٰۃ کے مگر یہان گناہ دیر کر ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ حبشی نے گناہ کے قائل ہوئے ہین ہرا و انکی یہی ہی اور مستحب ہی داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ایذا اُسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور پردے کا ہی شیبہ سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اُسکے نائب سے اور جائز ہی اُسکو پہننا اُسکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹھے تو اُسکو قتل نکرے جبتک کہ وہان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اُسمین قتل نکیا جاوے اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگے ہین اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یعنے دفن کیے گئے ہین اُسیپر وہ مطلق افضل ہی حتے کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرتؐ کی قبر کی مستحب ہی بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی اُسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہی چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نگذرے مدینہ پرسے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرتؐ کی زیارت ہی کرے بالفعل اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہی حضرتؐ نے کہ نماز اُسمین بہتر ہی ہزار نمازون سے بیچ غیر اسکی کے سوائے مسجد حرام کے یعنے اُسمین لاکھ نمازون کا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہ مسائل دُرمختار مین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اُسکے ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کے فائدہ مین متفرق لکھے جا چکے ہین مگر ایکجا اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا کا کہ اُسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اُسکا ہندی زبان مین ترجمہ کر کر ایک فصل مین لکھتا ہون

فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اُسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادا سے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام و نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہی تو جب جہاز مین بیٹھکر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم کے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اُسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ مین پہونچکر افعال عمرے کے حج کے مہینون مین کر کر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرے کے کر کر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اُسکے پہونچکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھے پس صورتین مکہ شریف مین پہونچکر افعال عمرے کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے کر کر احرام سے نکلے اُسکو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظمؒ کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہی کہ ناخن ہاتھ پانون کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کر لیوے اور لبین لیوے اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈواوے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل ہی اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہی اور اگر دونون دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اُس سے ستر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہی اور خوشبو لگاوے اور پڑھے دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہی تو یون کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہی پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نکہے اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک

الیک والعمل لبیک لبیک الٰہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے
قافلے سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر وقت اترنے کے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو تکبیر نماز کی ہی جیسیکہ نماز مین وقت انتقالات تکبیر پڑھتے
ہیںہی اس سفر مین وقت اترنے کے چڑھنے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو لازم ہی کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا
نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل او جبا او قبا او پائجامہ او بارانی او موزہ او دستانہ او ٹوپی مانند انکے اور پہننے سے اسطرح کا یہی کہ پہنا جسطرح
عادت ہی انکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتے یا پائجامہ کو بدن پر نہ پہنے اور اگر لنگوٹا لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا
رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی او کسنبی او مانند انکے کے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث
جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے
اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہی اور
استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے
خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے او کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن
اپنے سے اور منھ اور سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جون نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانورون کا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ
یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ او بچھو اور چوہا اور چچڑی او کچھوا او بیر بہوٹی او گبریلا او گیدڑ او سہہ او پروانہ او مکھی او چیونٹی او گرگٹ او بھڑ او پسو او مچھر او درندہ
حملہ کرنے والا اور ہر جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت لبعد زوال سے فجر عید الضحیٰ تک ہی
تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید اضحیٰ کے کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہی او چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے
اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہوے گا اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ کا
اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے اور کنکریان مارنی منا مین اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا
یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہی اور
طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا او
مروے کے صفا سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے
دو رکعتین پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق او ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت
ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم کے طواف کے اندر آجاوے او سعی درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین
او زمان معین مین کرنا یعنے حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ انکے ترک سے
دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوا انکے سنتین اور آداب او مستحبات ہین اور دم عبارت ہی جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین
یا بکری یا مانند انکے او بکری او مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ
کے پہلے سر منڈانے کے تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنے اونٹ یا گائین او اپنی ہدی قران او تمتع او ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہی
اور سوا انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران او تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل
یہ ہی کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکھے جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے سے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہی

اسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جسوقت ارادہ مکے مین جانیکا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہی اور جانب بلندی مکہ معظمہ کے ثنیہ علیا ہی داخل ہووے
اور نکلنا مکہ مین بہتر ہی رات کے جانے سے اور جب کہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان کہنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہی
وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ تواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل
جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر وتہلیل کرے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ
اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد وغیرہ کے لیے سنت ہی بجالاوے اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کی طرف کرکر تکبیر وتہلیل کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت
بوسہ دینے کے دونو ہاتھ اٹھاوے جیسے کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اس صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ دے سکے
تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دو ہتھیلیون سے اشارہ کرکر انکو چومے اور تکبیر وتہلیل اور تحمید
کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف بہیئت اضطباع کرے یعنے چادر داہنی
بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنے جلد چلے مونڈھے ہلا کر
اور سینہ نکال کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنے بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی
حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہی بوسہ ندے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک
واجب ہی اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہانہی پڑھے اور اول رکعت
مین بعد سورۃ فاتحہ کے قل یا پڑھے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر
پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر وتہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان
صفا اور مروے کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اتنا بلند ہو کہ خانہ کعبہ
نظر پڑے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا کے لیے اور تکبیر وتہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اترے
اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر
وغیرہ صفا پر کی تھی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد ورفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہی کہ بعد طواف کے ہو
اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہین ہی لیکن اولی ہی اور
طواف کے لیے طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنے کے باتکرنی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ
بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑھتا ہی اسمین بیان ہوتا ہی
احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منی کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کے منی مین مع غیر ذلک اسکو سننے کہ
بہتر ہی اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منی مین احکام حج کے خطبہ مین بیان ہوتے ہین انکو بھی سنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو
تو آٹھوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندھکر بعد طلوع آفتاب کے منی مین آوے اور اگر ظہر پڑھکر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منی مین رہے اور نوین
عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑھکر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منی مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہی لیکن
خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہ کہ چاہے اترے سواے بطن عرنہ کے اور اترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہی اور اسدن بعد زوال کے نہاوے کہ
سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہی بدون اسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے

سرون پر منارے بنے ہین جو مسعیٰ کی علامت ہین اور لیے دیوار مین نشان مناروں کے بنادیے ہین ۱۲

اور استغفار اور لبیک و تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام
کے مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ میں استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع
کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور بعد ہونے فجر کے
تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی سے گذرے تو جلد وہاں سے گذر جاوے اور
بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منیٰ کو روانہ ہو اور وہاں پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب
اول سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے بعد ازاں مکہ میں آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے اس وقت
حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلے سعی نہیں کی ہے تو بعد طواف الزیارہ کے سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبین
لواوے اور استرا لیوے اور بعد سر منڈوانے کے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہوونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منیٰ میں آنکر رات کو رہے پھر ایام منیٰ میں دن کو مکہ میں جا کر طواف اور زیارۃ کعبہ کرتا رہے اور رات کو منیٰ میں
رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنے گیارہویں کو تینوں جمرات یعنے مناروں پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اسکو جمرہ اولیٰ اور جمرہ ادنیٰ کہتے ہیں
اسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اس جمرہ پر کہ متصل اسکے ہے اسکو جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے
اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنے بارھویں کو تینوں جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنے تیرھویں کو
اگر وہاں رہے تو اسپر رمی تینوں جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اسپر سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہویں بارھویں تیرھویں میں بعد زوال کے
ہے لیکن تیرھویں کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارہویں اور بارہویں میں پہلے زوال سے
رمی کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہوں بہت بڑے نہوں اور پاک ہوں اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ
میں سے لیوے اور چٹکی میں پکڑ کر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہے
یعنے رمی جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی نہیں یعنے رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اسمیں یکساں ہے اور نشیب نالہ میں کھڑے ہو کر
طرف بلندی کے رمی کرے اور اسوقت منیٰ داہنے ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف اور اگر سنگریزے مناروں سے دور پڑیں تو درست نہیں
مناروں پر یا نزدیک پڑیں اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکے سب ڈالدے جائز نہیں اگر
ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب میں آنکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ میں طواف الصدر کے لیے جاوے
اگر وہاں سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ میں ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف میں رمل اور سعی نہیں ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرتا رہے اور وہ پانی منھ اور سر اور بدن پر بھی ملے اور
پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منھ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے
پردوں کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اوراد و اذکار اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالیٰ
سے طلب کرے اور منھ اپنا کعبہ کی طرف کر کر پچھلے پاؤں مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ایک سال میں مکرر
ادا ہوتا ہے اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر ایام حج میں مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہیں روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا
طواف ہے اور واجب اسمیں دو چیزیں ہیں ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کترانے اور شرائط اور سنن اور آداب اسکے وہی ہیں

جو حج مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی کا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا سلا ہوا تمام روز اسطرح کہ عادت ہی سلے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونون ہاتھون کے یا دونون پانؤن کے یا ایک ہاتھ یا پانؤن کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا چھووے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اگر تلبید کرے یعنے گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے اپنا سر یا پہنے کپڑا سلا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارے کا تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہی یعنے دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سلا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بحسب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس سے اگر موضع شکار مین نہو اسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر آسکے اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اسکا غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنے والا اور بھول کر کرنے والا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنے والا اور بجبر کرنے والا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہی اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اس صورت مین ہی کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مرجاوین اور جوئین بہت مرین تو اسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے کے لیے ڈالے اور نیت جوئین مرنے کی نہو اور وہ مرین تو اسپر کچھ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہین دعائین حج کی

فصل پڑھے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑھے بعد احرام کے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اللّٰهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہے عَلَى أَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللّٰهُمَّ فَلَكَ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي اور پڑھے وقت داخل ہونے کے حرم مین اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ آمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جبکہ

[illegible] ۱۲

دیکھے مکہ کو اللّٰھم اجعل لی بہا قرارا وارزقنی فیہا رزقا حلالا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللّٰھم
انی اسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذبک من شر ما استعاذک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اللّٰھم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومہابۃ اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے
اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم اغفر لی
جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللّٰھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا
دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدائے طواف کے
اللّٰھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے
بیت اللہ کے اللّٰھم ہذا البیت بیتک وہذا الحرم حرمک وہذا الامن امنک وہذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑھے اللّٰھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر
فی الاہل والمال والولد اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللّٰھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللّٰھم اسقنی
بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدہا ابدا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اللّٰھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور واخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک
انت الاعز الاکرم اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اللّٰھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک
من الخزی فی الحیٰوۃ الدنیا والاٰخرۃ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اٰتنا آخر آیت تک اللّٰھم قنعنی بما رزقتنی وبارک
فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر
اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اللّٰھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی من کل سوء
وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اٰتیتنی اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردے کعبہ کے یا واجد یا ماجد لا تزل
عنی نعمۃ انعمت بہا علی الٰہی وقفت ببابک والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی عقابک اللّٰھم حرم شعری
وجسدی علی النار اللّٰھم کما صنت وجہی عن سجود غیرک فصن وجہی عن مسالۃ غیرک اللّٰھم یا رب البیت اعتق
رقابنا ورقاب اٰبائنا وامہاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے
اللّٰھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی
ذنوبی اللّٰھم انی اسالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا بما قسمت لی
یا ارحم الراحمین اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اللّٰھم انی اسالک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء اللّٰھم اجعلہ
شفاء من کل سقم وارزقنی الاخلاص والیقین والمعافاۃ فی الدنیا والاٰخرۃ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو
علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وہزم الاحزاب وحدہ لا الٰہ الا اللہ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان صفا و مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور یہی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال روز عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اور پڑھے عرفہ کی رات میں سو بار سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیواریں مدینہ منورہ کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب بیچ بیان حرم یعنی گرد مدینہ کے حفظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ ف حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اسکے کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں ہمارے نزدیک معنے اسکے حرام ہونے کے یہ ہیں کہ اسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکہ کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینے اور گرد اسکی کے اور شکار کرنا اسمیں اور تینوں اماموں کے نزدیک یعنی حرام ہیں وہاں بھی بغیر ضمان کے یعنی بدلا نہیں آتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہیں لکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے سواے قرآن کے اور اُس چیز سے کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے صحیفہ میں یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے
ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُس پر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی
اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے یعنی کامل قبول نہین ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانون کا ایک ہی ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اُسکے ادنا
اُنکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اُس پر بھی ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل اور جو
شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنے کے پس اُس پر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے
اُس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کی یعنے
کہے کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہے نہین یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکون اپنے کے پس اُس پر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل ف اُس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہے آیا ہے کہ لوگون نے آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے حضرت
علیؓ کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنے کتاب کے سواے قرآن کے اُسکے جواب مین حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نہین لکھا ہے مین نے حضرت ؐ سے سواے قرآن کے اور اس چیز
کے کہ صحیفہ مین ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے کہ اُسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کے غلاف مین رہتا تھا اور
اُن احکام مین یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہے یعنے بزرگ قدر ہے اور منع ہے اُسمین ایسی چیز کرنی کہ جاعت اُسکی حقارت کی ہو اور نزدیک
شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہے یعنے مدینہ مانند حرم مکے کے ہے جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور
ثور کے ہے کہ یہ دو پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ
اور بعضون نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہے الخ یعنے ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اُس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانون کا مانند شئ واحد کے
ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اُسکے ادنا اُنکا یعنے ادنا بھی اختیار عہد و امان دینے کا رکھتا ہے اور اُسکے امان دینے سے اورون کو سعی کرنی اُسکے عہد پورا کرنے مین
لازم ہوتی ہے حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے ہے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اُس سے اور اپنی پناہ مین لاوے
تو نہین جائز ہے کسیکو توڑنا اُسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنے قتل کرے اُس کافر کو یا لیلیوے مال اُسکا تو اُس پر بھی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ
موالات کرے یعنے دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ آپس مین دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے
تھے اور قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد مین آپس مین شریک اور مدد و معاون رہینگے اور آپس مین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور
ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہؓ سے عقد موالات
باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہے کہ جسنے غلام آزاد کیا ہے اُس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ اُس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اُسکا
ہوتا ہے کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچتا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ایک شخص کے موالی یعنے دوست
مذکور ہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانون کو اور احتمال
یہ بھی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت
ہوتا ہے جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کیطرف نسبت کرنے مین اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب کے ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ
اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہے اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیے

له طیبی نے اول احتمال کو ترجیح دی ہے [illegible]

کہ جو مجھ لازم آویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے کچھ نہین لکھا حضرتؐ سے سوائے قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کے پس حضرت علیؓ کے قول سے یگا
باطل ہوتا ہی قول شیعہ کا کہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ
اورونکو نہین بتائین پس یہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی لکھنا علم کا ع ح **وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا
یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ
شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اُسکے یا مارا جاوے شکار اُسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے اُنکے یعنے واسطے رہنے والو
مومنین اُسکے کے دنیا اور عقبیٰ مین اگر جانین یعنے اُسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑین اُسکو اور نہ جاوین عوض اُسکے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اُسکو
کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اُسمین اُس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اس سے یعنے نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اُسکا بلکہ مفید ہوگا اُسکو اور
نہین ثابت رہیگا یعنے نہین صبر کریگا کوئی اُسکی سختی اور بھوک پر اور اُسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنے والا یا فرمایا کہ
گواہ ہونگا یعنے اُسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے
یعنے جو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی
مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہری نعمتون اور جگہ کی کے اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی
ہی حسب حدیث کے **اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ**
وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اُسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے
نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ قَالَ اللّٰھُمَّ**
بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ
وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْا
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے پہلا پھل لاتے اُسکو
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اُسکو حضرتؐ کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ گھر ہمارے کے
اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہماری کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہماری کے یا الٰہی تحقیق ابراہیمؑ بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا
اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھسے واسطے مکے کے یعنے کہ اس آیت مین مذکور ہی **فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ** الخ اور مین دعا
کرتا ہون تجھسے واسطے مدینہ کے مانند اُس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھسے واسطے مکے کے اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے یعنے دو چند اُسکے کہ دعا کی ابراہیمؑ نے پھر کہا
ابوہریرہؓ نے بلاتے حضرتؐ بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہلبیت میں سے پس دیتے اُسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے **ف** برکت کے معنی ہین زیادہ ہونے کے اور
ہمیشگی کے پس برکت میوے کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اُسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرتؐ کی کہ مسجد بھی
بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانون کے ہین اُنکی برکت سے مراد یہ ہی کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ

له یعنی شدت و محنت یا اُسکی ... بذلیح شیخ الحمدیس ... از نسخہ ۱۲

علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت
نیا پھل لڑکے کو سلئے دیتے تھے کہ تا وہ خوش ہو جاوے ۔ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ
فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَأْزِمَیْهَا اَنْ لَا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ
فِیْهَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیمؑ نے بزرگی دی مکے کو یعنے
ظاہر کی بزرگی اسکی پس گردانا اسکو حرام اور تحقیق مین نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونون طرفون اسکی کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے
اُسمین اور نہ اٹھایا جاوے اُسمین ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اُسمین درخت یعنے پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانورون کے نقل کی یہ مسلم
نے ف کہا تورپشتی نے کہ حرمۃ المدینۃ جو فرمایا مراد اُس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے
اُسمین درخت مگر واسطے کھانے جانورون کے اور حرم مکے کے جو درخت ہین اُنکے پتے جھاڑنے کسی حال مین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضے صحابہ
نے حرام جانا ہے اور جمہور صحابہؓ نے نہین انکار کیا ہے پرند جانورون کے شکار کرنے کا مدینہ مین اور نہین پہونچی ہے ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے
طریق سے کہ اعتماد کیا جاوے اُسپر انتہے کلامہ ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے جو چاہے اُنکی شرح مین دیکھ لے **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْهُ
اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعدؓ سے یہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنے کے کہ عقیق مین تھا پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اُسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنے طرف مدینہ کے آئے اُنکے پاس مالک
غلام کے پس گفتگو کی اُنسے یہ کہ پھیر دین انکے غلام پر یا اُنپر اُس چیز کو لی ہے غلام اُنکے سے یعنے کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دون مین
چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر دین اُنپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ
سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور ردا نپر یہ شک راوی ہے کہ اُن مالکون نے علی غلامہم کہا یا بجاے علی غلامہم کہا یعنے ہمکو دیدو
جو کچھ کہ لیا ہے ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنے اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینے مین چھین لیوے کپڑے اُسکے یہ
حدیث منسوخ ہے یا تاویل کی گئی ہے کہ یہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالکؒ و شافعیؒ مین یہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینے
اور کاٹنے درخت اسکی کے بلکہ یہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضون نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضون نے کہا کہ حرام بھی نہین انتہی یہ
مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِكَ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ
فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ
صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے مین تپ مین ہوئے ابوبکرؓ اور بلال پھر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے اُنکو پس فرمایا الٰہی دوست کر تو طرف ہمارے
مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکے کو بلکہ زیادہ تر اُس سے اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکی کے اور مد اسکی کے
اور نکال اسکی تپ کو یعنے شدت و کثرت تپ کو اور اسکی وبا کو اور رکھ اسکو جحفہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے
حضرت ابوبکرؓ سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اسوقت آواز بلند سے ذکر مکے کا اور اسکی ہوا کے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

پہنچانے انکا وغیر ذلک کرنے لگے حضرت عائشہؓ نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اُسپر حضرتؐ نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اُس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا اور بیماری بہت تھی پس حکم کیا حضرتؐ نے اُسکو کہ زمین کفار مین جا وے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے شہرون اُنکے کے ۱۲ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی مین نے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہان تک کہ اُتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہی پس تعبیر ٹھہرائی مین نے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعدارون اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین یعنے بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اُسکو اور فتح کیا جاویگا شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعدارون اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعدارون اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے یہ شہر اسلام مین فتح ہوینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینہ سے مع اہل وعیال اور تابعدارون کے نکل کر وہان جا کر رہینگے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا و معاد کی تو وہان سے نہ نکلین ۱۲ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتے ہین اُسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بُرے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب آتی ہی سب بستیون پر یعنے جو کوئی اُسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرون کو یہ خاصیت ہی اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اُسمین آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پھر انصار ہونچے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو شرق سے مغرب تک لے لیا اور اُس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا او بروزن مسجد کے جب حضرتؐ وہان تشریف لائے تو اسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن اور اجتماع لوگون کے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہی تثریب سے بمعنی ہلاک و فساد کے یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس بار مدینہ کہے تا تدارک و تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہان سے

بسبب قوت اسلام کے بکمالے گئے شرح ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ
طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالےٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی
یہ مسلم نے ف یعنے اللہ تعالیٰ نے نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت مین ہے طیبہ یعنی پاک و خوش کہ پاک ہے نجاستون شرک سے اور موافق ہے
ہوا اسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش مین رہنے والے اسکے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ
الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ
كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے رہنے پر پاس
حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنے شدت کی تپ ہوئی لہذا وہ جانا اسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہان سے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
کہا اے محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرتؐ نے پھر نکل گیا اعرابی یعنے مدینہ سے بغیر اذن
حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے
بُرے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلیئے کہ نہین جائز تھا
پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرتؐ کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ نکالنا مدینہ کا بُرے آدمیون کو اور خالص کرنا اچھون کو
یا تو حضرتؐ کے زمانے مین تھا یا اخیر زمانے مین ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلے گا اور جاویگا طرف دجال
کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہر زمانے مین ہو ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اسمین
بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کہ وہ بیماری حضرتؐ کی دعا سے مدینے مین نہین ہوتی یہ
صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نے المسوی، اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت
نکلنے دجال کے ہوگا ہمیشہ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ
وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا
ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شہر مگر کہ
پامال کریگا اسکو دجال سواے مکہ اور مدینے کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینے کے سے مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندھے ہوئے
نگہبانی کرتے ہین اسکی پس اُتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر ہے مدینے سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس
نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین مکر کریگا مدینہ والون سے کوئی مگر گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا
کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہوگیا ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّةٍ حَرَّکَہَا مِنْ حُبِّہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنے گھوڑے یا خچر یا مانند اُنکے پر جلد چلاتے اُسکو
بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا
وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ
اُحد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا آلہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اُسکا اور
تحقیق مین حرام کرتا ہون اُس جگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے
ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت وعداوت جمادات مین بھی جیسکہ لائق حال اُنکے کے ہین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا
کے ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اُسکو سب چیز دوست
رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اُسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون
یعنے بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنے اُسکے درخت کاٹنے وغیر ذلک درست نہین ہے ع **وَعَنْ** سَہْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اُسکو نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**
فصل دوسری **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ الَّذِیْ
حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے سلیمان بن ابی عبد اللہ سے کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاصؓ کو
کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنے گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعدؓ نے کپڑے اُسکے
پس آئے مالک اُسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اُسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہے یہ حرم اور فرمایا ہے
کہ جو شخص پکڑے اُس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اُسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اُسکا پس نہین پھیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اُسکا یعنے ازراہ احسان کے نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** صَالِحٍ مَوْلًی لِسَعْدٍ اَنَّ
سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ عَبِیْدِ الْمَدِیْنَةِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَھُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْھِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی اَنْ یُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَةِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینے کا پس لیا سعد نے اسباب
اُنکا اور کہا یعنے غلامون کے مالکون کو کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا

جو کانٹے اسمین سے پھر پس اسباب اُسکا واسطے اُس شخص کے ہے کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابو داود نے ف صواب یہ ہے عن صالح عن مولے السعد لفظ عن لکھنے والون
سے رہ گیا ہے یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہے اُسنے مولی سعد کے سے روایت کی ہے ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا
اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا اور روایت ہے زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
شکار وج کا اور درخت خاردار اسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علمانے کہ تحقیق وہ ایک
جانب ہے طائف کے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے ف واسطے اللہ کے یعنے بموجب حکم اللہ تعالے کے یا واسطے دوستون اُسکے کے یعنے غازیون کے
اور لکھا ہے علمانے کہ حرمت وج کی بطریق حمے کے تھی یعنے اُسمین روندے ہوئے تھے غازیون کے گھوڑون کے اسلیے حرام تھا اُسمین جانا شکار کے لیے اور اُسمین
سے درخت وغیرہ کا کاٹنا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اُسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی
اور کہا شافعیؒ نے کہ نہ شکار کیا جاوے اُسمین اور نہ درخت اُسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنے بدلہ اسمین نہین ذکر کیا ہے ع ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ
يَّمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اُس
شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے
مدینہ مین یہان تک کہ آوے اُسکو موت پس چاہیے کہ رہے اسمین یہان تک کہ مرے اُسمین کہ مین شفاعت اُسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا
گناہ بخشواونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اُسکے بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی
ویسی اورون کے لیے نہین ہونے کی والا شفاعت عام حضرتؐ کی سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف
وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمرؓ کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک
واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہ دولت ہمسے بے زر و بے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سبکے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرتؐ کی
برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ہے ع وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰٓؤُلَاءِ
الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةُ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جریرؓ بیٹے عبداللہ کے سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ جونسی ان بستیون مین سے اُترو گے تم یعنے رہنے کے لیے پس وہی ہے
گھر ہجرت تمھاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے دریائے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا
شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ
مین لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرتؐ اختیار دیے گئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب
علی کل باب ملکان رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرۃ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں داخل ہونے کا مدینہ میں خوف کانے دجال کا
اور مدینہ کے اس دن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنے سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہونگے یعنے واسطے نگہبانی اور محافظت کے
لیے نقل کی یہ بخاری نے وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من
البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی کر دے ان مدینہ میں دو چند اس برکت سے کہ کر دانی تو نے
مکے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مدینہ کی قوت میں بہ نسبت قوت مکے کے دو چند برکت دے اور یہ منافی نہیں ہے ہونے مکے کی افضل
اُس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ع وعن رجل من آل الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا
کان فی جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیمۃ ومن مات
فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین یوم القیمۃ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اُسکی سختیوں پر
ہونگا میں واسطے اُسکے یعنے طاعت اُسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنے اُسکے گناہوں کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے
دونوں حرموں میں سے یعنے مکہ و مدینہ کے اٹھاویگا اُسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنے امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے
ف قصد کر کر یعنے خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سننے اور دکھانے اور مانند اُنکے کے حاصل یہ کہ کوئی غرض دینی و دنیوی نہ تھی
محض میری زیارت کے لیے آیا ع وعن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیوتی رواہما البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اُس
شخص کے جس نے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت حیات النبی ہیں
اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جو کوئی زیارت
کرے قبر شریف میرے کی واجب و لازم ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت
کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنے حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد میں
تو اُسکے لیے دو حج مبرور یعنے مقبول لکھے جاتے ہیں ع جذب القلوب وعن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بئسما قلت قال الرجل انی لم ارد هذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل
فی سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بہا منہا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے
یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بُری خوابگاہ مومن کی ہے
یعنے قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بُری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے
نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ
کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر میری اُس میں مدینہ سے تین بار فرمائی حضرتؐ نے یہ بات روایت کی یہ مالکؒ نے بطریق ارسال کے ف بُری ہے وہ چیز

بیٹے اسلیے کہ برا کہا تو نے قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہی باغون جنت کے سے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ مین نے نہین کیا کہ قبر مطلق بُری خوابگاہ ہی بلکہ یہ ارادہ کیا تھا مین نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی گھر مین مرنے سے حضرت نے اسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی مانند شہید ہونیکے راہ خدا مین پھر ذکر کی فضیلت اسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ اس عبارت کے کہ نہین زمین برابر الخ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِوَادِ الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِنْ رَّبِّی فَقَالَ صَلِّ فِی ھٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَقُلْ عُمْرَۃٌ وَحَجَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا عمر بن خطابؓ نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کیطرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہی کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اسمین مانند عمرہ اور حج کے ہی نقل کی یہ بخاری نے ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین لکھا ہی علمائے کہ حکیم مطلق جل وعلےٰ نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکھی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعض طرق مین آیا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اُس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہؓ اور تابعینؒ سے یہ بات ارثا چلی آتی ہی اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مین نے خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضۂ تپ مین گرفتار تھا مین نے یہ مٹی تھوڑے سے پانی مین ڈالی اور اُس غلام کو پلائی اُسی دن صحت پائی اور مین نے بھی یعنے حضرت شیخ عبد الحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا لکھا ہی مین کہ مین وہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضۂ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کے ساتھ اسی خاک پاک کے تھوڑے سے دنون مین ساتھ بہت سہل طرح کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوون سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کھجور کی نہار مُنھ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہین کریگا اور اور بزرگی اس شہر کی یہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والون کی تعظیم و تکریم کے کہ لائق ہی امت میری کو کہ حفاظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اُنکے کے قصور نکرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہ پرہیز کرین کبائر سے یعنے جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچھ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندون کے قائم کرین جو کوئی حفاظت انکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اسکا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوؤنگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اسمین پیپ و لہو دوزخیون کا جمع ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایک دفعہ حضرتؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والون کے بدی کا خیال کرے جلدی اسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈرلوے گویا مجھے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہی کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اسکو اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کوئی عمل اُسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہان کے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرۂ شریفہ سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہی اور لور اثبت اور

ذوق کا نظر کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر سے مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہے بیان اُسکا نہین ہو سکتا
۵ ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی ہے اور ادب وہان کا یہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو ہاتھ سے نہ دے
کہ قدر اس رات کی شب قدر سے کم نہین ہے بلکہ زیادہ اور چاہیے کہ اس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہے درود بکثرت حضرت
پر بھیجے بلکہ تمام شب اسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرت کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے جب
حضرت کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچھ کہان ۵ قرار چیست صبوری کدام و خواب کجا ٭ اور اور آداب وہان کے
یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے سے مسجد شریف مین وقت نکلنے تک ہر بری چیز اور خلاف ادب سے نگاہ رکھے
اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون اور اگر کوئی مخل اُسکی اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کرے
کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے ہین مثل تھوک وغیرہ نہ ڈالنے کے وہان پر ضرور لمحوظ رکھے اور مسجد مین آنے سے
پہلے مصلے روضہ شریفہ اور منبر کے درمیان مین نہ بچھوا رکھے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے
اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اُترنے قرآن اور جبرئیل کی ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے تو پڑھے اور
مطالعہ کرے یا کسی سے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات
واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کہ
اُسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کے کی
اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کنون اور تمام مکانات حضرت کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت
حضرت کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ اب عادت ہوئی ہے امام نووی اور تابعین انکے نے کہا کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے
اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام و صلوۃ بھیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے
بجا لاوے اور وہان کے لوگون کی محبت و تعظیم ضرور لمحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق و بدعت کے منسوب و مطعون ہون اسلیے کہ شرف
حضرت کے ہمسائگی کا کافی ہے اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت و گناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد
فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتھ نماز اور دعا کے بیچ مصلے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت
کونین کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالے سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل و عیال مین ساتھ سلامتی کے
طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم انا نسألک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ہذا آخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ
ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین آمین آمین اور علامتون قبولیت
اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہے اُسوقت بلکہ گریہ و زاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امید واری ہے
۵ این ولم باغ ست وچشم ابرو ش ٭ ابر گرید باغ خندد شاد وخوش ٭ اور اگر رونا غلبہ نکرے سعی تکلف رونے مین کرے اور
جو مضمون کہ ذوق و رقت لاوین سوچے کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت کی ہے اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہانکی مفارقت سے
پھرے اور وقت رخصت کے پچھلے پاؤن نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے

اور وقت پھرنے کے آداب یہ کہ وقت پھرنے کے سفر سے آنے میں رعایت کرے اور جب اپنے شہر پر پہونچے یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک خیرہا وخیر اہلہا وخیر ما فیہا واعوذبک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا اللھم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر میں آونے پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلے آنے کے خبر پہونچنے کی خیریت سے اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گھر میں نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز میں اور پہلے گھر میں آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے پہونچنے کا بجالاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گھر میں آوے دو رکعت نماز پڑھے اور شکر اور دعا اور حمد وثناے مولے بجالاوے اور گھر والوں کی خبر پوچھ کر مسجد یا کسی اور جگہ میں قریب گھر کے آنکر بیٹھے تا لوگ ملنے کو آویں پس جو کوئی ملنے کو آوے اُس سے بتواضع اور خوشی سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصاً شہر میں آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر میں مستجاب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف ومزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کے اور افضل اوضاع یہ ہی کہ بعد پھرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے بیچ حاصل کرنے نیکیوں ظاہر وباطن کے اسلیے کہ کہا ہی علمانے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہی کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اُس سے ہوکر پھرے اور دلیل اور علامت اُسکی یہ ہی کہ حرص ہو اوپر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل اُسکے سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور اہل اُسکے میں بیچ فی الترجمۃ وجذب القلوب بہ یتہ الحمد تمام ہوا وسر ابع ساتھ مدد وتوفیق وقوۃ اللہ تعالے کے صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

کتاب الغصب تک مصنفہ عبداللہ بن احمد النسفی

فتاوی عالمگیری - علما نے متفق ہو کر مسائل ضروریہ فقہ عبادات اور معاملات کا ایک اعلیٰ درجہ کا ذخیرہ عہد دولت عالمگیر مین بموجب مجوزہ بادشاہ کے بنایا جسکی چار جلد مین کاغذ سفید و چھپائی -

۱ جلد اول جسمین مسائل کتاب الطہارۃ سے تا کتاب الحج ہین

۲ جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف سلسل ہندسہ جلد اول و ثانی یکجائی -

۳ جلد سوم - کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا کتاب الفرائض

یہ فتاوی کثیر الضخامت کامل درجہ کا مستند اور متداول ہی کہ تمام قلمرو زیر سرپرستی بلاد اسلامی مین اسی فتاوی کے مسائل پر خواہ وہ مسائل عبادات سے ہون یا معاملات سے عملدرآمد و انفصال کار عدالت اسلامی کا اسی کتاب کے مسائل پر موقوف ہی اور علماے ہند کا اسپر اتفاق ہی کیا عجیب صنعت چھاپہ کی اختراع ہوئی ہی کہ جسکے ذریعہ سے ایسی کتابین بڑے بڑے حجم کی خوشخط اور صحت مین خوب میسر آجاتی ہین اور اس ارزانی کے ساتھ تمام ملک محروسہ اسلامی و غیرہ شہر مین مل سکتی ہین یہ انسان کو ایک موہبت مواہب عظمیٰ الٰہی سے تصور کرکے لوٹ شکر بجا لانے کا مقام ہی لہٰذا اہل علم ایسے گوہر بے بہا کو نقد جان سے خرید فرماوین -

عینی شرح ہدایہ مع اصل المتن و حاشیہ سید الہدایہ چھپا ہی مؤلفہ شیخ ابا محمد بن احمد العینی یہ شرح بہت کمیاب اور نادرات سے ہی سارے ہندوستان مین بتلاش صرف ایک کتاب ہم پہونچی جسکو نقل ہوکر بصحت کوشش تمام چھپی یہ کتاب چار جلد مین ہی -

۱ - جلد اول - کتاب الطہارۃ سے تا کتاب الحج دو ٹکڑے یعنی دو حصے ہین

۲ جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف دو ٹکڑے یعنی دو حصے ہین

۳ جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب

۴ جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

در مختار فی شرح تنویر الابصار - بہت عمدہ فتاوی اہل اسلام کے مسائل اور فتوون کا اس کتاب پر دارومدار ہی - اول تو اصل کتاب متن تنویر الابصار ہی ایسی جامع کتاب ہی اور جب اسکی شرح ہو گئی پھر تو کوئی مسئلہ کوئی احتمال کوئی جزئی باقی نہ رہا مولانا بالفضل اعلانا مشہور خاص و عام گروہ اسلام محمد علاء الدین حنفی اسکے مصنف ہین سبحان اللہ خداے تعالیٰ نے استخراج مسائل اور اختراع جزئیات کی قوت استعدادی اور ملکہ راسخہ انکو ایسا عطا فرمایا تھا کہ حتی الوسع انھون نے اپنے تبحر او فضیلت سے کوئی بات ناتمام نہین چھوڑی احتمال سے احتمال اور جزئی سے جزئی اور مسئلہ سے مسئلہ پیدا کیا ہی اگرچہ علم فقہ کے بہت سے فتاوے مثل فتاوی عالمگیری او فتاوی قاضی خان اور فتح القدیر اور عینی اور کنز الدقائق وغیرہ کے تصنیف ہوئے ہین اور ہر ایک کی شان علیحدہ علیحدہ ہی مگر جس خوبی و بسط اور انکشاف مسائل سے یہ کتاب تصنیف ہوئی ہی اسکا طرز ہی سب سے نرالا ہی عبارت نہایت صاف اور سلیس ہو جسمین اشتباہ اور غریب لغت نام کو بھی نہین ہی اور فی الحقیقت ایسے عالیشان فتاوی کی ایسی ہی عام فہم عبارت ہونی چاہیے -

۱ جلد اول کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک

۲ - جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

فتاوی قاضی خان مصنفہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی یہ فتاوی بسر لوح و حاشیہ پر بڑے رتبے کا فتاوی ہی مقبول العلما بڑی کوشش سے بصحت تمام چھپا ہی چار جلدین

۱ جلد اول کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ - جلد چہارم کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

اور اکثر ارباب افتا کا اسی کے مسائل پر عمل ہی -

جامع الرموز - متداول بین العلماء از کتاب الطہارۃ تا کتاب القضا چار حصے -

شرح وقایہ - مصنفہ محمود بن صدر الشریعۃ بن عبید اللہ بن جلال الدین المحبوبی محشی مع رسالہ داء بھیارز مولوی خادم احمد فقہ حنفیہ کی درسی کتاب ہی جلدین اولین عبادات مین چھپی -

ذخیرۃ العقبیٰ - حاشیہ شرح وقایہ کا مصنفہ ملا اخی یوسف بن جنید چھاپہ کلکتہ سے نقل ہو کر چھپا

عمدۃ الرعایۃ - حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند شاہ کتاب البیوع سے کتاب الوصایا تک -

فتاوی کنز الدقائق محشی مصنفہ عبید اللہ بن مسعود النسفی چار جلد مین کتاب الطہارۃ و کتاب النکاح و کتاب البیع و کتاب الشفعہ و ما یتعلق بہا بسب مذکورہ مین دوہرا حاشیہ ہی -